لا تہنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۵ - ۱۶ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta: Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ
نوٹ — ڈبل نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-1 2

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
[illegible]

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۵ - ۱۶ | کلکته : چهارشنبه ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری | جلد ٤
Calcutta: Wednesday, Aprail, 15 - 22, 1914.

ندوة العلما کی قسمت کا فیصله

۱۰ مئي کو معاملات ندوه کیلیے دهلي میں عظیم الشان اجتماع

احساس دیني و فرض ملي کے اظهار کا اصلي موقعه !!

ندوه کے معاملات پر غور کرنے اور اسکی اصلاح کي تجاویز سونچنے کیلیے مسلمانوں کا ایک عام جلسه (جسمیں مختلف اسلامي انجمنوں کے قائم مقام اور صوبوں کے سر بر آورده اهل الراے جمع هونگے) ۱۰ مئي سنه ۱۹۱۴ کو صبح ۷ بجے دهلي میں منعقد هوگا - جن حضرات کو ندوه سے همدردي هے ' امید هے که وه اپني شرکت اور اظهار راے سے فائده پهنچائینگے ' اور همیں ممنون فرمائینگے -

الداعیان

خان صاحب بشیر علیخان سکریٹري انجمن اسلامیه لاهور - حاجي شمس الدین سکریٹري انجمن حمایت اسلام لاهور - میجر سید حسن بلگرامی (علي گڈه) - قادر بهائي پریسیڈنٹ انجمن ضیاء الاسلام بمبئي - حاجي یوسف سوبانی ' پریسیڈنٹ انجمن اسلام بمبئي - آنریبل چودهري نواب علي ممبر کونسل بنگال - نواب سید علي حسن خان - (لکهنو) - حکیم عبد الولي (لکهنو) - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان (دهلي)

اطلاع

(۱) آجکي اشاعت دو نمبروں کي یکي اشاعت هے -

(۲) ٹائیٹل پیج پر جو تصویر چهپ گئي هے وه اس هفته کے مضامین سے تعلق نہیں رکهتي - غلطي سے دیدي گئي - آئنده اشاعت میں اسکا تذکره هوگا -

(۳) اس هفته ضروري مضامین کي کثرت کي وجه سے تمام تصویریں نہیں دي جا سکیں اور با تصویر مضامین کي گنجایش بهي نہیں نکلي - ورنه آجکي اشاعت کیلیے دس سے زیاده تصویریں الگ کردي گئي تهیں :- انشاء الله آئنده اشاعت میں اسکي تلافي هوجائیگی -

(٤) مجهے یه بات پسند نہیں که الهلال کے زیاده صفحات ایک هي موضوع میں صرف هوجائیں - کچهه دنوں سے ندوة العلما کے معاملات بہت بڑا حصه رسالے کا لے لیتے هیں - کئي هفته سے مدارس اسلامیه کے علاوه مقالهٔ افتتاحیه لکهنے کي بهي مہلت نه ملي - بہت ممکن هے که بعض احباب کرام اسے محسوس فرماتے هوں - لیکن انهیں الهلال کي معذوریوں پر بهي نظر رکهني چاهیے - جب تک کسي معاملے کے متعلق پوري طرح مراد بهم نه پهنچایا جاے ' اس وقت تک اسکي تحریک سے کوئي نتیجه حاصل نہیں هوسکتا - ندوة العلما کو میں اپنے عقیدے میں ایک اهم کام سمجهتا هوں - نیز مجهے یقین هوگیا هے که وه برباد کیا جا رها هے - عرصے تک کی خاموشي کے بعد اس معاملے کو چهیڑنا پڑا ' اور جب شروع هوچکا اب درمیان میں نہیں چهوڑ دیا جاسکتا تاوقتیکه تحریک اصلاح ایک عملی صورت اختیار نه کرلے - جب تک اپني دلچسپیوں کا کچهه ایثار نه کرینگے ' کوئي اهم کام انجام نہیں پاسکتا - امید هے که ۱۰ - مئي کا جلسه کسي عملي تجویز تک پهنچنے میں کامیاب هو ' اور اس بحث کا حصول مقصود کے ساتهه جلد خاتمه هوجاے -

(ایڈیٹر)

اعلان

رپورٹ انجمن هلال احمر قسطنطنیه

انجمن هلال احمر قسطنطنیه نے اپني تمام کارگزاریوں کي ایک جامع رپورٹ ترکي زبان میں شائع کي هے جسمیں حضور سلطان المعظم ' ولي عهد عثمانیه ' اور بانیان انجمن کی تصویریں بهي دي گئي هیں ' اور ابتدا میں هلال احمر اور صلیب احمر کي تاریخ بهي درج کي هے -

گو یه کتاب ترکي میں هے تاهم مسلمانان هند اس خیال سے خرید سکتے هیں که اسکی فروخت سے جسقدر روپیه حاصل هوگا وه کارخیر هی میں صرف هوگا - انجمن هلال احمر نے همیں اس اعلان کی اشاعت کیلیے لکها هے - کتاب کي قیمت دو روپیه هے - سکریٹري انجمن سے ملسکتی هے ' غالباً اسکے کچهه نسخے فروخت کیلیے دفتر الهلال میں بهی کسی آینده ڈاک سے پهنچ جائینگے - (منیجر)

295

مسئلۂ بقاؤ اصلاح ندوہ

فریب سکوت اور فساد تجاهل !

سب سے بڑي مصیبت ارباب راے کي بے خبري و غلط فہمي ہے اور وہ معذور هیں -

۱۰ مئي کو دهلي میں عام جلسه

ندوۃ العلما کے موجودہ معاملات کے متعلق چند امور غور طلب هیں ' بغرض اختصار و عدم گنجایش صفحات دفعه وار عرض کرونگا :

(۱) پوري چالاکي اور مفسدانه هوشیاري سے کوشش کي جا رهي ہے که کسی طرح ندوہ کی اصلاح اور اسکے اصلی مفاسد کے مسئله کو قوم کی نظروں سے هٹا لیا جاے اور اسکي جگه معض طلبا کی اسٹرایک کے معاملے کو یا بعض دوسرے حالات کو پیش کردیا جاے - اس سے مقصود یه ہے که تمام لوگ اُن معاملات میں الجهه جائینگے اور حزب الافساد کے اصلی مفاسد کي طرف کسي کو توجه نهوگی -

صیغۂ تعمیرات اور مال کے متعلق بار بار کہا جاتا ہے مگر اُسکا کچهه جواب نہیں دیا جاتا - معتمدیوں کے توڑ دینے کي ناجائز کارروائي پر اعتراض کیا جاتا ہے مگر اسکا کوئي تذکرہ نہیں کرتا - نئے عہدہ داروں کے تقرر کو دستور العمل کے خلاف اور بالکل سازشي بتلایا جاتا ہے ' مگر گویا انہوں نے سنا هي نہیں - جلسۂ انتظامیه منعقد بهی هوتا ہے تو صرف اسٹرائک پر بعث لی جاتي ہے ' اور خطوط پڑہے جاتے هیں که اسٹرائک مولانا شبلي کي ایما سے هوئي یا مولوي عبد السلام نے خط لکها -

مولانا شبلی نے اخبارات میں ایک تحریر شایع کرائي ہے اور خط کے اُس ٹکڑے سے انکار کیا ہے جسمیں مولوي عبد السلام نے انکي طرف اپنے مطالب کو نسبت دي ہے' اور ساتهه هي لکها ہے که لعنة الله علی الکاذبین -

پهر یه خطوط بہت پیشتر کے هیں - اسٹرائک اب هوئی ہے اور طلبا نے اپني شکایتیں بیان کردي هیں جنکا جواب ملنا چاهیے - تاهم هم تسلیم کیے لیتے هیں که واقعي اسٹرائک انهیں کارروائیوں کا نتیجه ہے ' اور بعض لوگوں نے طلبا کو اُبهار اُبهارکر اسٹرائک کیلیے آمادہ کیا ' لیکن اس واقعه سے دوسرے واقعات تو مٹاے نہیں جا سکتے ؟ کیا صیغۂ تعمیرات و مال کے مسائل اُسي وقت تک قابل اعتراض تهے ' جب تک که اسٹرائک بغیر کسي کی تحریک کے ثابت هو؟ اور کیا دستور العمل ندوہ کے بموجب مولوي خلیل الرحمن کا ناظم نہونا ' اور معض چند آدمیوں کا سازش کرکے ندوہ کے اصلي مقاصد کو مٹانے کیلیے اُنهیں ناظم بنا دینا بهي اُسي وقت تک قابل لحاظ ہے' جس وقت تک اسٹرائک بغیر مولوي عبد السلام کے خط لکهنے کے سمجهي جاتي ؟

کیا دستور العمل ندوہ کي تنسیخ ' حق انتخاب و عزل کی تحریف ' ایک ناجائز او رخلاف اصول کمیٹي کي باسم " مجلس خاص " تاسیس ' اور بابو نظام الدین صاحب کے صیغۂ مال کے متعلق تمام اعتراضات بهي اس وجه سے مٹ جاسکتے هیں که مولوي عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کرا دي ؟

(۲) یه بالکل ویسي هي بات ہے جیسے مچهلي بازار کانپور کی مسجد کی دیوار کو مسٹر ٹائیلر نے گرا دیا اور هزآنر سر جیمس مسٹن نے کہا که کانپور کے مسلمانوں میں کوئي جوش نہیں - صرف باهر کے چند مفسدین هیں جو کانپور کے مسلمانوں کو بهڑکا رهے هیں - حالانکه اگر مسجد کي زمین کا مطالبه شرعي و قانوني مطالبه تها تو وہ اس الزام کے مان لینے کے بعد بهي ویسا هي قابل جواب تها جیسا که دوسري صورت میں -

مولوي عبد السلام صاحب کے خط میں دو باتیں واقعي قابل اعتراض هیں - ایک تو انکا غلط طور پر اپنے بیانات کو مولانا شبلي کي طرف نسبت دینا جسکا وہ خود اقرار کرتے هیں - یقیناً ایسي غلط بیانی بڑے هي افسوس بلکه شرم کي بات ہے - دوسرا خط کا طرز بیان که جتنے لفظ لکهے هیں' انمیں سے کوئي لفظ بهي کسي عقلمند آدمی کا لکها هوا معلوم نہیں هوتا - رهی یه بات که انہوں نے طلبا کو اپنے حقوق کے مانگنے پر اُبهارا ' تو دنیا میں فرضي اخلاق ' رعب و نظام ' اور ادب و نگونساري کا وعظ کرنے والے تو بہت هیں اور یه واعظ خوشنما بهي معلوم هوتا ہے ' لیکن اصلیت یه ہے که ایسي حالت خود اُن واعظوں یا انکے دائرۂ کار کی عمارتوں کو پیش آجاے تو اُس وقت حقیقت کهلے که خود انکا مشورہ بهي ایسا هي هوتا ہے یا نہیں ؟

یه سب کہنے کی باتیں هیں اور ان میں حروف و اصوات کے علاوہ مفہوم عملی کچهه بهی نہیں ہے -

جس دن طلبانے اسٹرائک کی ' اُسي دن میں نے الهلال میں لکها که یه اچها نہیں کیا - " مدرسه مثل ایک مملکت کے ہے - جس طرح شخصي حکومت کا جبر و استبداد ملک کو خراب کرتا ہے اسی طرح طوائف الملوکی اور بے حکومتي بهي اسکے لیے مهلک ہے " - نیز یه لکها که " اسٹرائک امن و نظام کي ایک ایسي غارت ہے جسکو کسی حالت میں بهي اچها نہیں کہا جاسکتا "

تاهم جو واقعات دنیا میں هوتے هیں' انهیں صرف اخلاق کي کتابوں کے اندر هي نہیں ڈهونڈهنا چاهیے ' اور کسي شخص کو اسکا حق حاصل نہیں ہے که حق و باطل' انصاف اور بے انصافی' عدل و ظلم' اور طلب و داد کو کسي خاص گروہ کیلیے مخصوص کردے - ندوہ کے طالب علموں نے اخبارات میں مضامین لکهے - اخبار وکیل امرتسر نے قابل صد تعریف مستعدي سے اپنے صدها صفحات اس بعث کیلیے وقف کر دیے ' اندروني طور پر هر شکایت کیلیے حکام ندوہ کو عرضیاں دي گئیں اور بار بار جواب طلب کیا گیا - لیکن ان تمام باتوں کا کوئي نتیجه نہیں نکلا اور وہ هر طرف سے مایوس هوگئے - سب سے بڑهکر یه که ایک پوري پارٹي ندوہ پر قابض تهي' اور دوسرے خیال کے لوگ اصلاح کي طرف سے مایوس هوکر تهک گئے تهے ' اور اسلیے کچهه دلچسپي نہیں لیتے تهے - ایسي حالت میں اگر طلبانے آخري علاج سے کام لیا ' اور خرابي و بد نظمي کا علاج بالمثل خرابی هی سے کرنا چاها ' توگو هماري اخلاقی مصطلحات کتنی هی همیں گرویدہ رکهیں تاهم همیں انکی نسبت فیصله کرنے میں زیادہ سختی نہیں کرنی چاهیے' اور انکی مجبوري و بے بسی پر بهی نظر رکهنی چاهیے -

اگر اسٹرائک اچهي چیز نہیں تو اسکا سب سے پہلے الزام قوم کے سر ' اور علی الخصوص قوم کے ان نمایاں اشخاص کے سر ہے جو همیشه ان معاملات میں پہلي صف هوتے هیں - کیوں انہوں نے اخبارات کے مضامین نہیں پڑہے ؟ کیوں اخبار وکیل کے بے شمار کالموں پر کبهي نظر نہیں ڈالي ؟ کیوں اُن انصاف طلب صداؤں سے کان بند کرلیے جو هر هفتے مصالب ندوہ کیلیے بلند هوتے تهے ؟ جب ایک شے پبلک میں آگئي اور اخبارات میں مسلسل مضامین لکهے جاتے هیں تو پهر بے خبري کا عذر مسموع نہیں هوسکتا - جب کسي نے خبر نه لي تو اُنهوں نے اپنی قسمت کو خود اپنے هاتهوں میں لیا ' اور وہ آخري علاج کرنا چاها ' جوگو کیسا هي برا هو لیکن اسکي علت خود هماري هي غفلت تهي - یه علاج کارگر هوا اور اب سرگشتگان غفلت نے دو چار کروٹیں لیں - پس جن لوگوں نے یه آخري علاج کرکے تمهیں هوشیار کیا ہے ' انکي بخشي هوئي هشیاري سے بیدار هوکر سب سے پہلے اُنهي کو الزام دینا انصاف سے بعید ہے !

خود مولانا شبلي نے ندوه کے معاملات سے قوم کو بے خبر رکھا ' اور اسکا سب سے بڑا الزام أنهي کے سر هے - اسکے بعد اخبارات هيں - زميندار ' همدرد ' پيسه اخبار ' وطن ' الهـــلال ' ان ميں سے کسي نے بهي وقت سے پہلے خبر نه لي - اب يه کوئی انصاف کی بات نهيں هے که اپنی غفلت کي نـدامت صرف طلبـا کو الـزام ديکر مٹائي جاے -

جلسـۂ انتظـاميـه ۲۶ مــارچ

(۴) کذب بياني ' باطل انـديشي ' مکـر و حيل ' فـريب و دسالس کا ايک پورا مجموعه وه رپورٹ هے جو ۲۶ مارچ سنه ۱۴ کے جلسۂ انتظاميه کي فرضي ناظم ندوه نے شائع کي هے - اب ميں کہاں تک اپنے وقت اور الهـلال کے صفحات کو ان لوگوں کے پيچهے خراب کروں ؟ مختصراً چند کلمے لکهونگا :

اس رپورٹ سے معلوم هوتا هے که نه تو باهر کے لوگوں کو اصلي حالات کے معلوم کرنے کا موقعه ديا گيا اور نه اصلی مسائل انکے سامنے پيش هوے - نهايت چالاکي سے صرف اسٹرائک هی کے معامله کو پيش کيا گيا ' اور کهـديا که اسکے سوا قوم ميں اور کوئی بے چينی نهيں -

اس رپورٹ سے معلوم هوتا هے که جلسے ميں مندرجۂ ذيل امور بيان کيے گئے :

(۱) مولوي عبد السلام اور مولانا شبلي کے دو خط جسکا حال اوپر لکها جا چکا هے -

(۲) ايک نيا عهده " حامي ندوه " کا وضع کيا گيا ' اور اسپر کرنيل عبد المجيد پٹياله کا تقرر هوا - اس خدمت عظيم کے صلے ميں تين چار سال سے وه مولوي غـلام محمـد شملوي سے چهاونيوں ميں گورنمنٹ کی غلامي کا وعظ کراتے هيں' اور ۸۰ - روپيه انکي تنخواه بدبخت ندوه ديتا هے !

(۳) ايک کاروري ممبر نے کہا که ندوه سے " ابتک معزز حضرات کو ويسي هي همدردي هے' جيسي پہلے تهی " تعجب هے که اسقدر صريح غلط بياني کيونکر ايک تعليم يافته شخص نے جائز رکهي - معزز حضرات سے اگر مقصود کاکوري کا خاندان اور مولوي خليل الرحمن اور انکے حواري هيں' تو اسميں شک نهيں که نه صرف پيشتر جيسی هي همدردي هے بلکه هزار درجه المضاعف هو گئي هے' مگر اسکے ليے " معزز حضرات " کي تلميح ضروري نه تهي -

ليکن اگر معزز حضرات سے مقصود وه لوگ هوں جولسي نه کسي حيثيت سے قوم ميں "معزز" تسليم کيے جاتے هيں تو ان ميں جن لوگوں کو صحيح حالات کے معلوم کرنے کا موقعه ملا هے ' وه سب کے سب موجوده حالات پر متاسف ' اور اصلاح کي ضرورت سے مضطرب هيں - اگر ميں انکي فهرست يہاں دوں تو کئی کالم صرف هو جائيں - انجمن اصلاح ندوه کي رپورٹ اٹها کر ديکهيے - خود ندوه کے ارکان انتظامي کا کيا خيال هے ؟ يقيناً هر هائنس بيگم صاحبه بهوپال دام اقبالها بهي اس شخص کے خيال ميں " معزز " نهونگی' جنهوں نے اپنا ماهوار عطيه تا اصلاح ندوه ملتوي کر ديا هے !

(۴) يه بهي اسي ممبر نے کہا که " ناظم اور پرنسپل پر کوئي اعتراض صحيح نهيں کيا گيا " ليکن " ناظـم پر به حيثيت ناظم تو بعد کو اعتراض هوگا ' پہلے انکي نظامت کو تو جائز ثابت کرديا جاے -

(۵) ايک اور ممبر نے کہا که ميرٹهه ميں قاضي نجم الدين صاحب ايک خط لاے جسميں جلسه کرنے کي تحريک تهي - ليکن سمجهه ميں نهيں آتا که اس سے ندوه کے مسائل پر کيا اثر پڑتا هے ؟ اگر کچهه لوگ ايک مسئله کو از روے ايمان و بصيرت ضروري سمجهتے هيں' تو انکا فرض هے که اسکي طرف قوم کو توجه دلائيں' اور غفلت دور کرائيں - ميں نے بلقان و طـرابلس ' کانپور و معاملۂ زميندار' اور خود ندوه کے متعلق علانيه الهلال ميں بار بار لکها که هر شہر کے مسلمان جلسے کـريں اور اپني زندگی اور احساس کا ثبوت ديں -

(۶) ايک تيسرے ممبر نے کہا که " جو جلسے هوے هيں وه ضلع باره بنـکي کے چهوٹے چهوٹے مواضعات ميں کيے گئے هيں " کيا کوئي وقت ايسا بهی آنے والا هے جب ان لوگوں کو اپني کـذب بيانيوں کی جرأت پر ندامت هوگي ؟ ندوه کی اصـلاح کيلیے اس وقت تـک پچاس کے قريب جلسے تمام هندوستـان ميں هوچکے هيں - بمبئي ' کلکته ' دهلی ' ملتان ' بانکي پور' مدراس ' قصور' بريلي ' گيا ' ميرٹهه' گوندهرا ' پيلي بهيت ' لکهنو' يه تمام مقامات شايد ندوه کے جغرافيۂ هند ميں باره بنـکی هي کے مواضع هيں !

(۷) ايک سب سے زياده دلچسپ لطيفـه يـه هے که جو لوگ طلبا کو سمجهانے گئے تهے ' انسے طلبا نے خواهش کي که ايک غير جانب دار دميشن قائم کيا جاے - اسکے جواب ميں سفراء ندوه نے کہا : " ارکان انتظاميه ملک کے منتخب اصحاب هيں اور تمام ذمه داري کا ملک نے ارکان انتظاميه پر بهروسه کيا هے "

مگر افسوس هے که ايسي شاندار اور مسکت دليل کو بهی " طلبه نے نهيں مانا "

يا للعجب ! ندوة العلما کي سر زمين ميں بهي " ملـک کے انتخاب کرده اصحاب " کا لفظ بولا جاتا هے' اور ايسے ارکان ندوه دل کے جري اور همت کے مضبوط موجود هيں جو ندوه کے ارکان انتظاميه کو " ملـک کي انتخاب کرده " جماعت کہنے کي جرأت رکهتے هيں ! پهر طلبا کے جواب ميں متحير هيں که أنهوں نے ايسي صريح اور سچي بات کو بهي منظور نهيں کيا ؟

يا سبحان الله ! جس جلسۂ انتظامي کے ممبروں کے انتخاب کرنے ميں نه تو قوم کي آواز کو دخل هو اور نه قوم کو کسي طرح کا حق ديا گيا هو ' حتی که برسوں سے قوم کو يه بهي نه معلوم هو که کب انکے نائب منتخب هوے هيں' اور کون أنهيں منتخب کرتا هے ؟ جنکے انتخاب کا يه حال هو که هر تين سال کے بعد أنهي ميں کے چند آدمي بيٹهکر پچهلے آدميوں کو اپني مرضي کے مطابق دهرا ليتے هوں' اور جب چاهتے هوں " مجلس خاص " کا تخت بچها کر اپنے پندره پندره آدميوں کو صرف ايک شخص کي تحريک پر ممبر بنا ليتے هوں' جنکے ليے نه تو کوئي قاعده هے اور نه قانون' نه کوئي اصول هے اور نه کوئی راے' آج اس مجلس انتظامي کے ممبر بے دهڑک طلبا کے سامنے يه دليل پيش کرتے هيں که قوم کے انتخاب کرده نائب هم سے بڑهکر اور کون هونگے' اور پهر اتنا هي نهيں بلکه غريب قوم کي جانب سے " بهروسه " کا پروانه بهي اپنے جيب ميں ٹٹولنے لگتے هيں ! ان هذا لشئ عجاب !

غفـلــت و بے خـبـــری

(۸) اصلي مصيبت يه هے که لوگوں کو اصلي حالات معلوم نهيں - ندوه سے دلچسپي لينے والے هميشه خاص خاص لوگ تهے - نه تو لوگوں نے اسکي رپورٹيں پڑهي هيں نه دستور العمل ديکها هے' اور نه کبهي اُن مضامين کو پڑها هے جو نـدوه کے معاملات کے متعلق اخبارات ميں نکلتے رهے هيں - اب ندوه کا معامله انـکے سامنے آيا هے اور وه راے ديتے هيں تو ادهر ادهر کي سني هوئي باتوں پر مجبوراً اعتماد کرليتے هيں' اور بالکل سمجهه نهيں سکتے که اصلي ماتم کيا هے ؟

دهلی ميں جو جلسه ابهي ۱۳ - اپريل کو منعـقد هوا تها اسميں مولانا عبيد الله صاحب سابق ناظم جمعية الانصار ديو بند نے اپنی تقرير ميں کہا : " ميں ايک مرتبه ندوه کے انتظامي جلسے ميں بلايا گيا تها تا که بعض حضرات کے موافق راے دوں' ليکن جب

پہنچا تو اصلي حالت دوسري هي نظر آئي' اور ميں بغير کارروائي ميں حصه ليے واپس آيا "

اسي جلسے ميں اصول و قواعد کي بنا پر ندوہ کے مفاسد بيان کيے گئے تو ميرے عزيز دوست مسٹر محمد علي نے کہا کہ ميرے ليے يه تمام معلومات بالکل نئي هيں - اب تک يه باتيں بالکل معلوم نه تهيں -

مجهکو يقين هے که خود ندوہ کے غير مقامي ارکان انتظاميه بهي جو گاہ گاہ جلسوں ميں آکر شريک هوجاتے هيں' ندوہ کے مفاسد سے بالکل بے خبر رکهے گئے هيں' اور بالکل يهي وجه هے که وہ انکا ساتهه ديديتے هيں يا خاموش هورهتے هيں - مولانا سيف الرحمن صاحب جو پچهلے جلسۂ انتظاميه کے صدر بنائے گئے تهے' مولانا فضل حق صاحب مدرس اعلے مدرسه عاليه رامپور جو ايک بہت هي معامله فهم اور صاحب فکر و راے بزرگ هيں' نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکريٹري کالج' مولوي احمد علي صاحب ميرٹهي' اور اسي طرح بعض ديگر ارکان انتظامي کو ميں شخصاً جانتا هوں' اور يقين کرتا هوں که ندوہ ميں جو کچهه هو رها هے' اگر اسکے معلوم کرنے کا انهيں موقعه ديا جاے يا ندوہ کے مفاسد کے مضامين اول سے اخر تک وہ ديکهه ڈاليں' تو ايک لمحه کيليے بهي مفسدين ندوہ کا ساتهه نهيں دينگے -

ليکن اصلي مصيبت يه هے که واقعي حالات معلوم نهيں ندوہ کے موجودہ حکام کے هاتهه ميں ايک بڑا حربه مذهبي الزام کا هے - جب کبهي علما سے ملتے هيں تو فوراً کهديتے هيں که هم صرف طلبا کو الحاد و نيچريت سے بچانے کيليے ايسا کررهے هيں اور هميں خواہ مخواہ الزام ديا جاتا هے - يه سنکر وہ لوگ متاثر هو جاتے هيں اور کہتے هيں که واقعی آپ لوگ بڑے هي اچهے آدمي هيں !

اردو اخبارات کا بهي يهي حال هے - ان ميں سے بعض خاموش رهجاتے هيں - ايک دو نے ضرورت اصلاح سے انکار کرديا هے - مجهکو يقين هے که ان لوگوں کو بهي اصلي حالات معلوم نهيں اور اس دهوکے ميں ڈالدیے گئے هيں که محض شخصي معامله هے - اگر ندوہ کے مفاسد سے يه لوگ واقف هو جاليں تو پهر مجهه سے بهي بڑهکر اصلاح کيليے سعي کريں -

الهلال کے سلسلۂ مضامين کو اگر يه اصحاب مطالعه فرمالیں تو انهيں واقعات معلوم کرنے ميں مدد مليگي -

درحقيقت ان تمام دقتوں کا علاج بحالت موجودہ ايک هی تها' اور الحمد لله که بزرگان دهلی نے قابل صد تعريف مستعدي کے ساتهه اسے پورا کرديا يعنے جلسۂ عام کا انعقاد - جب تک عام لوگوں کا يک جا اجتماع نهو اور اپنا وقت صرف اسي مسئلے کيليے صرف نه کريں' اس وقت تک محض اخبارات ميں لکهنے سے کچهه نهيں هوسکتا -

رياست بهوپال اور ندوہ

(٥) ليکن پچهلے دو هفتوں کا سب سے زيادہ قابل ذکر واقعه يه هے که ڈهائی سو روپيه ماهوار کی جو رقم ندوة العلما کو رياست بهوپال سے ملتي تهي' وہ هر هائنس سرکار عاليه دام اقبالها نے (تا اصلاح ندوہ) ملتوي کردي -

جو سرکاري خط پريسيڈنٹ انجمن اصلاح ندوہ لکهنؤ کے نام آيا هے' اسميں لکها هے که چند ماہ سے ندوہ کے حالات نهايت افسوس ناک هو رهے هيں' اور ايسے تغيرات هوے هيں جنکي وجه سے اسکی حالت قابل اصلاح هے' اسليے رياست کي ماهوار رقم ملتوي کردي جاتي هے تا آنکه ندوہ کي اصلاح هوجاے -

يه واقعه سرکار عاليه کي روشن ضميري اور تدبر و عالي دماغي کا سب سے آخري مگر سب سے زيادہ موثر ثبوت هے' اور ايک ايسا احسان عظيم هے جسکا تمام مسلمانوں کو صدق دل سے شکريه ادا کرنا چاهيے - انهوں نے ندوہ کی اس وقت مدد کی جب کوئي اسکا پرسان حال نه تها - پهر انهوں نے اپنے عطيه ميں اضافه کيا اور ٥٠ کي جگه ڈهائی سو تک منظور هوگئے - بلا شبه يه ايک ايسی شاهانه فياضی تهی جو صرف رياست بهوپال هي سے هوسکتي هے - ليکن تاهم ميں پورے يقين کے ساتهه انکي خدمت ميں عرض کرونگا که ندوہ کی حقيقي زندگي اور مسلمانوں کی ديني تحريک کی اصلی هستی' اس ڈهائی سو ميں اسقدر نه تهی جو وہ برسوں سے عطا فرما رهی هيں' جسقدر اس ڈهائي سو کے بند کردينے ميں هے جو انهوں نے آج سے شروع کيا هے -

اخلاق کا هر جوهر اعراض و اثرات سے وابسته هے - فياضي کے يه معني نهيں هيں که روپيه ديا جاے - في نفسه روپيه دينا کوئي تعريف کي بات نهيں هے - ڈاکوؤں کا سردار اپنے ماتحت چوروں کو روپيه ديتا هے - کئي قمار باز دولت مندوں نے بڑے بڑے چندے ديکر کارلو کا قمار خانه قائم کر رکها هے - ايک ظالم حکمراں جب مظلوموں کو برباد کرنا چاهتا هے تو قتل و خونريزي کيليے خزانے کا منه کهولديتا هے -

پس محض روپيه دينا کوئي تعريف کی بات نهيں - اصلي شے اسکا طريق صرف و بخشش هے که کار خير و عمل صحيح کيليے ديا جاے - اگر ايسا نهيں هے تو ايک بخيل جو مسجد بنانے کيليے روپيه نهيں ديتا' يقيناً اس فياض سے هزار درجه بهتر هے جسکے روپيه سے قمار خانه چل رها هو - پہلے نے کار خير کو روکا پر دوسرے نے هزاروں انسانوں کو ٹهوکر کهلائي -

آج هندوستان کي مصيبت يه نهيں هے که فياضی نهيں کي جاتي - مصيبت يه هے که فياضي کا صحيح مصرف و موقعه لوگوں کو معلوم نهيں - اگر يه مصيبت دور هوجاے تو يقين کيجيے که هماري ضرورتوں سے زيادہ قومي روپيه اس وقت خرچ هو رها هے -

سرکار عاليه کا جود و سخا جس طرح تمام رؤساء و ارباب همم کيليے ايک اسوۂ حسنه تها' ٹهيک اسي طرح انکا اس عطيه کو روک دينا بهي همارے ليے ايک بهترين درس حقيقت هے' اور انهوں نے جس قدر احسانات اس وقت تک عطا فرما کر قوم پر کيے هيں' ان سے کهيں زيادہ اس بندش و التوا کے ذريعه احسان فرمايا هے - جو متاع جتني ناياب هو اتني هي قيمتي بهي هوتی هے - دينے والے اور بهي هيں' ليکن دينے کا صحيح محل و طريقه بتلانے والا کوئي نهيں -

حقيقت يه هے که سرکار عاليه موجودہ اسلامي نسل کی ايک غير معمولي فرد هيں اور ميں سچ سچ کهتا هوں که روز بروز ميرے دل ميں انکي عزت بڑهتي جاتی هے - ميں رؤسا اور ارباب دول سے (الحمد لله) ايک مستغني اور بے پروا زندگي رکهتا هوں اور ميري مذمت کے اسراف کے بعض لوگ شاکي هيں' مگر ميں تعريف ميں کبهي بهي اسراف نهيں کر سکتا -

اگر اسي طرح هندوستان کي رياستيں قومي درسگاهوں کے حالات پر نظر رکهيں اور انهيں اصلاح کيليے مجبور کريں تو هزار جلسوں کے ريزوليوشن اور اخباروں کے صفحات ايک طرف اور ايک بخشش گاہ کا عارضي کا سد باب ايک طرف ! ندوہ کي زندگي کا سہارا گورنمنٹ کي اعانت کے بعد رياست بهوپال کي اعانت تهي - اسکے بعد رياست رامپور کي ماهوار مدد هے' اور حيدر اباد سے بهي سو روپيے ملتے هيں - کاش يه دونوں رياستيں بهي اس طرف متوجه هوں' علی الخصوص رياست رامپور جسے کاردان و دانشمند مجمع اعيان و حکام ميسر هے -

مفسدين ندوہ کو ياد رکهنا چاهيے که وہ ندوہ کو کسي طرح نهيں مٹا سکتے مگر خود يقيناً مٹ جائيں گے -

قوم دوسرا ندوہ بنا سکتي هے ليکن وہ اس قوم کي ادوار کو ذليل کرکے دوسري قوم اپنے ليے نهيں لا سکي -

الهـلال

۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری

مدارس اسلامیه

مولـود فساد کا کامل بلوغ

عہدہ داروں کا سازشی تقرر

مزعومہ ومفروضہ نظامت ندوۃ العلماء

(۳)

ایک ایسا شخص فرض کیجیے جو نئے عہدہ داروں کا نہ صرف دوست و رفیق بلکہ شیفتۂ و فدا کار ہو ' اور اُنکی نظامت و نیابت کو اپنے ایمان و ضمیر سے بھی زیادہ محبوب رکھتا ہو - نیز اُس نے قسم کھا لی ہو کہ جب تـک بحث و ثبوت کا ذرا سا سہارا بھی باقی رہیگا ' مولوی خلیل الرحمن صاحب کی نظامت کو ہاتھہ سے نہ دونگا :

یا تن رسد بجاناں ' یا جاں ز تن بر آید !

اچھا ' تو اب فرض کیجیے کہ وہ ایسے موقعہ پر کیا کریگا جبکہ اُسکے سامنے اہلیت اور استحقاق علمی و اخلاقی کی وہ تمام بحث پیش کی جائیگی جو پچھلی اشاعت میں نکل چکی ہے ؟

یقیناً وہ جوش حمایت میں کہے گا کہ خیر ' مان لیجیے کہ مولوی خلیل الرحمن صاحب نہ تو علمی قابلیت کے لحاظ سے اس عہدے کیلیے کوئی چیز ہیں ' اور نہ ہی کسی اخلاقی خوبی کے اعتبار سے مستحق ہیں - لیکن آخر مجلسوں اور انجمنوں کے قوانین و قواعد بھی کوئی شے ہیں یا نہیں ؟ اگر وہ قانون و قواعد کے مطابق ناظم بنادیے گئے ہیں ' اور ایک انجمن کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے اُنہیں قانوناً عہدہ دار تسلیم کرلیا ہے ' تو پھر خواہ وہ کیسے ہی نااہل کیوں نہوں ' لیکن قاعدہ چاہتا ہے کہ اُنہیں تسلیم کرہی لینا چاہیے - نہ کیجیے گا تو دنیا میں قانون اور قواعد کی توہین کی ایک بہت ہی بری مثال قائم ہوجائیگی - استحقاق نہیں ' نسہی ' کم ازکم قانون تو ہے ؟ اُنہوں نے استحقاق و صلاحیت کا پاس نہیں کیا - آپ قانون کی عزت پر نظر رکھیے - کسی کی علمی و اخلاقی حالت پر بحث کرنیکا آپکو کس نے حق دیدیا ہے ؟ یہ تو " ذاتیات " ہے - جو کچھہ کہنا ہے قاعدہ اور قانون کی بنا پر کہیے -

غرضکہ استحقاق و اہلیت کے بعد گو اصلاً بحث کا خاتمہ ہوجاتا ہے لیکن ایک ایسے شخص کیلیے جو اصول کی بنا پر نہیں ' بلکہ اپنے کسی ذاتی فیصلے کی بنا پر اُنکی نظامت کا خواہشمند ہو ' کہنے کیلیے قانون اور قواعد کا سہارا ابھی باقی ہے -

اچھی بات ہے - آئیے اپنے تئیں ایک ایسا ہی ارادت کیش شخص فرض کرلیں اور پوری کوشش کریں کہ کسی نہ کسی طرح مولوی صاحب کو ندوہ کا ناظم بنا نا ہی چاہیے - استحقاق و اہلیت کی بحث پر نا کامی ہوگی تو قانون اور قواعد کا گوشہ ڈھونڈھیں گے - یہانسے بھی نـکالے گئے تو خود ندوہ کے دستور العمل کی دہائی دینگے - یہاں بھی شنوائی نہ ہوئی تو اسکے محرف و موجودہ دستور العمل کا دروازہ کھٹکھٹائینگے - اگر یہ بھی نہ کھلا تو پھر یا قسمت یا نصیب !

کیا شکوہ تم سے ' رو ییے اپنے نصیب کو !

بہرحال میں تسلیم کیے لیتا ہوں کہ پچھلی اشاعت میں جو کچھہ لکھا گیا ' یکسر لغو اور بے معنی تھا - استحقاق اور اہلیت کیا شے ہے اور ایثار و اخلاق کو کون پوچھتا ہے ؟ اصل شے قانون اور قاعدہ ہے - فاستغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ !

کردیم ہزار بار توبـہ !

صرف مجالس و مجامع کے قوانین عمومی اور خود ندوہ کے دستور العمل ہی کے مطابق اب نظر ڈالتا ہوں :

گر تو دامن بکشی ' دست کسے کوتـہ نیست !

(نظامت جدید اور قواعد مجالس)

قواعد کا یہ حال ہے کہ ایک تو عام طور پر با قاعدہ انجمنوں کے قوانین ہیں اور تمام مجلسوں کیلیے بطور ایک مشترک اصول کے تسلیم کیے جاتے ہیں - ایک خود نـدوہ کا دستور العمل ہے - عام قوانین کا اگر ذکر کیا گیا تو یہ کہکر بآسانی ٹالدیا جائیگا کہ ندوہ عام قوانین مجالس کی پیروی پر مجبور نہیں - اگر تمام دنیا میں ایسا ہوتا ہے تو کیا ضرور ہے کہ ندوہ بھی ایسا ہی کرے ؟

پس بہتر ہے کہ صرف نـدوہ ہی کے دستور العمـل کے مطابق نظر ڈالی جاے -

لیکن ندوہ کا دستور العمل بھی دو مختلف صورتوں میں موجود ہے - ایک تو اُسکا اصلی اور قدیمی دستور العمل ہے دوسرا محرف موجودہ دستور العمل جس پر آجکل ادعائی عمل کیا جاتا ہے -

کسی گذشتہ صحبت میں تفصیل کے ساتھہ لـکھہ چکا ہوں کہ اصلی دستور العمـل کی دفعات مہمہ کیا تھیں ' اور پھر کس طرح اُن میں نئی نئی ترمیمیں اور اضـافے کیے گئے ؟ پس موجودہ حالت میں در اصـل ندوہ کا دستور العمـل کوئی چیز نہیں ' اور مسئلۂ اصلاح ندوہ میں اصلی ما بہ النـزاع وہی دستور العمل ہے - تاہم جو کچھہ بھی ہے ' چاہیے وہ صرف اُسی کو پیش نظر رکھـا جاے - کیونکہ اگر اصلی دستور العمل کی بنا پر بحث کیجیگا تو کہدیا جائیـگا کہ اس منسوخ شدہ دستور العمل کو اب تسلیم ہی کون کرتا ہے ؟

ذکـر تو منسوخ شـد عشق ازالـل !

(رعایت کی انتہـا)

غور کیجیے کہ نقد و معاملہ میں اس سے زیادہ رعایت اور نرمی کیا ہوسکتی ہے ؟ عـام قوانین اصل بحث ہیں - اگر اُنسے کام لیا جاے تو ایک منٹ کے انـدر پوری کارروائی کو ناجائز قـرار دیسکتے ہیں - لیکن اُن سے بالکل قطع نظر کرلی جاتی ہے - اُسکے بعد نـدوہ کا اصلی دستور العمل ہے اور اسمیں جسقـدر تبدیلیاں کی گئی ہیں ' یکسر نا قابـل تسلیـم و خـلاف قانون ہیں ' لیکن آپکی خاطر سے اُسے بھی چھوڑ دیا گیا - صرف وہی محرف و مبدل دستور العمل اپنے سامنے رکھتے ہیں جو ندوۃ العلما کا موجودہ مسلمہ نظام ہے اور ندوہ کی طرف سے چھاپکر تقسیم کیا جاتا ہے !

(انتخاب نظامت حسب دستور العمـل)

۱۸ سے ۲۰ - جولائی تـک ایک جلسۂ انـتظامیہ لـکھنؤ میں منعـقد ہوا ' اور اسی میں گذشتہ نظام عمـل کو توڑکر نیا ناظـم منتخب کیا گیا - یہ کارروائی جو قانون اور قاعـدہ کے نـام سے کی گئی ' قاعدہ اور قانون کی بدترین توہین تھی - ایسی توہین جس سے زیادہ کوئی ناجائز مجمع اور بے قاعدہ جتھا نہیں کرسکتا -

اسلیے نہیں کہ حقیقت و قوانین عمومی کے خلاف تھی ' بلکہ صرف اسلیے کہ اس طرح کی کارروائی کرکے جلسۂ انتظامیہ نے خود ندوہ کے دستور العمل کو پرزے پرزے کردیا -

(دفعہ ۲۲ دستور العمل)

(۱) دستور العمل حال کی دفعہ ۲۲ میں ہے :

" مجلس ہاے انتظامیہ کی تاریخ کا تعین ناظم ندوۃ العلما کرکے فہرست امور تصفیہ طلب کی دو ہفتہ پہلے ارکان انتظامیہ کے پاس بھیج دیگا "

عام طور پر تمام انجمنوں کی منیجنگ کمیٹیوں کا قاعدہ ہے کہ فیصلہ طلب امور کو ایک دو ہفتے پہلے ممبروں کے پاس بھیج دیتے ہیں جسکو اجنڈا کہتے ہیں ' تاکہ وہ اُن پر غور و فکر کرکے بحث و راے کیلیے مستعد ہوجائیں - ندوہ کے دستور العمل نے اسکے لیے دو ہفتے کی مدت قرار دی ہے -

اب تحقیق طلب یہ ہے کہ ۲۰ جولائی کے انتظامی جلسے میں ایک ایسا اہم اور عظیم الشان مسئلہ پیش ہونے والا تھا جو ندوۃ العلما کے ہشت سالہ طریق انتظام کو منسوخ کرکے اور تینوں معتمدیوں کو توڑ کے ایک شخص کو ناظم قرار دینا چاہتا تھا ' اور یہ وہ کارروائی تھی جس پر ندوہ کی انتظامی و تعلیمی ہستی کا دار و مدار تھا - پس ضرور تھا کہ حسب دفعہ ۲۲ دستور العمل ندوہ دو ہفتہ پہلے اسکی اطلاع تمام ممبروں کو دیدی جاتی ' اور لکھدیا جاتا کہ معتمدیوں کے توڑنے اور فلاں شخص کے ناظم مقرر ہونے کی نسبت آنھیں اپنی راے دینی پڑیگی ' لیکن اس قسم کی کوئی اطلاع ممبروں کو نہیں دی گئی ' اور نہ اجنڈا میں ناظم کا ذکر کیا گیا - دفعتاً ایک ممبرنے تجویز کی کہ معتمدیاں توڑ دی جائیں اور ۵۱ ممبروں میں سے دس یا گیارہ حاضر الوقت ممبروں نے اسیوقت منظوری بھی دیدی ! اسکے بعد معاً ایک شخص کو نظامت کے لیے پیش کیا گیا ' اور وہ ناظم بھی قرار پا گیا !!

کیا حسب قاعدہ دستور العمل دفعہ ۲۲ کسی جلسۂ انتظامیہ کی ایسی ناگہانی کارروائی جائز قرار دی جاسکتی ہے ؟ کوئی شخص بھی جسے مجلسوں کے قواعد و قوانین کا علم ہو ' کیا اس درجہ شرم و حیا کو خیرباد کہہ سکتا ہے کہ اس کھلی سازش کو با قاعدہ قرار دیسکے ؟

اگر باقاعدہ طور پر سچائی اور حقیقت کے ساتھہ کام کرنا تھا تو کیا وجہ ہے کہ دو ہفتہ پہلے ممبروں کو اطلاع نہیں دی گئی ' اور اجنڈے میں اس تجویز کی تصریح نہیں کی ؟ کونسی ضرورت اخفا اور پردہ داری کی پیش آگئی تھی ؟ اور وہ کونسا عذر ہے جسکی بنا پر ایک ایسے اہم اور عظیم الشان انقلابی مسئلہ کو یکا یک پیش کرکے منظور کرا لیا گیا ؟

اصل یہ ہے کہ یہ لوگ فساد و ضلالت میں کتنے ہی پختہ مغز ہوں ' مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان کاموں میں ابھی نا تجربہ کار ہیں - اگر ایسا نہوتا تو ایسی صریح اور کھلی بے ضابطگی کرکے اپنی ہلاکت کا سامان خود فراہم نہ کرتے ' اور صبر و احتیاط کے ساتھہ ایک کامل درجہ کی قاعدہ نما بے قاعدگی کرتے جیسا کہ اور بہت سے مقامات میں کیا جاتا ہے -

(حادثۂ غریب)

(۲) پھر یہ بھی واضح رہے کہ معتمدیوں کی تقسیم اور نظامت ندوہ کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے - خود جلسۂ انتظامیہ میں بارہا پیش ہوچکا ہے - اور ایسے جلسوں میں جو جلسۂ عام کے موقع پر منعقد ہوے اور اسلیے صرف کورم ہی کے جلسے نہ تھے بلکہ تقریبا تمام ممبروں کا کامل اجلاس تھا -

نومبر سنہ ۱۹۰۸ میں مجلس انتظامیہ کا ایک وسیع اجلاس ہوا جسمیں مولوی خلیل الرحمن اور مولوی سید عبد الحی صاحب بھی موجود تھے - جلسے نے بالاتفاق یہ تجویز پاس کی کہ تینوں معتمدیاں قائم رہیں ' اور جلسۂ انتظامیہ اس انتظام پر پورا اعتماد کرتا ہے -

پھر ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ کے جلسے میں بھی یہی مسئلہ پیش ہوا اور بالاتفاق طے پایا کہ :

" اس وقت کوئی شخص ایسا موجود نہیں ہے جسکا تقرر خدمت نظامت کیلیے ہوسکے - پس جس طور پر کام چل رہا ہے ' یعنی تین معتمدیوں کی تقسیم میں ' اسی طرح چلتا رہے "

جلسۂ انتظامیہ کا یہ رزولیوشن قابل غور ہے - یہ جس جلسے نے بالاتفاق منظور کیا اسمیں مولوی خلیل الرحمن ' مولوی سید عبد الحی ' مولوی شاہ سلیمان پھلواروی ' اور مولوی مسیح الزمان مرحوم شاہجہانپوری موجود تھے - اسلیے اس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ ان اشخاص میں سے کوئی شخص جلسۂ انتظامیہ کے نزدیک ناظم بننے کے لائق نہ تھا ' کیونکہ اگر لائق ہوتا تو وہ ان اشخاص کی موجودگی میں یہ رزولیوشن کیوں منظور کرتا کہ " کوئی شخص خدمت نظامت کیلیے نظر نہیں آتا " ؟

پس معتمدیوں کی تقسیم ایک ایسا انتظام تھا جو برسوں سے چلا آتا تھا اور اسکو جلسہ ہاے انتظامیہ نے بارہا قابل اعتماد و عمل تسلیم کرلیا تھا - جن جلسوں نے اسپر اعتماد و قیام کے ووٹ پاس کیے ' وہ کامل اور عظیم الشان اجلاس تھے ' یعنے انمیں تقریباً تمام ممبران انتظامی شریک تھے - ایک ایسے مسلم و معتمد انتظام کو یکا یک توڑ دینے کا ایک ایسے جلسے کو کیا حق ہوسکتا ہے جو محض کورم کا ایک رسمی مجمع تھا ' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسکی کوئی اطلاع حسب قاعدۂ دستور العمل ممبروں کو نہیں دی گئی تھی ؟

اگر اسی طرح ایک شخص دس بارہ ممبروں کو اٹھا کرکے انجمنوں کا کانسٹی ٹیوشن اولٹ دیا کرے تو پھر قاعدہ اور قانون ایک ایسا لفظ ہے جسکے کوئی معنی سمجھہ میں نہیں آسکتے !

اول تو یکایک ... معتمدیوں کو توڑ دینے کی تجویز پیش کی گئی اور منظور کرالی گئی - حالانکہ یہ جلسۂ انتظامیہ کا ایک مسلمہ و معتمدہ انتظام تھا ' اور اسکے توڑ دینے کیلیے ایک کامل اجلاس کی ضرورت تھی نہ کہ چھہ سات آدمیوں کی سازش کی -

پھر اسپر بھی اکتفا نہ کرکے ایک شخص کو نظامت کیلیے تجویز بھی کردیا گیا -

یہ کون شخص ہے ؟ علم و صلاحیت کا کوئی نو مولود مخلوق ہے جو یکایک مولوی سید عبد الحی صاحب کو اپنے مطب میں کھیلتا ہوا ملگیا ہے ' اور وہ جلسۂ انتظامیہ کے سامنے اٹھا کے لے آے ہیں ؟ یا دار العلوم ندوہ میں کوئی نئی تربیت گاہ کھل گئی ہے جو کہن سال ممبران ندوہ کو بھی چند سالوں کے اندر اپنے نفوذ علمی و اخلاقی سے بالکل بدل دیا کرتی ہے ' اور اس تربیت گاہ میں ایک شخص علم و صلاحیت کا چولا بدلکر جلسۂ انتظامیہ کے سامنے آگیا ہے ؟

نہیں ' یہ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری ہیں جو ابتدا سے ندوۃ العلما کی مجلس انتظامیہ کے ممبر ' اور برسوں سے نظامت ندوہ کے غزال رعنا کے پیچھے کوہ و بیابان مساعی و مناصب کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں :

که سر بکوه و بیابان تو دادهٔ ما را !

لیکن یہ بزرگ تو اس وقت بھی جلسۂ انتظامیہ میں موجود تھے ' جب وہ یہ رزولیوشن پاس کر رہا تھا کہ " کوئی شخص عہدۂ نظامت کیلیے موزوں موجود نہیں ہے ' اسلیے تین معتمدیوں کی تقسیم کے ساتھہ ہی کام جاری رکھا جاے " ؟

کیوں اُس جلسۂ انتظامیہ نے جسمیں خود مولوی خلیل الرحمن

اور انکے اعوان و انصار قدیمۂ وجدیدہ شریک تھے' علی رغم انف خلیل الرحمن و اخوانہ' ایسا رزولیوشن پاس کیا' اور کیوں خود مولوي خلیل الرحمن نے اپنے ادعاے "انا احق بالخلافة" سے کنارہ کشی کرلي ؟ اگر ۲۴ جولائي سنہ ۱۹۱۰ تک جلسۂ انتظامیہ میں کوئي شخص ناظم بننے کي صلاحیت نہیں رکھتا تھا' حالانکہ مولوي خلیل الرحمن' مولوي شاہ سلیمان' مولوي مسیح الزمان' مولوي سید عبدالحي صاحب' وغیرہ وغیرہ حضرات اسمیں موجود تھے' تو ۱۸ جولائي سنہ ۱۹۱۳ کو وہ کونسا انقلاب انساني ذهن و جذبات کے اندر هوگیا کہ یکایک انهیں میں سے ایک شخص تمام آلات و اسلحۂ نظامت سے لیس هوکر سامنے آ گیا؟ اور پھر اسطرح سامنے آیا کہ جلسۂ انتظامیہ کے تمام منکر ومتمرد ارکان اپنے انکار و تمرد گذشتہ کو بھول کر یہ کہتے هوے سجدے میں اوندھے هوگئے کہ "تا للہ لقد آثرك اللہ علینا و ان کنا لخاطئین" اور گویا مولوي خلیل الرحمن صاحب نے مولوي سید عبد الحي صاحب سے مخاطب هوکر کہا: "یا ابت! هذا تاویل رویاي من قبل' قد جعلها ربي حقا" ؟

(التحول الفجائي)

جو حضرات کو "قانون ارتقا" کے مباحث سے دلچسپي هے انهیں معلوم هوگا کہ اس نظریہ کے بنیادي مسائل مهمہ میں سے ایک مسئلہ انقلاب طبیعی اور تحول یعني: Metamor Phasis کا بھی هے -

اس سے مقصود وہ تغیرات و انقلابات هیں جو حسب سنن طبیعۃ موجودات عالم کے آثار و خواص' اور اشکال و اجسام میں هوتے رهتے هیں' اور پھر رفتہ رفتہ انکا مجموعي نتیجہ ایک نوعی تغیر تک پہنچ جاتا هے -

اِن تحولات میں سے ایک انقلاب "تحول فجائی" کا هے - یعنے ایسے مستثنیات تحول جو یکا یک اور ناگہاني ظہور میں آجاتے هیں - اخیر دور کے علماء ارتقا نے اس تحول کا وجود اکثر حالتوں میں تسلیم کیا هے' اور پچھلے دنوں ڈاکٹر شیفر نے اسپر لیکچر دیتے هوے اسکے نظائر و مشاهدات گنوائے هیں -

میں سمجھتا هوں کہ تحول فجائي کی ایک عمدہ نظیر ۲۰ مارچ کے جلسۂ انتظامیہ ندوۃ العلما کي یہ کارروائي بھي هے جس سے لنڈن کي امپریيل اکاڈیمي کا بے خبر رهنا (جسمیں ڈاکٹر شیفر نے لیکچر دیا تھا) اسکي بہت بڑي بد قسمتي هوگي - ایسی کھلي اور انسانی تحول فجائي کي شہادت اور کہیں نہیں ملسکتي! واقعہ یہ هے کہ سنہ ۱۹۱۳ سے پیشتر تک جسقدر ارکان ندوہ بشمولیت مولوي خلیل الرحمن صاحب موجود تھے' جلسۂ انتظامیہ نے بشمولیت مولوي خلیل الرحمن و مولوي سید عبد الحي و منشي احتشام علي و مولوي شاہ سلیمان صاحب وغیرہ وغیرہ اُن ضروري شرطوں سے اُنهیں کلاً یا جزاً خالي پایا جو ندوہ کي نظامت کیلیے مطلوب هیں' اور بار بار یهي فیصلہ کیا کہ معتمدیاں قائم رهیں کیونکہ انپر اعتماد هے اور کوئي شخص ایسا موجود نہیں جو ندوہ کا ناظم هوسکے -

لیکن : این قصۂ عجب شنو از دور انقلاب :

کہ ۲۰ جولائي سنہ ۱۹۱۳ کي صبح کو تحول فجائی کا ایک عجیب و غریب نمونہ نظر آیا کہ وهي مولوي خلیل الرحمن صاحب جنکي موجودگي میں جلسۂ انتظامیہ عہدۂ نظامت کیلیے ناظم کي تلاش میں نا کام رهچکا تھا' اور اسطرح بار بار تسلیم کرچکا تھا کہ وہ باوجود خواهش و طلب شدید' اس عہدے کیلیے اهل نہیں هیں' یکایک کسي قوۃ انقلاب مخفي' اور قانون تحول فجائي کے ماتحت آکر اس طرح منقلب اور متغیر و متحول هوگئے' گویا وہ کل تک کے مولوي خلیل الرحمن هي نہیں هیں' اور مذهب ارتقا نے انهیں یکسر پیکر انقلاب و تغیر کردیا هے!! فسبحان الذي اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن! فیکون!!

(معتمدیوں کي شکست)

یہ کار روائي بے قاعدگی اور بے نظمي کا ایک ایسا کامل درجہ کا نمونہ هے' جسکی نظیر پیدا کرنے کیلیے بڑي جد و جهد کرني پڑیگي - معتمدیوں کے توڑنے کا جلسۂ انتظامیہ کو اس طرح قانوناً کوئي حق هي نہ تھا - اگر معتمدین نے اپنے اپنے استعفے بھیج دیے تھے تو جلسۂ انتظامیہ صرف اس ایک هي فیصلہ کیلیے مجبور تھا کہ جلسۂ عام تک انکی منظوري و عدم منظوري کو ملتوي کر دیتا' اور جلسۂ عام کا انتظام کرتا - اس عرصے میں سابق انتظام برقرار رکھا جاتا - دنیا جہان کي انجمنوں کا یهي قاعدہ هے' اور خود ندوہ کا دستور العمل بھي یہی هے - لیگ کي صدارت سے هز هائنس سر آغا خان نے بارها استعفا دیدیا' لیکن لیگ کي کونسل اسکے سوا اور کچھ نہ کر سکي کہ جلسۂ عام میں پیش کردے - جلسۂ عام کے انتہائي اختیارات تمام انجمنوں میں صرف اسي لیے رکھے گئے هیں تا کہ اشخاص و معدودہ جماعت کو کسي طرح کی سازش کا موقع نہ ملے جیسا کہ بد بخت ندوہ سازش کا شکار هوا -

پس اول تو جلسۂ انتظامیہ اسکے سوا اور کوئي کار روائي کر هي نہیں سکتا تھا' لیکن چونکہ هماري بحث ابتدا سے اس روش پر هے کہ هر موقعہ پر آخري سے آخري صورت جواز کو بھي تسلیم کرکے مسئلہ کے عدم جواز کو ثابت کر دیتے هیں' اور ابتدا هي میں لکھہ آئے هیں کہ آجکي صحبت میں همارا پوزیشن ایک ایسے شخص کا هوگا جو تغیر نظامت کا نہایت خواهشمند هے' اور ایک ذرا سا سہارا بھي ناخن اٹکانے کا ملجاے تو اسپر اپنے مقصود و مطلوب کے جواز و ثبوت کا ایک پہاڑ کھڑا کردینا چاهتا هے' اسلیے علی سبیل الفرض تسلیم کیے لیتے هیں کہ جلسۂ انتظامیہ معتمدین کي علحدگي کے مسئلہ کا فیصلہ کر سکتا تھا' اور ایسا کرنے کیلیے صحیح وجوہ اپنے سامنے رکھتا تھا' لیکن پھر بھي انتخاب نظامت کا عقدہ حل نہیں هوتا' کیونکہ اسکے سامنے ایک صاف اور باقاعدہ کار روائي کا راستہ کھلا تھا - وہ ان معتمدوں کي جگهہ عارضي طور پر دوسرے معتمد مقرر کر دیتا اور آیندہ کیلیے معتمدیوں کے قیام و عدم قیام یا تقرر نظامت کے مسئلہ کو حسب قاعدہ جلسۂ عام میں پیش کرتا -

اسکي مجبوري کونسي آپڑي تھي کہ چپ چپاتے یکا یک ایک ایسے شخص کو ناظم مقرر کردیا جاے' جو برسوں سے اپنے تئیں ناظم بنانے کي آرزو رکھتا هے مگر هر مرتبہ جلسۂ انتظامیہ اسے ناظم تسلیم کرنے سے انکار کر دیتا هے' اور کسي جلسۂ عام میں اسکي نظامت کا مسئلہ پیش نہیں کیا جاسکتا؟ اور پھر جسکي موجودگي اور خواهش جنون نماے نظامت کے باوجود' جلسہ انتظامیہ یہ فیصلہ کردیتا هے کہ "عہدۂ نظامت کیلیے سرے دست کوئي شخص موجود نہیں" ؟

اُس شخص نے ناظم بننے کیلیے کیا کیا کوششیں نہیں کیں' اور کیسي کیسي سازشیں نہیں هوئیں ؟ نا جائز طور پر لوگوں کو جمع کیا گیا' راز دارانہ خطوط لکھہ لکھہ کر اور دورے کر کرکے آدمي بلاے گئے' اور ایک مرتبہ تو وہ قیامت برپا کي جس کي ناکامي کا ایک لمحہ کیلیے بھي "حزب الافساد" کو خوف نہ تھا - تاهم قانون' قاعدہ' اهلیت' استحقاق' اور حق کي بمقابلۂ باطل قدرتي طاقت نے همیشہ تمام کوششوں کو نا کام رکھا' اور خود جلسہ هاے انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ ناظم بننے کیلیے کوئي شخص اهل موجود نہیں هے - موجودہ انتظام جس طرح چل رها هے اُسي طرح چلنا چاهیے -

(۲۰ مارچ کا عجیب و غریب جلسہ)

جس جلسۂ انتظامیہ میں کار روائی کي گئي' اسکي چھپي هوئي رپورٹ میرے سامنے هے - اسمیں شرکاء مجلس کي جو فہرست دي گئی هے' اسکو نہ کوئی گھٹا سکتا هے اور نہ بڑھا سکتا هے-

۵۱ ممبران انتظامیه میں سے صرف حسب ذیل ۱۲ - اشخاص شریک ہوئے تھے :

(۱) منشي احتشام علي صاحب کاکوروي (۲) منشی اعجاز علي صاحب کاکوروي (۳) منشي اظہر علي صاحب کاکوروي (۴) مولوی محمد نسیم صاحب (۵) مولوی خلیل الرحمن صاحب (۶) مولوي سید عبد الحی صاحب (۷) حکیم عبد الرشید صاحب (۸) مولوي سید ظہورالاسلام صاحب (۹) مولوي عبد الحي صاحب وکیل چندوسي (۱۰) مولوي عبد الرحیم صاحب ریوازي (۱۱) قاري عبد السلام صاحب (۱۲) سید ظہور احمد صاحب وکیل -

ان بارہ میں سے دو شخص نکالدیجیے جو عہدۂ نظامت و نیابت پر فائز ہوے ' یعنی مولوي خلیل الرحمن اور مولوي عبد الرحیم - اب باقي اشخاص جنھوں نے انکي نسبت فیصلہ کیا ' صرف ۹ رهگئے - ان نو میں بھی ایک تہائي تو صرف ایک ھي خاندان کاکوري کي ممتوع الاشکال صورتیں ھیں :

ھر لحظه بطرز دگر ان یار بر آمد !

اس اقانیم ثلاثه کو مسیحی علم ریاضی کے اصول پر ایک ھي سمجھیے :

ما سه جانے آمده در یک بدن !

اب باقي جسقدر حضرات تشریف فرما ھیں انھیں شمار کیجیے - کلھم چھه باقي رهگئے - ان چھه میں ایک تو مولوي سید عبد الحي صاحب ھیں جنھوں نے تجویز پیش کي :

در پس آئینه طوطي صفتم داشته اند

باقي پانچ میں سے تین مقامي ممبروں اور دو بیروني ممبروں نے ' اور کاکوري کے اقانیم ثلاثه کے تعداداً تین مگر حکماً ایک نے تجویز سني ' اور ندوة العلما کي سکریٹري شپ کا ' اُس ندوہ کی سکریٹري شپ کا جو تمام عالم اسلامي میں اصلاح دیني اور احیاء علوم اسلامیه کی ایک ھی تحریک ہے ' ایک آن واحد میں فیصلہ کردیا !

پھر لطف یه ہے که یه چھه حضرات بھی در اصل ایک صداے واحد سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے ' کیونکہ فی الحقیقت یه سب کے سب معاملات ندوہ میں ایک ھی اصول اور اعتقاد کے اخلاف اور ایک ھی شجر طریقت کے برگ و بار ھیں - اسی لیے نه تو کسی نے مخالفت کی اور نه کسی کو ندوة العلما کے مسلمه دستور العمل کی اس کھلی توھین پر کچھه شرم و حیا آئی - اِدھر تجویز پیش ہوئی اور ادھر سب لبیک کہتے ہوے دوڑے :

بیار باده که ما هم غنیمتیم بسے !

خدا را لوگ انصاف کریں که یه کون لوگ ھیں جو اسطرح علانیه قانون اور قواعد کو پاؤں تلے روند رہے ھیں اور پھر یه کہتے ہوے نہیں شرماتے که جلسۂ انتظامیه نے ایسا کیا ؟ کیا اس سے بھی بڑھکر قوم کو احمق بنانے کی کوئی مثال ملسکتی ہے ؟ اگر جلسۂ انتظامیه ایسے ھی جلسوں کا نام ہے اور باقاعدہ کارروائیوں کا یہی مطلب ہے تو اس جلسۂ انتظامیه سے دھقانیوں کی وہ بھیڑ ہزار درجه افضل و ارجح ہے جہاں شام کو ایک حقه لیکر کاشتکار جمع ہوجاتے ھیں اور مل جلکر بغیر کسی سازش اور ایمان فروشی کے اپنے جھگڑوں کو مٹا دیتے ھیں -

(آخري اور فیصله کن سوال)

(۴) اچھا ' اِن تمام باتوں کي بھي جانے دیجیے - صرف ناظم کے انتخاب کے مسئله کو لیجیے - عام قوانین مجالس میں نہیں ' ندوہ کے پرانے دستور العمل میں نہیں ' خود موجودہ دستور العمل میں دفعه ۱۱ - موجود ہے جو اوپر گذر چکي ہے :

" ناظم کا انتخاب کامل جلسۂ انتظامیه کي تجویز اور جلسۂ عام کي منظوري سے بین سال کیلیے ہوا کریگا -

ندوة العلما کا کانستي تیوشن مثل عام مجالس کے یوں ہے که اسکے دو طرح کے ممبر ہوتے ھیں - ایک وہ جو دو روپیه سالانه دیتے ھیں اور عام جلسے میں شریک ہوتے ھیں - دوسرے وہ ارکان انتظامي جو اسکي منیجنگ کمیٹی یا ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر ھیں - ندوہ کے اصلی دستور العمل میں تھا که جلسۂ عام ناظم کو منتخب کریگا نیز اسے معزول کردینے کا بھی حق اُسي کو ہے - نئے دستور العمل میں معزولی کے حق کو تو سلب کرلیا ہے لیکن اتنا ٹکڑہ بجنسه موجود ہے که " منیجنگ کمیٹي کا کامل اجلاس تجویز کرے اور جلسۂ عام منظور کرے "

پس اس سے صاف ظاہر ہے که سرے سے ناظم کي منظوري کا اختیار جلسۂ انتظامیه کو ہے ھي نہیں - اسکا کامل اجلاس کسي شخص کو تجویز کر سکتا ہے - لیکن نصب اُسي وقت ہوسکتا ہے جبکه سالانه جلسۂ عام میں کثرت راے اسکا ساتھه دے -

اگر في الحقیقت یه دفعه دستور العمل میں موجود ہے ' اور میں غلط حواله نہیں دے رہا تو وہ تمام ارکان انتظامي جنھوں نے ۲۹ مارچ کو یه سازشي ایمان فروشي کي ہے ' باہر نکلیں اور مجھے بتلائیں که کیونکر انھوں نے بغیر کامل جلسۂ انتظامی کي تجویز اور بغیر جلسۂ عام کي منظوري کے ایک شخص کو ناظم قرار دیدیا ؟ اور کیوں نه انکي اس تمام کارروائی کو قوم ایک بد ترین قسم کي شرمناک بے قاعدگی قرار دے ؟

کیا اُنھیں اس دفعه کی خبر نه تھی ؟ اگر خبر نه تھي تو ہزار شرم اُن ارکان مجلس کیلیے جو صاحبان حل و عقد بنکر ندوہ کي قسمت کا فیصله کرتے ھیں ' مگر اتنا بھي نہیں جانتے که خود ندوہ کا دستور العمل کیا کہتا ہے ؟

نه تو مجلس انتظامي کا کامل اجلاس ہوا ' اور نه جلسۂ عام نے نئے ناظم کو منظور کیا - پھر کس قانون کي بنا پر مولوي خلیل الرحمن اپنے تئیں ناظم سمجھتے ھیں اور اپنی فرضی نظامت کے مصارف کی لعنت ندوہ کے سر ڈالتے ھیں ؟ اور کیوں اس نام نہاد جلسۂ انتظامیه کي پوري کارروائي کو حق ' قانون ' اور دستور العمل ندوہ کے نام سے ہم کالعدم نه سمجھیں ؟

یقیناً کالعدم ہے - اُس جلسے کو جو اسدرجه قوانین مسلمۂ مجلس کي علانیه خلاف ورزي کرے ' جلسۂ انتظامیه کہنا انتظام کے لفظ کي صریح توھین ہے - یہی سبب ہے که میں ابتدا سے ندوہ کے جلسه انتظامیه کو ایک جتھا اور چند یاران سازش کا مجمع نا جائز کہتا آیا ہوں ' اور عام اعلان کرتا ہوں که اگر میرے بیانات صحیح نہیں ھیں اور نئے ناظم کے تقرر کي کارروائي کسی طرح بھي دستور العمل ندوہ کے مطابق ثابت ہو سکتي ہے تو خدا را کوئی شخص بھي سامنے آجاے ' اور صرف اتنا ھی کرے که خود ندوہ کے دستور العمل سے ثابت کر دے - ذاتی خصوصیت کا کوئی معامله نہیں ہے - قاعدے اور قانون کی بحث ہے - میں اُسی وقت مولوي خلیل الرحمن کی نظامت کا اعتراف کرلونگا ' اور پھر اگر استحقاق و اھلیت اور لیاقت و صلاحیت کا نام بھی لوں تو مجھسے بڑھکر کوئي مجرم نہیں -

رھي یه بات که خواہ اھلیت و لیاقت ہو یا نہو ' قواعد اور قانون کے مطابق تقرر کیا جاے یا نه کیا جاے ' مگر تاھم مولوي خلیل الرحمن ندوہ کے ناظم ھیں ' کیونکہ وہ برسوں سے اپنی نسبت ایسا سوء ظن رکھنے کے مرض میں گرفتار ھیں اور بعض ستم ظریفوں نے بھي انھیں ناظم صاحب ' ناظم صاحب ' کہه کہه کے ھمیشه بنایا ہے اور اس طرح انکا مرض مزمن ہوگیا ہے ' تو اسکا جواب واقعي کوئي نہیں - " النبي نبي و لو کان في بطن امه " سنا ہے ' لیکن یه ابتک نہیں سنا که کسي مجلس کا ناظم بھي بنا بنایا ' ترشا تراشا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوسکتا ہے - ویسے عجائب آباد ندوہ میں کوئي خرق عادت ہوا ہو تو معلوم نہیں -

مقالات

انجمـــن اصـــلاح نـــدوه

" ان اریـــد الا الاصـــلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدوله حسام الملک ' سید علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صدیق حسن خاں مرحوم رکن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعمیرات دار العلوم - سیکریٹري " انجمن اصلاح ندوه "]

(۲)

(تـکمیـــل تخـــریب)

چونکه هر شے کي ایک انتها هوا کرتي هے' ان مخالفتوں کا بهي آخري نتیجه ایک جدید انقلاب کي صورت میں نمودار هوا ' جسکو ابهي چند مہینےهی هوے هیں اور جسنے ملـک کے مختلف حصوں میں بیچینی پیدا کردي هے - مطالعـهٔ اخبارات اور موجوده حالات سے واضح هے که اکثر مقامات میں اس جدید انقلاب پر بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا هے' اور متعدد انجمنوں نے اس جدید انقلاب پر اظہار ناراضی کے رزو ایوشن پاس کیے هیں - انهیں وجوه کی بنا پر هم خادمان قوم کو یه خیال پیدا هوا که اب وه وقت آگیا هے که ندوه کی تحقیق حال اور اسکی صلاح و فلاح کی جلد تر کوشش کیجاے - چنانچه آپ حضرات تک هم لوگوں نے اپني ناچیز صدا پهونچانا اپنا فرض سمجها - خدا کا شکر هے که هماري صدا رائگاں نه گئي ' اور مصلحان و همدردان قوم و اسلام نے اپنی قومي اور اسلامی تعلیم گاه ندوه کے ساتهه دلي سرگرمي کا اظهار کیا - جو خواهش در باره اصلاح ندوه پیش کیگئي تهي' اسکی تائید میں بکثرت جلسےهو چکے هیں' اور به تعداد کثیر خطوط موصول هوے هیں -

(آیـنـده کي مهمات اصـلاح)

اس موقع پر بغرض مزید آگاهي سرسري طور پر اُن مشهور اور زبان زد خرابیوں کا بهي بیان کر دینا ضروري هے جنهوں نے ملک میں بے اطمینانی اور بیدلي پهیلا رکهي هے- یه خرابیاں جو عرصے سے قائم هیں اور بڑهتی هی چلي جاتی هیں ' ندوه کے نشوو نما اور اسکی ترقی کي راه میں ایک دیوار آهنی کا حکم رکهتی هیں :

(۱) نـدوه کا کانسٹیٹوشن ناقص هے اور خود جلسهٔ انتـظامیه نے اسکو ناقص تسلیم کیا هے اور اسکی اصلاح کے متعلق تقریباً دو سال سے زاید هوا که تجویزیں بهی پاس کی گئیں ' مگر افسوس که هنوز روز اول هے' اور معلوم نهیں که کن وجوه کی بنا پر اسقدر صریح بے اعتنائی روا رکهی گئی هے -

(۲) معتمدیوں کی شکست کا جو واقعه ظهور میں آیا وه نهایت عجیب و غریب هے - عجیب تر یه که اس معامله میں ایک ایسي فوري تجویز اور ساتهه هي اسکے منظوري عمل میں لائی گئي جو بلاشبه کمیٹي اصلاح کي سب سے زیاده توجه اور تحقیق کے قابل هے -

(۳) اگر آپ آغاز قیام ندوه سے اسوقت تـک ندوه کے دستور العمل اور اُسکے نظام و اصول کار پر غور کرینـگے تو آپ کو نمایاں طـور پر معلوم هوجالیگا که کهاں تـک اسپر ایک پبلـک انسٹیٹوشن هونیکا اطلاق هوسکتا هے ؟ سچ یه هے که اپني نوعیت اور بناے اعتبار سے تو وه پبلـک انسٹیٹوشن کها جا سکتا هے لیکن عمل درآمد کے اعتبار سے وه محض چند اشخاص کي ملکیت نزاعي اور مجلس خانه ساز هے -

(۴) مجلس تعمیرات کے رکن هونے کي تو مجهکو بهي عزت حاصل رهي هے' مگر میں اپنے ذاتي تجربه کي بنا پر عرض کرسکتا هوں که جب تـک میں ممبر رها ' باوجود متواتر تحریري یاد دهانیوں کے کبهی ایک جلسه بهی کمیٹی تعمیرات کا منعقد نهیں هوا ' اور نه اسکے مصارف کے تفصیلی حالات کا علم پورے طور پر هوسکا - آخر کار میں مستعفي هونے پر مجبور هوا - میں اپنی حد تحقیق اور معلومات کی بنا پر کهه سکتا هوں که شاید اسوقت تـک کوئی حساب بهی شائع نهیں هوا هے' اور نه غالباً اسوقت تـک کوئی اسکا جلسه منعقد هوا هے - غور کیا جاے که دنیا میں اس سے بڑهکر بهی کسی پبلـک انجمن کیلیے بد نظمی اور خود مختاري هوسکتی هے که نه تو اسکا حساب کبهی شائع کیا جاے اور نه کبهی براے نام ممبروں کو جمع کیا جاے ؟

(۵) مختلف معطیوں نے جو روپیه بغرض تعمیر بورڈنـگ وغیره وقتاً فوقتاً دیا هے ' اسکے متعلق یه امر تحقیق طلب هے که آیا وه روپیه انهیں کاموں کے لیے محفوظ هے یا خلاف مرضي معطیوں کے اور خلاف قاعـده جلسهٔ انتظامیه نے صرف کیا گیا هے ؟ ایسا باور کرنے کے وجوه موجود هیں که جواب نفي میں هے -

(۶) سنا جاتا هے که دار العلوم کی تعمیر کا کام (جسکو ۴ سال گزر چکے هیں اور هنوز نا تمام هے) اب بهت آهستگي کے ساتهه جاري هے' مگر عملے کي تنخواهوں میں بلا ضرورت کثیر روپیه بدستور صرف هورها هے' اور چونکه محض شخصي اقتدار هے اسلیے کوئي پرسان حال نهیں -

(۷) مالي صیغه کي ابتري اخبارات میں شائع هوچکي هے' اور بابو نظام الدین صاحب جو ایک سرگرم رکن ندوه هیں' انکی رپورٹ قابل ملاحظه هے -

(۸) بورڈنـگ اور دار العلوم کي موجوده حالت اسقدر خراب هے که انسپکٹر صاحب مدارس جو حال میں معائنهٔ دار العلوم کیلیے تشریف لاے تهے ' اونهوں نے اسکو " خرگوش خانه " سے تعبیر کیا هے' اور اپني رپورٹ میں لکها هے که اگر ایسی هي خراب حالت رهي تو سرکاري اعانت زیاده دیر تـک قائم نهیں ره سکتي - ظاهر هے که اسکا اثر ندوه کے حق میں کسقدر مضر اور پبلـک میں کسقدر باعث بے وقعتي اور بد نامي هوگا ؟

(خـاتمه)

حضرات ! یه وه سرسري خرابیاں هیں که اگر انمیں سے دو چار بهي تسلیم کر لیجاریں تو وه فوري تدارک و اصلاح کے قابل هیں' اور اگر انکا بڑا حصه یا کلیة سب خرابیاں صحیح هوں تو اس سے زیاده داغ رسوائي قوم کے لیے کیا هوسکتا هے ؟ مجکو امید هے که آپ حضرات بست ساله روایات ندوه اور اسکے معتد به سرمایه کو حالت خطره میں رکهنا اور اسکا غارت هوجانا کبهي گوارا نه فرمارینگے' اور اپني اسلامی اور تعلیمی درسگاه کو تباهي و بربادی سے بچانے میں پوری کوشش سے کام لینگے : و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین - و العاقبة للمتقین -

باب التفســـیر

اســـاطیــــر الاولیـــن

[از جناب مولانا السید سلیمان الندوی پروفیسر ندوۃ العلماء]

یورپ جسطرح علم کا مخزن ہے وہ جہل کا بھی مرکز ہے' جس ذرہ سے اسکو اپنے ادعا میں کچھہ بھی فائدہ کی توقع ہونی ہے اسکو وہ پتھر کی چٹان نظر آتا ہے' اور جس پتھر کے چٹان سے اسکے شیشۂ ادعا کو ذرا بھی ٹھیس لگنے کا خطرہ ہوتا ہے وہ اسکو ذرہ سے بھی کم نظر آتا ہے - اوسکے نزدیک صحت واقعہ کا معیار دلائل کا ضعف و قوت نہیں ہے' بلکہ یہ ہے کہ اس واقعہ کی تسلیم و انکار سے اوسپر یا اوسکے حریف پر کیا فوائد و نقصانات مرتب ہونگے ؟

سر ولیم میور کو ینابیع القران (Sources of Alkoran) کا انگریزی میں ترجمہ کرتے ہوے اس ثبوت سے ایک خوشی محسوس ہوتی ہے کہ "قران مختلف ادیان و مذاہب کے خیالات و اعتقادات کا مجموعہ ہے" لیکن اس واقعہ کو اگر ہم یوں دہراتے ہیں کہ اوقات مختلفہ میں دنیا کے ہر گوشہ میں خدا کا ایک منادی اور داعی آیا' وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر (۳۵ - ۲۴) اور قران ان تمام منادیوں اور دعوتوں کا مجموعہ ہے: وانـہ لفی زبـر الاولین (۲۶ - ۱۹۶) تو دفعۃً ہم دیکھتے ہیں کہ یوروپین نصرانی کا سرخ و سفید چہرہ زرد پڑجاتا ہے کہ کہیں اس چٹان سے اوسکے نازک شیشۂ اعتقاد کو ٹھیس نہ لگ جاے -

مشہور مورخ گبن نے ایک موقع پر لکھا تھا :

" محمد کا مـذہب شک و شبہہ سے پاک ہے' اور قـران خدا کی وحدانیت پر ایک شاندار شہادت ہے - پیغمبر مکہ نے ' بتوں کی ' آدمیوں کی ' ستاروں کی اور سیاروں کی پرستش اس دلیل سے رد کردی کہ جو طلوع ہوگا وہ غروب ہوگا ' جو پیدا ہوگا وہ مریگا ' اور جو حادث ہوگا وہ فانی ہوگا ...... عقل کے اصول اول یعنی توحید کی تائید میں محمد کی آواز بلند ہوئی ' اور اوسکے پیرو مراکش سے ہندوستان تک ' موحدین " کے لقب سے ممتاز ہیں ' اور بت پرستی کا خوف اب محمد کے پیرووں سے بالکل دور ہے(۱) - (خلاصہ) "

ہمارے ایک نصرانی دوست اولیفنٹ سمیٹن - ایم - اے - (Oliphant Smeaton, M. A.) جنہوں نے تاریخ زوال روم کی تصحیح و تحشیہ کی تکلیف اٹھائی ہے' حقیقت و صداقت کے اس چٹان کو دیکھکر کانپ اٹھے' اور چاہا کہ اس اساس محکم اور بنیاد غیر متزلزل کو آلات جہل و افترا سے منہدم کردیں ' وانی لہـم التناوش مـن مـکان بعیـد -

ہمارا یوروپین نصرانی محقق' گبن کے ان منصفانہ الفاظ سے بیتاب ہوکر اس موقع پر حسب ذیل حاشیہ لکھتا ہے :

" گبن کا بیان محمد (صلعم) کے نظام مذہب اور اسکی جدت کی نسبت نہایت مہربانانہ ہے' حالانکہ محمد (صلعم) نے تو سادگی سے ایک نظام میں ان امور کو جمع کر دیا جو اوسکے چاروں طرف دماغوں میں پھیلے ہوے تھے- قریش خود محمد (صلعم) کو الزام دیتے تھے کہ اونکی تمام تعلیمات ایک کتاب سے ماخوذ ہیں جسکا نام " اساطیر الاولین" ہے ' جسکا چند مقامت میں قران میں ذکر آیا ہے' اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حشر و معاد کے واقعات پر مشتمل ہے "

(۱) تاریخ زوال روم ج ۵ ص ۲۳۶ '

اس غریب نصرانی کو کیا معلوم کہ اوسکے قلم سے جو حرف نکل رہا ہے وہ جہل و نامعلومی کا ایک دفتر ہے !

قران میں بیشک لفظ " اساطیر الاولین " متعدد مقامات پر آیا ہے ' لیکن تمکو کسنے بتایا کہ یہ ایک کتاب کا نام ہے ؟ اگر یہ استدلال صحیح ہے کہ قران میں کسی لفظ کا متعدد بار استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کسی قدیم کتاب کا نام ہے تو خود لفظ اسلام ' رسول اللہ ' اور صلوۃ کو کسی قدیم کتاب کا نام کیوں نہیں قرار دیتے کہ لفـظ اساطیر سے زیادہ تو یـہ الفـاظ قـران میں بار بار آے ہیں ؟

(اساطیر الاولین کی لفظی تشریح)

" اساطیر الاولین " " دو لفظوں سے مرکب ہے " " اساطیر " اور " اولین "

اساطیر ' اسطور کی جمع ہے جسکے معنی داستان اور قصہ کے ہیں " اولین " " اول " کی جمع ہے جسکے معنی گذشتہ' پہلے' اور اگلے کے ہیں- دونوں لفظوں کے مرکب معنی ہیں' اگلوں کے قصے' پہلوں کی کہانیاں ' گذشتہ اقوام و اشخاص کی داستانیں !

قال الراغب ما سطر الاولون فی الکتاب مـن القصص و الاحادیث قال الجوہری الاساطیر الاباطیـل الترہات قال السدی اساجیع اولین' قال ابن عبـاس احادیث الاولین و قال قتـادۃ کـذب الاولین و باطلہم -	امام راغب اصفہانی اساطیـر کے معنی لکھے ہیں ' پہلوں نے کتابوں میں جو قصے کہانیاں لکھیں' امام لغت جوہری کہتا ہے' اساطیر کے معنی " بیہـودہ اور خرافات باتیں " سدی کہتا ہے کہ اسکے معنی " اگلوں کے قوافی" ہیں ' ابن عباس فرماتے ہیں " اگلوں کی باتیں" اور قتادہ کہتے ہیں کہ " اگلوں کے جھوٹ اور کذب " اسکے معنی ہیں -

اور تعجب ہے کہ اسطور جو اساطیر کا واحد ہے کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے ایک یوروپین محقق نا آشنا ہو - کیا اوسنے اسی لفظ کو انہی معانی کے ساتھہ لاطینی اور جرمنی میں ہسٹوری (Historia) اور انگریزی میں ہسٹری (History) اور اسٹوری (Story) کی صورت میں نہیں پڑھا ہے اور گو پڑھا ہے اور یقیناً پڑھا ہے تو یہ کیا تعصب و عداوت ہے کہ قران کے اس لفظ کو اس معنی میں نہیں لیتے -

(اساطیر الاولین کی معنوی تشریح)

انسان کی فطرت یہ ہے کہ واقعات ماضیہ کی تاریخ ' اقوام فاتحہ کی سرگذشت' اور اشخاص گذشتہ کی داستان زندگی سے نہایت دلچسپی لیتا ہے ' اور اوس سے عبرت و نصیحت حاصل کرتا ہے - یہی سبب ہے کہ دنیا میں جس کثرت سے تاریخ اقوام اور سرگذشت اشخاص کی کتابیں پڑھی جاتی ہیں کسی دوسرے علم و فن کی کتابیں نہیں پڑھی جاتی ہیں - اسی بنا پر قران مجید میں بغرض اعتبار و استبصار نہایت کثرت سے اقوام ماضیہ کے اخبار تاریخی' اشخاص گذشتہ کے واقعات زندگی' اور ممالـک فانیہ کے حالات بقاؤ فنا بیان ہوے ہیں - کفار و ملحدین جو چشم بصیرت اور گوش اعتبار سے محروم تھے ' کہتے تھے کہ قران میں قصص پارینہ اور افسانہ ہاے کہنہ کے سوا اور کیا دہرا ہے ؟ قیامت ' معاد' اور حالات ماوراے مادہ کو بعید از عقل سمجھکر اونکو " داستان کہن " کے نام سے تعبیر کـرتے تھے - چنانچہ بہ ترتیب قران سب سے پہلی آیت جسمیں " اساطیر الاولین" کا لفـظ ہے' سورۃ انعام کی آیت ہے - جسکی شـان نـزول میں مذکور ہے :

قال ابن عبـاس حضر عنـد رسول الله صلعـم ابو سفيـان والوليـد بن المغيرة والنضر بن الحارث و عقبة و عتـبة وشيبة ابنا ربيعة و امية وابى ابنـا خلف والحـارث بـن عـامـر واستمعوا الى حديث الرسول صلعم فقـالوا لـلنضر ما يقول محمد - فقال لا ادري ما يقول لكني اراه يحرک شفتيه و يتكلم باساطير الاولين كالـذي كنت احدثـكم بـه عن اخبار القرون الاولى - قال ابوسفيان اني لارى بعض مايقـول حقـاً فـقـال ابوجهل كلا ' فانزل الله تعالى تلك الايه -

ابن عباس فرماتے هیں (شدید ترین کفار مکه) ابوسفیان ' ولید ' نضر ' عقبه ' عتبه ' شیبه ' امیه ' ابی اور حارث آنحضرت کے پاس آئے اور آپکا کلام سنا ' لوگوں نے نضر سے پوچها که محمد کیا کهتا هے ؟ اوسنے جواب دیا که یه تو میں نہیں جانتا که وہ کیا کهتا هے لیکن میں سمجهتا هوں کـه وہ لب هلاتا هے ' اور اگلوں کے قصے کهتا هے ' جسطرح میں تمکو گذشتوں کے قصے بیان کیا کرتا تها - ابو سفیان نے کہا که محمد جو کہتـا هے اسمیں سے بعض باتیں تو سچی معلوم هوتي هیں - ابو جهل نے کہا هرگز نہیں اس واقعـه پر یه آیت نازل هوئي -

خود اون آیات پر غور کرنا چاهیے جن میں یه الفاظ آے هیں -

(اساطیر الاولین کے مواقع)

قرآن مجید میں یه لفظ نو جگهه آیا هے ' لیکن هر جگهه اون معانی کے سوا جو هم نے بیان کیے هیں کوئی اور معنی نہیں بن سکتے ' چه جائیکه کسي کتاب کے نام کی طرف اشارہ هو - هم اُن تمام آیتوں کو نقل کرتے هیں :

(۱) یقول الذین کفروا ان هذا الا اساطر الاولین-

(۱) کافر کهتے هیں که یه (قرآن) تو صرف اگلوں کی کهاني هے-

(۲) و اذا تـتـلـى عليهم آياتنـا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ان هذا الا اساطير الاوليـن (۸ - ۳۲)

(۲) جب اونکو هماري آیتیں پڑهکر سنائی جاتی هیں تو کهتے هیں هم سن چکے ' اگر هم چاهتے تو هم بهي ایسا کهه سکتے ' یه تو صرف اگلوں کي کهاني هے -

(۳) و اذا قيل لهم ماذا انزل ربكم ' قالوا اساطير الاولين - (۱۶ - ۲۶)

(۳) ان منافقین سے جب پوچها جاتا هے که تمهارے خدا نے کیا نازل کیا تو کهتے هیں وهی اگلوں کی کهانیاں -

(۴) قالوا اذا متنا وكنا ترابا و عظاما ء انا لمبعوثون لقد وعـدنا نحـن و آباؤنا ' هـذا من قبل ' ان هذا الا اساطـيــر الاوليـــن - (۱۳ - ۸۵)

(۴) (حیرت سے) کهتے هیں که کیا جب هم مرجائینگے اور مرکر صرف مٹي اور هڈي رهجائینگے ' تو کیا هم پهر اُٹهاے جائینگے ' یه تو هم سے اور اس سے پہلے همارے بزرگوں سے بهي کہا گیا تها - یه کچهه نہیں یه خیالات تو صرف پرانے لوگوں کی قصه کهانی کي باتیں هیں-

(۵) قال الذين كفروا ان هذا الا افك افترا به و اعانه عليه قوم آخرون ' وقالـوا اساطير الاولين اكتبتها ' فهى ' تملى عليـه بكرة و اصيـلا (۲۵ - ۶)

(۵) کافر کهتے هیں که یهه قرآن اختراع هے ' خدا کي طرفسے نہیں ' محمد نے خود گڑها هے ' اور کچهه دوسرے لوگوں نے اسکو مدد دي هے ' اور وہ یهه بهي کهتے هیں که یه تو پہلوں کي کهانی هے جسکو محمد نے لکها لیا هے اور صبح و شام اوسکو پڑهکر سنایا جاتا هے -

(۶) و قال الذين كفروا ء إذا كنا ترابا و آباء نا ائنا لمخرجون ' لقـد وعـدنا هـذا نحـن و آباؤنا من قبل ' ان هذا الا اساطير الاولين - (۲۷ - ۷۰)

(۶) کافر کهتے هیں که کیا جب هم اور همـارے اسلاف مٹی هو جائینگے ' هم پهر قبر سے نکالے جائینگے ؟ یه تو هم سے اور هم سے پہلوں سے یهي وعدہ کیے گئے تهے ' کچهه نہیں ' یه تو صرف اگلوں کي کهاني هے -

(۷) والذي قال لوالديه أف لكمـا ' اتعدانني ان أخرج ' وقد خلت القرون من قبلى و هما يستغيثن الله ويلک آمن ' ان وعدالله حق ' فيقول ما هذا اساطير الاولين ' اولئک الذين حق عليهم القول (۴۶ - ۱۶)

(۷) جس کافر بیٹے نے اپنے مسلمان ماں باپ کو جهڑک کر کہا ' کیا تم دونوں اسکا مجهسے وعـدہ کرتے هو که قبـر سے اُٹهایا جاؤنگا ' مجهسے پہلے کتني قومیں گذر گئیں ' (اور اونـکا نشان بهـي نہیں) اوسکے ماں باپ اوسکـو خدا کا واسطه دیکر کہا که اے بد بخت ایمان لا ! خدا کا وعدہ سچا هے ' بیٹا کهتا هے ' که یه صرف پرانے لوگوں کي کهانی هے ' یهي وہ لوگ هیں جنپر خدا کا عذاب واجب هوچکا -

(۸) ولاتطع كل حلاف مهين - هماز مشاء بنميم ' مناع للخير معتد اثيم ' عتل بعد ذلک زنيم ' ان كان ذا مال و بنيـن ' اذا تتلـى عليـه آياتنـا قال اساطيــر الاولين (۹۸ - ۱۵)

(۸) تو انکي اطاعت نکر جو ذلیل هیں اور قسمیں بهت کهایا کرتے هیں ' جو عیب جو اور غماز هیں جو اسلیے که صاحب فرزند و مال هیں ' نیکي سے لوگوں کو روکتے هیں ' جو حد سے متجاوز هیں ' جو گنهگار هیں ' اور جو بد نهاد و بد اصل هیں ' اونکو جب هماري آیتیں پڑهکر سنائي جاتی هیں تو (بے پروائي سے) کهتے هیں که یهه اگلوں کي کهانیاں هیں -

(۹) ومايكذب به الا كل معتد اثيم ' اذا تتلى عليه اياتنا قال اساطير الاولين (۸۳ - ۱۳)

(۹) قرآن کي تکذیب وهي کرتے هیں جو ظالم اور گنهگار هیں ' اونکو جب هماري آیتیں پڑهکر سنائي جاتي هیں تو کهتے هیں که اگلوں کي کهانیاں هیں -

(خـــلاصـــه)

قران مجید کي ان آیات کریمه سے صاف ظاهر هوتا هے که اساطیر کسی کتاب دیني کا نام نہیں هے ' جس سے قران ماخوذ هو ' بلکه کفار کا اس سے مقصود کهیں تو یه هے که اسمیں قصے اور کهانیوں کے سوا اور کچهه نہیں ' اور کهیں یه مقصود هے که قیامت معاد اور حیات بعد الموت ' کچهه معقول بات نہیں - صرف اگلوں کی بیهودہ کهانی هے - جس پر پرانے لوگ اپني بیوقوفي سے یقین رکهتے تهے -

بد قسمتي دیکهو که یه بعینه وهي اعتقاد فاسد هے جو کبهي کفار کا تها ' اور آج ان مسلمان متفرنجین کا هے جو قیامت کے دن پر یقین نہیں رکهتے ' جو خدا کے ظهور جلال کے منکر هیں ' جو اعمال کے مواخذہ سے بے پروا هیں ' مرنے والو ! کیا موت تمهیں کبهي نه آئیگي ؟ هاں ایک بار آئیگي ' جسکے بعد تمکو زندہ چهوڑ کر پهر کبهی نه آئیگي :

قد خسر الذين كـذبوا بلقاء الله حتى اذا جاءتهم الساعة بغتـة ' قالوا ياحسرتنا علي مافرطنا فيه ' يحملون اوزارهم على ظهـورهم ' الا ساء ما يزرون ' و ما الحيوة الدنيا الا لعب ولهـو ' و لالدار الاخرة خير الذين يتقون ' افلا تعقلون (انعام ركوع ۳)

جو قیامت کے منکر هیں وہ یقیناً نقصان اُٹهائینگے - جب نا گهاں وہ گهڑي آجائیگي تو حسرت سے کهینگے ' اس گهڑي کي نسبت هماري سست اعتقادي پر افسوس (خاموش ! که اب افسوس و حسرت کا وقت نہیں) آج اونکي پشت گناہ کے بوجهه سے گراں هے - کیا برا بوجهه هے - مغرورو ! تم جس دنیا کي زندگي پر مغرور هو اوسمیں لهو و لعب کے سوا اور کیا دهرا هے - دار آخرت نیـک لوگوں کیلیے بهترین محل اقامت هے ' نادانوں ! کیا نہیں سمجهتے ؟

وثائق و حقائق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

[اثر ادیب فاضل خواجه ابو العلاء ندوي]

(مترجم از نوا لیمج)

(۱)

غالباً همیشه سے ارباب تفکر کو یه شک هے که هم (نوع انساني) جسقدر بڑے معلوم هوتے هیں' اس سے زیاده بڑے هیں - یه خیال اولاً تو همارے قدرتي غرور' اور اگر اسکی تعبیر نرم و عنایت آمیز الفاظ میں کي جاے تو هماري امیدوں ' خواهشوں ' اور حوصلوں کي خوشامد کرتا هے - اسکے علاوه یه ایک مهمان نواز پناه گاه هے - جهاں مصائب و شدائد کے وقت ' جو هماري پابندیوں کا نتیجه هیں ' همیں بکثرت هوا اور وسیع گنجایش ملتي هے -

اس خیال کا اظهار گونه گونه شکلوں میں بهت سے مواقع پر هوا هے - انجیل میں انسانوں کا ذکر خداوند کي حیثیت سے کیا گیا هے - مسیحي متکلمین نے خدا اور انسانوں کو ملا دیا هے ' اور پهر نه صرف کسي فقید المثال موقع پر بلکه هر جگه - افلاطون کي "جمهوریت" میں روح انساني آسماني سلطنتوں سے آتي هے' اور دریاے لیتهي (Lethe یوناني میتهولوجي میں ایک دریا هے' جو شخص اس دریا کا پاني پیتا هے اسکے حافظے سے تمام باتیں محو هو جاتي هیں) اسکا پاني پیکر اپنے تمام گذشته تجربات کو بهول جاتا هے -

یه نظریه هندوں کے یهاں بعض تعلیمات سے بهت مشابه هے -

اس خیال کي موجوده بلند پایه تعبیر وه هے جو وردس ورتهه نے Words worth اپنے قصیدے (ode) میں کی هے - چنانچه وه کهتا هے :

هم خدا کے پاس سے آئے هیں جو همارا گهر هے ' نه بالکل فراموشی کے عالم میں اور نه همه تن عریانی کي حالت میں بلکه عظمت و شان کے بادل اپنے پیچهے کهینچتے هوے -

یهي شاعر ایک اور سانت کو (انگریزي نظم کی ایک قسم هے) اس کثیر الاستشهاد فقره پر ختم کرتا هے " هم محسوس کرتے هیں که اپنے آپ کو هم جسقدر بڑا سمجهتے هیں اس سے زیاده بڑے هیں"

اب تک یه خیالات فلاسفه ' شعرا ' اور انبیا کي قلمرو میں داخل سمجهے جاتے تهے' مگر گذشته ربع صدي یا اس سے کم و بیش عرصه میں انهوں نے ارباب علم (سائنس) کي توجه پر استحقاق کے دعوي پر دعوے کیے هیں' اور اس باب میں انهیں ایسے واقعات سے مدد پر مدد ملي هے جو اصلي هیں اور علمي (سائنٹفک) طور پر مشاهده میں آئے هیں -

(۲)

اگر درحقیقت همارے اندر کوئي ایسي جسماني یا دماغي شے هے جو همارے روح یا نفس سے خارج هے جیسا که همیں خود آگهي (Self consciousness) کي حالت میں محسوس هوتا هے تو اسے هم کیونکر دریافت کرسکتے تهے ؟

یه ایک سوال هے جس کا جواب گونه گوں واقعات کا ذکر اور پهر ان سے نتائج مستنبط کریگا -

(احساس مخفي)

اگر ایک چهوٹی سي مکهي همارے هاتهه کی پشت پر چلتي هے تو اسکي رفتار همارے احساس میں کسي قسم کا هیجان پیدا نهیں کرتي' بلکه اسکي رفتار محسوس تک نهیں هوتي - لیکن اگر ایک کے بجاے چهه هوں تو وه همیں ضرور محسوس هونگي - تو گویا " لاشے " جب چهه گونه هو تو اس سے " شے " پیدا هو جاتي هے یا یوں کهیے که احساس کي ایک مقرره مقدار ایک محرک سے پیدا هوتي هے ' لیکن جب اس محرک میں سے پانچ سدس (چهٹا حصه) کم کرلیے جائیں تو احساس کے ایک سدس باقي رهنے کے بجاے کچهه بهي نهیں رهتا -

بالفاظ دیگر ایک دهلیز هے بظاهر اس دهلیز کے نیچے ایک محرک کوئي احساس پیدا نهیں کرتا ' لیکن همارا قیاس هے که یه محرک گو " محسوس" احساس پیدا نه کرسکے' مگر ایک غیر محسوس اور مخفي احساس (Sublimnal Sens atior) ضرور پیدا کرتا هے -

هم میں کوئي ایسي شے ضرور هے جو ایک مکهي کو بهي محسوس کرتي هے گو معمولي نفس اسے محسوس نهیں کرتا - یه شے خواب مقناطیسي کے مختلف تجربات سے ظاهر هوئي هے جسمیں بقول پروفیسر جیمس (Prof. James) اشیاء سطح عام پر آجاتي هیں - (پروفیسر موصوف کے خاص الفاظ "on tap" هیں) " آگهي " (Consciousness) ایک اسپیکٹرم بینڈ هے (Spectrum-band ایک آله هے جسمیں نور کے وه الوان منتشر بهي آجاتے هیں ' جنکو یوں نظریں نهیں دیکهسکتیں) جسطرح روشني کي بهت سي ایسي شعاعیں هیں جنکو آنکهیں نهیں دیکهسکتیں' اسیطرح بهت سے احساسات هیں جن سے معمولي طور پر هم آگاه نهیں هوتے' مگر روشني کي ان غیر مرئي شعاعوں کي طرح وه بهي اس احساسات کے اس اسپیکٹرم بینڈ (احساس مخفي) میں اتر آئے هیں -

(ادراک مخفي)

ادراک مخفي (Sublimnal Intellection) کے لیے بکثرت شهادت موجود هے - اس میں تو شک هي نهیں که هم میں ایک ایسي قوت موجود هے جو " معمولی آگهي " کي محض لا علمي میں سونچتي هے ' دلائل قائم کرتي هے ' اور پهر انکے نتائج نکالتي هے - اس نقطه بحث کے متعلق ڈاکٹر برممیویل (پورا نام Dr. J. Milne Braunwel) هے) کے تجربات سب سے زیاده حیرت انگیز هیں - ڈاکٹر موصوف نے اپنے معمولوں کو حکم دیا که وه فلاں کام اپنے خواب سے بیدار هونے کے اتني دیر کے بعد کریں - مثلاً یه که کاغذ کے ایک پرزے پر چیلک بنالیں - بیداري کي معمولی حالت میں تو معمول کو حکم کا ذرا بهي علم نه تها مگر ایک مخفي طبقه دماغ (Mental stratum) اس سے باخبر تها ' اور وقت مقرره کا انتظار کررها تها - جب اسے محسوس هوا که وقت مقرره آگیا هے تو اس نے معمول سے وه حکم پورا کرالیا - وقت مقرره کي مقدار منٹوں سے لیکر مهینوں تک تهي - مثلاً ایک دفعه ڈاکٹر موصوف نے اپنے ایک معمول سے کہا که تمهیں فلاں وقت یه معلوم هوگا که جیسے کاغذ کے پرزے پر چیلک بنانے کے لیے کوئي مجبور کررها هے اور تم بناوگے - اسکے ساتهه انهوں نے وقت بهي بتادیا - چنانچه انهوں نے

کہا کہ یہ واقعہ ۴۴ گھنٹے اور ۲۸۸۰ منٹ پر ہوگا - یہ وقت کا تعین بھی منجملہ اسباب اصلیہ کے ہے - یہ حکم اٹھارویں دسمبر دوم شنبہ کو ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر دیا گیا تھا ' اور اکیسویں دسمبر کو ٹھیک ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر اسکی تعمیل ہوئی - دوسرے تجربوں میں ۴۴۱۷ ' ۸۶۵۰ ' ۸۷۰۰ ' ۱۱۴۷۰ ' ۱۰۰۷۰ منٹ کی مدت مقرر کی گئی تھی - ان تمام احکام کی تعمیل عین وقت پر ہوئی -

ہم میں سے اکثر اشخاص کی طرح معمول بھی بیداری کے عالم میں اس قابل نہ تھا کہ وہ دماغی طور پر حساب لگا کے معلوم کرسکتا کہ یہ مدت کب ختم ہوگی ؟ مگر طبقۂ خواب مقناطیسی (Hypnotic stratum) اس قابل ضرور تھا ' اور وہ اس امر کی ضمانت کرسکا کہ جونہی وقت مقررہ آلیگا ' فوراً حکم کی تعمیل ہوجائیگی - ایک تجربہ میں یہ وقت رات کو آیا ' معمولہ نے (اس تجربہ میں معمول ایک عورت تھی) ٹھیک اسی وقت چیلک کا نشان کاغذ کے ایک پرزے پر بنایا جو اسکے پلنگ کے پاس پڑا تھا - بظاہر وہ اسوقت بیدار نہیں ہوئی کیونکہ جب وہ اٹھی ہے تو اسے چیلک بنانا یاد نہ تھا (۱)

اس بنا پر ہم کہسکتے ہیں کہ صرف یہی نہیں کہ نفس کا ایک ایسا مخفی حصہ ہے جو حساب لگا سکتا ہے ' بلکہ یہ حصہ عالم بیداری کی " معمولی آگہی " سے بہتر حساب لگا سکتا ہے -

یہی نتیجہ حساب کے عجیب و غریب سوالات کے حل پر غور کرنے سے نکلتا ہے - بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان عجیب المواھب اشخاص نے (یعنی وہ لوگ جنہیں قدرت نے عجیب و غریب دماغی قوی عطا کیے ہیں) چند سکنڈ کے اندر ایسے سوالات حل کردیے ہیں جن کے آگے معمولی تعلیم یافتہ اشخاص کی عقلیں خیرہ رھجالیں اور متوسط درجہ کے حساب داں کو بھی انکے حل میں کاغذ ' پنسل ' اور جلد جلد حساب لگانے کے باوجود نصف گھنٹہ لگے - تاھم یہ عجائب المخلوقات لوگ (جنکا وجود خلقت انسانی کی عبارت میں بطور جملۂ معترضہ کے ہے) جیسے بکسٹن (Buxton) داس (Dase) ماینڈیو (Mandeux) ذرا نہیں بتا سکتے کہ وہ کیونکر اسقدر جلد حساب لگا لیتے ہیں ؟ کیونکہ وہ جو کچھہ کرتے ہیں دانستہ نہیں کرتے بلکہ سوالات کو اپنے نفس کے اندر اترنے دیتے ہیں اور اسکے بعد اندر سے جواب کے آنے کے منتظر رہتے ہیں - یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ پلم پڈینگ کو (ایک قسم کا انگریزی کھانا ہے) گرم چشمہ میں جوش دینے کے لیے رکھیے ' یا بکری کے بچے کو چکا کو مشین میں ڈالیے کہ اندر جاتا ہوا تو بکری ہے مگر نکلتا سنبوسا ہے ! درمیان کی تمام کار روائی ہم سے پوشیدہ رہتی ہے - علی ھذا حساب بھی " معمولی آگہی " کی دھلیز کے نیچے ہی لگتا ہے !

(حافظۂ مخفی)

تجارب خواب مقناطیسی کے نتائج ' اور شکستہ شخصیتوں کے تشخیصی حالات کا مطالعہ اس امر کے اثبات کے لیے کافی ہے کہ معمولی حافظے سے حافظۂ مخفی (Sublimnal-memory) کا وسیع تر ہونا سوال کی سرحد سے باہر ہے -

بہت سی باتیں جو ہم " بھول جاتے ہیں " معلوم ہوتا ہے کہ سرک کے " دھلیز " کے نیچے آ رہتی ہیں ' اور اسطرح گو ہماری " معمولی آگہی " کے لیے وہ " گم شدہ " ہوجاتی ہیں مگر خواب مقناطیسی کی ان تک رسائی ممکن ہوتی ہے - یا یوں کہیے کہ عالم خواب میں جب خود " آگہی " غالب اور دوسرے طبقات نفس

[۱] دیکھو روداد سوسائیٹی فور فزیکل ریسرچ صفحہ ۱۸۵

برسر کار ہوتے ہیں تو یہ " گم شدہ " چیزیں پھر واپس آجاتی ہیں - یا پھر وہ لوح صغیر (Planchette) (۱) کی ایک غیرارادی Automaic (۲) تحریر کی صورت میں منتقل ہوجاتی ہیں - چنانچہ حال کے ایک واقعہ میں جسکی اطلاع سوسائٹی فور فزیکل ریسرچ کو دی گئی ہے ' ایک کاتب غیر ارادی (Automist) اور ایک " روح " سے سلسلہ مخابرات تھا جو اپنے آپ کو (Blanche Pnoyings) کہتی تھی ' اور بہت سے ایسے تاریخی واقعات کی تفصیل بیان کرتی تھی جس سے یہ شخص خود واقف نہ تھا - بعد کو معلوم ہوا کہ یہ روح ایک ناول کا کیریکٹر ہے جسے عرصہ ہوا اس لکھنے والے نے پڑھا تھا ' اور یہ تمام تفصیل اسمیں موجود تھی - یہ شخص اس کو بھول گیا تھا مگر وہ سرک کے " دھلیز " کے نیچے آگئی تھی - مخفی طبقات نے انہیں محفوظ رکھا تھا اور جب ایسا سوراخ کیا گیا جو آگہی کی بالائی سطح سے پار ہوگیا (یعنی " آگہی " کا پردہ بیچ سے ہٹ گیا) تو پھر ان طبقات نے اسے غیر ارادی تحریر کے ذریعہ حاضر کردیا !

(جذبات کا ہیجان مخفی)

جذبات کا مخفی ہیجان (Sublimnal Emotion) بھی ایک حقیقت ہے اگرچہ شاید بہت کم قابل ثبوت ہے - ضروری شہادت کی ایک دلچسپ مثال وہ واقعہ ہے جو چند دن ہوے مسز ویرل کو غیر ارادی تحریر کے ایک تجربہ میں پیش آیا تھا - (مسز ویرل کمبرج میں السنۂ قدیمہ کی خطیبہ یعنی کلا سکل لیکچرر ہیں اور (Pausanias) کی مترجمہ ہیں - انکے متوفی شوہر انگریزی پروفیسر شپ موسومہ باسم بادشاہ ایڈورڈ ہفتم پر مامور تھے) مسز موصوفہ جب اپنی نیم آگہی (Semi-cansciousness) کے عالم سے نکلیں جسمیں کہ وہ بلا ارادہ (Automacically) لکھہ رہی تھیں تو باوجودیکہ انکے جذبات میں خبردارانہ ہیجان (Conscious emotion) نہیں ہوا تھا ' مگر پھر بھی انکے رخسارے سرشک آلود تھے - امتحان

[۱] جاندار اور بیجان چیزوں میں ایک وجہ امتیاز یہ ہے کہ جاندار چیزوں کے کام ارادہ اور علم کی حالت میں ہوتے ہیں - لیکن بیجان چیزوں کے کسی ایک کام میں بھی ارادہ یا علم کو دخل نہیں ہوتا - فونو گراف اور انسان ' دونوں بولتے اور دونوں کی گفتگو معنی خیز اور قابل فہم ہوتی ہے ' اور بعض بہتر قسم کے فونو گرافوں کی تو یہ حالت ہے کہ اگر سننے والے کو معلوم نہ ہو کہ فونو گراف بج رہا ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ کوئی انسان بول رہا ہے - مگر انسان کے بولنے میں علم و ارادہ کو دخل ہوتا ہے اور فونو گراف کے بولنے میں نہ ارادہ ہوتا ہے اور نہ علم - اسی لیے ایک آھن گویا اور دوسرا صرف آھنگ ساز ہے -

لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنی اس مزیت سے علحدہ ہوجاتا ہے - وہ سب کچھہ وہی کرتا ہے جو پہلے کرتا تھا ' مگر اسکی اس حالت کے تمام حرکات و سکنات کا شمار ایک جاندار کے حرکات و سکنات میں نہیں ہوتا - وہ اسوقت بالکل ایک مشین کی طرح ہوتا ہے جو کو ایک جاندار کی طرح کام کرتی ہے مگر زندگی کی اصلی مزیت یعنی علم و ارادہ سے محروم ہوتی ہے -

کچھہ انسان ہی کی خصوصیت نہیں - یہ حالت دوسرے جانداروں کی بھی ہوتی ہے - کوئی جاندار شے جب اس حالت میں ہو تو اسکو (Automaton) کہتے ہیں اور اس حالت کے حرکات و افعال کو (Automatic) - آٹو میٹن کا لفظی ترجمہ خود رو ہے لیکن ہماری زبان میں خود رو دوسرے معنی میں مستعمل ہے - عربی میں آٹو میٹن کا ترجمہ متحرک بلا ارادہ ہوا ہے - ایسی حالت میں آٹو میٹک کا ترجمہ غیر ارادی کیا جاسکتا ہے -

[۲] یہ ایک فرانسیسی نژاد لفظ ہے جسکے لغوی معنے چھوٹا سا تختہ ہیں اصطلاح میں ایک خاص قسم کی تختی کو کہتے ہیں - یہ ایک قلب نما یا مثلث کا تختہ ہوتا ہے - اسکے نیچے تین پائے ہوتے ہیں - ان پایوں میں دو پہیے لگے ہیں اور ایک نوکدار پنسل - جب پنسل کے بالائی سرے پر ھاتھہ رکھا جاتا ہے تو طرح چلنے لگتی ہے گویا از خود چل رہی ہے - پنسل کی رفتار سے نیچے کے نقوش بنتے جاتے ہیں - خواب مقناطیسی کے معمول کو یہی تختی دی عربی میں اسکا ترجمہ " لوح صغیر " ہوا ہے جو اصل لفظ کا بعیدہ ترجمہ

احرار اسلام

الحرية في الاسلام

حریت اور حیات اسلامی

قرآن حکیم کی تصریحات

مسلمانو ! تم انصاف پر قائم اور (زمین میں) خدا کے گواہ رہو ' گو یہ گواہی خود تمہارے اپنے نفس یا والدین یا عزیز و اقارب کے خلاف ہی کیوں نہو -	یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء)

اگر یہ سچ ہے کہ قومی زندگی کی جان اخلاق ہے تو یہ بھی سچ ہے کہ اخلاق کی جان حریت رائے ' استقلال فکر ' اور آزادی قول ہے - لیکن اخلاق ملی کی یہ روح مہالک و خطرات کی موت سے گھری ہوئی ہے : حفت الجنة بالمکارہ - اس آب حیات کے حصول کیلیے زہر کا پیالہ بھی پینا پڑتا ہے : الموت جسر الی الحیاۃ !

قوم کے نظام اخلاق و نظام عمل کیلیے اس سے زیادہ کوئی خطرناک امر نہیں کہ موت کا خوف ' شدائد کا ڈر ' عزت کا پاس ' تعلقات کے قیود ' اور سب سے آخر قوت کا جلال و جبروت ' افراد کے افکار و آرا کو مقید کردے - انکا آئینۂ ظاہر ' باطن کا عکس نہو ' انکا قول انکے اعتقاد قلب کا ترجمان نہو ' انکی زبان انکے دل کی سفیر نہو - یہ وہی چیز ہے جسکو اسلام کی اصطلاح میں " نفاق " اور " کتمان حق " کہتے ہیں اور جس سے زیادہ مکروہ اور مبغوض شے شریعت اسلام کی نظر میں کوئی نہیں - اسلام کی بے شمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیۃ کبری یہ ہے کہ اسکی ہر تعلیم موضوع بحث کے تمام کنساروں کو محیط ہوتی ہے - ہم نے توراۃ کے اسفار دیکھے ہیں ' زبور کی دعائیں پڑھی ہیں ' سلیمان (ع) کے امثال نظر سے گذرے ہیں ' یسوع کی تعلیمات اخلاقیہ کے رقعے سنے ہیں - ہم نے ان میں ہر جگہ خاکساری ' انکساری ' تحمل ظلم ' درگذر ' تسامح اور عفو و لسوم کے ظاہر فریب کی سراب صفت مناظر کا تماشا دیکھا ہے ' لیکن کیا ان میں اس اصول اخلاق کا بھی پتہ لگتا ہے جو قوموں میں خود داری ' سربلندی ' اور حق گوئی کا جوہر پیدا کرتے ہیں ؟

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۳ کا]

کرنے پر معلوم ہوا کہ تحریر میں جو دوستوں کا مسئلہ ہے جنہیں نہایت خطرناک حالت میں موت آگئی تھی - لیکن خود مسز ویرل نے جب تک اپنی تحریر نہیں پڑھی ' اسوقت تک وہ اسکے مضمون سے واقف نہ ہوئیں - اس سے ظاہر ہے کہ نفس کا ادنی حصہ صرف یہی نہیں کرتا کہ خبردارانہ ہدایت Conscious directions کے بغیر سوالات ' پاک کرتا ' اور انگلیوں کو کھینچتا ہے ' بلکہ بغیر اسکے کہ نفس (کہ Conscious mind) کو سبب معلوم ہو ' وہ آنکھوں سے آنسو کے دریا بھی بہادیتا ہے ! (منشور رولنگ سوسائٹی (فورٹنائٹلی ریویو) ۲۰ صفحہ ۱۵) (باقی آیندہ)

جنکی نظر میں بمقابلۂ حق ' آقا و غلام ' بادشاہ و گدا ' عالم و جاہل ' قریب و بعید ' اور سب سے بڑھکر یہ کہ خود اپنا نفس اور غیر ' سب برابر نظر آتا ہے ؟ جنکی راستگوئی ' حریت پسندی ' اور حق پرستی کی عروۃ الوثقی کو نہ تو تلوار کاٹ سکتی ہے ' نہ آگ جلا سکتی ہے ' اور نہ مصیبت و خوف کا تیر توڑ سکتا ہے ؟

انہوں نے اس مضبوط قبضہ کو پکڑا ہے جسکے لیے کبھی ٹوٹنا ہے ہی نہیں -	فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لها (بقرہ)

اسلام ایک طرف مسلمانوں کی تعریف یہ بتلاتا ہے کہ :

مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہونچے -	المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ (بخاری)

دوسری طرف مسلمانوں کی حقیقت یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر خدا و شیطان ' حق و باطل ' معروف و منکر ' اور خیر و شر کا مقابلہ ہو تو وہ رضاے خدا ' نصرت حق ' امر معروف ' اور دعوت خیر کیلیے :

اسمان کے نیچے کی کسی ہستی کی پروا نہیں کرتے !	لا یخافون لومة لائم (مائدہ)

حریت سرا سر مظہر میں حق کا ٹھکانا صرف ایک مسلمان ہی کا سینہ ہونا چاہیے ' لیکن کیا بد بختی ہے کہ آج ہمارے سینے باطل کا نشیمن ' ہمارے دل نفاق کا مامن ' اور ہمارا باطن اخفاے حق کا ملجا بنگیا ہے ' حالانکہ ہم وہی ہیں جنھیں حکم دیا گیا تھا کہ :

دنیا میں خدا کے گواہ رہیں -	کونوا قوامین بالقسط شهداء لله (نساء)
انکا قول و عمل ہمیشہ برابر ہو :	لم تقولون ما لا تفعلون ؟
انکا دل اور زبان ہمیشہ ایک ہو ' جنکو خدا کے سوا کوئی ہستی مرعوب نہیں کرسکتی -	تخشی الناس و الله احق ان تخشاہ

(تسامح اور قبول حق)

عفو و درگذر ' عیب کو چھپانا ' خطاؤں سے چشم پوشی کرنا ' نہ شبہہ ایک بہترین وصف ہے ' لیکن اگر کسی شہر کی پولیس کی مسامحانہ اخلاق پر عمل شروع کردے یا بڑے بڑے مجرموں کی طاقت سے مرعوب ہوکر اپنے فرائض میں کوتاہی کرے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تھوڑے ہی دنوں میں نظام و امن درہم و برہم ہوجائیگا ' اور معمورۂ شہر مدنی کا تعمیر بن جائیگا - ہر آزاد رائے اور ہر ایماندار انسان خدا کی آبادی کا کوتوال ہے - اسکا فرض ہے کہ ہر غلط رو کو روکدے ' ہر خطاکار کو ٹوکدے ' اور حمایت حق و نصرت خیر کیلیے ہمہ تن آمادہ رہے تاکہ حق و باطل کے جور و ستم سے اور نور ظلمت کے حملہ سے محفوظ رہے ' اور سوسائٹی کا شیرازہ نظام منتشر نہو جائے -

شریعت اسلامیہ نے اسی خاص فرض کا نام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر قرار دیا ہے ' اور ملت اسلامیہ کا خاص وصف یہ بیان کیا ہے کہ :

تم بہترین قوم ہو جو دنیا میں لوگوں کیلیے نمونہ بنائی گئی - اچھی باتوں	کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف

و تنهون عن المنکر	کي هدايت کرتے هو اور بري باتوں سے منع کرتے هو -
ولتکن منکم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف و ينهون عن المنکر و اولئك هم المفلحون (آل عمران)	تم ميں ايک گروہ ايسا هونا چاهيے جو لوگوں کو نيکي کي دعوت دے' اچهي باتوں کي هدايت کرے' بري باتوں سے روکے' اور يهي گروہ کامياب هے -

(ايک شبهه کا ازاله)

غلط هے جو يه سمجهتے هيں که صداقت اور حقگوئي' امر بالمعروف اور نهي عن المنکر' دعوت الى الخير اور منع عن الشر کے سلسله ميں اگر دوسروں کے حرکات و افعال کا نقد کيا جاے تو وہ اوس تجسس احوال غير کا ملزم هوگا جسکو قران نے منع کيا هے :

يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا کثيرا من الظن ان بعض الظن اثم - ولا تجسسوا ولايغتب بعضکم بعضا - ايحب احدکم ان ياکل لحم اخيه ميتاً فکرهتموہ ؟ واتقو الله - ان الله تواب رحيم (حجرات)	مسلمانو ! بهت بدگمانياں کرنے سے اجتناب کيا کرو ! دوسروں کے حالات کي جاسوسي نکيا کرو' ايک دوسرے کي پيچهے ميں بدگوئي نه کرو ! کيا تم پسند کرتے هو که کسي بهائي کي لاش پڑي هو اور تم اوسکا گوشت نوچ نوچ کهاؤ ؟ کيا تمکو گهن نه آئيگي ؟ خدا کا خوف کرو که خدا توبه قبول کرنے والا اور رحمت والا هے -

ليکن اس سے مراد وہ شخصي حالات هيں جو امور دين اور مصالح ملت ميں موثر نهوں' ورنه فريضۂ امر معروف اور نهي منکر کيليے کيا چيز باقي رهجاليگي ؟ اور معاشرت کي اصلاح' معائب کے ازاله' اور منکرات کے ابطال کيليے کونسا هتيار همارے پاس هوگا ؟ اگر همارے عظماے محدثين حديث ميں رواة کے معائب و اخلاق کي تنقيد نکرتے اور حق کے مقابله ميں بڑے بڑے ارباب عمائم اور جبا برۂ حکومت کے زور و قوت سے مرعوب هوجاتے تو کيا آج همارے پاس اقوال حقه کے بجاے صرف روايات کا ذبه کا ايک ڈهير نهوتا ؟

اس سلسله ميں همکو يه بهي بالا علان کهنا چاهيے که سب سے پهلی هستي جس سے سب سے پہلے محاسبه کرنا چاهيے' جسکے افعال کي سب سے پہلے تنقيد کرني چاهيے' جسکے معائب کي سب سے پہلے مذمت کرني چاهيے' وہ خود اپني هستي هے - بهادر وہ نهيں هے جو ميدان قتال ميں دشمن سے انتقام لے - جب تم کسي دوسرے کي اخلاقي صورت کي هجو کر رهے هو تو ذرا اپنے دل کے آئينه ميں بهي ديکهه لو که خود تمهاري صورت تو ويسي نظر نهيں آتي ؟ جب حق کے اظهار کيليے تمهاري زبان دلائل کا انبار لگا رهي هو تو جهانککر ديکهه لو که کهيں تمهارے خرمن دل ميں تو يه جنس موجود نهيں هے ؟ کيونکه :

لم تقولون ما لا تفعلون' (الصف) -	کيوں کهتے هو جو تم خود کرتے نهيں ؟
کبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون (الصف)	خدا کو يه بات نهايت ناپسند هے که جو تمهارا قول هو وہ فعل نهو -
اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم (بقرہ)	تم دوسروں کو تو نيکي کي بات بتاتے هو ليکن خود اپنے کو بهول جاتے هو ؟

اسليے مسلمان کا ظاهر و باطن ايک هو - وہ زبان سے جسکا اقرار کرتا هو دل سے اوسکا اعتقاد بهي رکهتا هو' ورنه وہ منافق هے جو :

يقولون بافواههم ماليس في قلوبهم (آل عمران)	منه سے وہ بات کهتا هے جو اوسکے دل ميں نهيں هے -

(حريت راے اور قول حق کي تعريف)

حريت راے اور قول حق کيا شے هے ؟ اسکا جواب آيات سابقه نے بتايا هے - يعني جو بات حقيقتاً صحيح هو - دل سے اوسکا اعتقاد' زبان سے اوسکا اقرار' اور هاتهه سے اوسپر عمل - اگر غلطي سے حق کي ماهيت اوس سے مخفي هو تو جب اوسکا علم هو اپني غلطيوں کا اعتراف کرلے - غير اگر اس حق کا معارض اور اس صداقت کا دشمن هو تو اوسکي عظمت و جبروت سے اوسکے هاتهه ميں رعشه' اوسکے پاؤں ميں لغزش' اوسکي زبان ميں لکنت' اور اوسکے قلب ميں خوف نهو - سوسائٹي کي شرم اور اقارب و احباب کي محبت اوسکی زبان حق کو اور اوسکے دست صداقت شعار کو بيکار نکردے - دولت و مال کي حرص اور عزت و جاہ کی طلب اوسکي جادۂ حريت پرستي اور راہ صداقت پسندي ميں سنگ گراں بنکر حائل نهو - اغراض ذاتي اور هواے نفساني کے سحر سے مسحور نهو - رضاے خدا اور طلب حق کے سوا اوسکا کوئی مطلوب نهو که مذهب حق پرستي ميں يهي شرک هے : و ان الشرك لظلم عظيم -

(هر مسلمان کو فطرتاً آزاد گو اور حق پرست هونا چاهيے)

هر مسلم موحد هے اور هر موحد آستانۂ احديت کے سوا تمام آستانوں سے بے نياز اور واحد القهار کے سوا هر هستي سے بے خوف هے' اسليے وہ فطرتاً اپنے کسي قول و فعل ميں آزادي و حقگوئي سے نهيں ڈرتا - صحابۂ کرام کو ديکهو که يه خاک نشيں قيصر و کسری کے دربار ميں بے دهڑک جاتے هيں' اور قاقم و حرير کي مسندوں کو آلٹ کر زمين پر بيٹهه جاتے هيں - وہ فرش دربار جو روم و ايران کا سجده گاہ تها' برچهي کي اني اور گهوڑوں کے سموں سے اونکے جبروت و استبداد کے پرزے اوڑا ديے گئے - جن درباروں ميں زبان کي حرکت بهي سوء ادب تهي' وهاں حمايت حق کيليے ٹوٹے هوے قبضے اور چیتهڑوں سے بندهي هوئي تلوار جنبش ميں آجاتي هے ! اور پهر کيوں ايسا نه هو جبکه ايک موحد کا اعتقاد يه هے که " لا نافع ولا ضار الا الله " خدا کے سوا نفع و ضرر کسي کے هاتهه ميں نهيں -

(هر مسلم خدا کا گواہ صادق هے)

هر مسلم خدا کي طرفسے دنيا ميں ايک گواہ صادق اور شاهد حال هے که :

و كذلك جعلناکم امة وسطاً لتکونوا شهداء على الناس (بقرہ)	خدا نے تمکو ايک شريف قوم بنايا هے تا که لوگوں پر گواہ رهو -

کيا اوس سے زياده کوئي بدبخت هوسکتا هے' جسکو خدا نے محکمۂ عالم ميں اپني طرفسے گواہ بنا کر بهيجا هو اور وہ اس حق کي گواهي سے خاموش رهے يا اوسکے اخفا کي کوشش کرے ؟

و من اظلم ممن کتم شهادة عنده من الله (بقرہ)	اور اوس سے بڑهکر کون ظالم هوگا' جسکے پاس خدا کي کوئي گواهي هو اور وہ اوسکو چهپاے ؟

کيونکه مسلم کے خدا کا حکم هے که :

ولا تکتمو الشهادة (بقرہ)	شهادت رباني کا اخفا نکرو !

(اداے شهادت رباني اور حريت راے ايک شے هے)

پس جو شخص شهادت رباني کا اخفا نهيں کرتا' اور خدا کي طرف سے جو علم اوسکے قلب ميں القا کيا گيا هے وہ على الاعلان اور بلا خوف لومة لائم اوسکا اظهار کرتا هے' وهي هے جسکو دنيا صادق

اللہجہ ' مستقل الفکر ' حر الضمیر ' اور آزاد گو کہتي ہے - پھر کیا جو شخص حر الضمیر اور آزاد گو نہیں ' وہ ' وہ نہیں جو شہادت کو چھپاتا ہے اور حق کي گواهي سے اعراض کرتا ہے ؟ حالانکہ وہ وجود اقدس جو عالم الغیب و الشهادۃ ہے ' بتصریح فرماتا ہے :

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء للـه ولو عـلى انفسکم او الوالدین والاقـربین ان یکن غنیاً او فقیراً فاللـه اولی بهمـا ' فـلا تتبعو الهوی ان تعدلوا و ان تـلوا او تعـرضـوا فان اللـه کان بمـا تعملون خبیراً (نساء)	مسلمانو ! انصاف پر مضبوطي سے قائـم رهو اور خدا کیطرفسے حق کے شاهد رهو ' گو یہہ شہادت خود تمهاري ذات کے یا تمهارے اعزہ و اقارب کے خـلاف هي کیوں نهو ' اور وہ خواہ دولتمند هوں یا فقیر ' اداے شہـادت میں اونکي پروا نکرو کہ خدا دونونکو بس کرتا ہے ' اور نہ متبع هوی هوکر حق سے انحراف کرو - اگر تم بالکل انحراف کروگے یا دبیٓ زبان سے شہادت دوگے

تو جان لو کہ خدا سے کوئي امر مخفي نہیں - وہ تمهارے هر عمل سے واقف ہے "

الله اکبر ! آج مسلمان خدا کے اتنے بڑے فرض کو بھولے هوے هیں : وہ مسلمان جنکو صرف ایک سے ڈرنا تھا ' اب هر ایک سے ڈرنے لگے هیں - وہ اظہار حق میں دولتمند سے ڈرتے هیں کہ شاید اسکی جیب کرم بار کی چند چھینٹیں همارے دامن مقصود میں کبھي پڑ جائیں ! اے دولت کے دیوتاؤں سے ڈرنے والو ! کیا تم تک رزاق عالم کا یہ فرمان نہیں پہونچا کہ : نحن نرزقهم و ایاکم (الانعام) " هم هیں جو اونکو اور تمکو ' دونوں کو رزق پہونچاتے هیں " ؟ وہ حمایت حق کیلیے کمزوروں کا ساتھہ نہیں دیتے - لیکن اے کمزوروں کی مدد نکرنے والو ! جانتے هو کہ کمزوروں کا سب سے بڑا مدد گار کیا کہتا ہے ؟

ونرید ان نمن علی الذین استضـعفـوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین - (القصص)	هم ان لوگوں پـر احسان کرنا چاهتے هیں جو دنیا میں کمـزور سمجھے گئے اور اُنھیـں کـو اب دنـیا کا پیشرو اور زمین کا وارث بنالینگے-

وہ حکومت کي تلوار سے ڈرتے هیں - مگر اے حکومت کي تلوار سے ڈرنے والو ! کیا تم نے نہیں سنا کہ حق پرستان مصر نے فرعون کو کیا کہا تھا ؟

فاقض ما انت قـاض - انما تقضی هذه الحیوة الدنیا - (طه)	تو جو کر سکتا ہے وہ کر گذر ' اور تو بجز اسکے کہ هماري اس ذلیل دنیوي زندگي کو ختم کردے اور کرهي کیا کرسکتا ہے ؟

همارا دل کیوں آزاد نہیں ؟ هم حق کے کیوں حامی نہیں ؟ هم استقلال فکر کے کیوں عاشق نہیں ؟ تقلید اشخاص کی زنجیروں کو کیوں هم اپنے پاؤں کا زیور سمجھتے هیں ؟ هم طوق غلامي کو تمغاے شرف کیوں جان رهے هیں ؟ اسلیے کہ حسن اعتقـاد کو هم نے معصومیت کی سدرۃ المنتہی تک پہونچا دیا ہے ' حالانکہ ایک هی ہے (یعني خدا) جسکی ذات هر نقص سے پاک اور هر خطا سے مبرا ہے ' اور ایک هي جماعت ہے (یعني انبیا) جو گناهوں سے معصوم بنالي گئي ہے - اور پھر اسلیے کہ غیر کی محبت نے همارے احساس حق کو مسلوب کر لیا ہے ' حالانکہ وہ جو سراپا محبت ہے ' اوسکي رضا جوئي میں هر محبت غیر همرتبۂ عداوت ہے - اور اسلیے کہ هم دنیا کے ذرہ ذرہ سے خوف کرتے هیں حالانکہ ایک هی ہے جسکا آسمان و زمین میں خوف ہے - یعنی وہ ' جو دنیا کے ذرہ ذرہ پر قابض ہے - اور اسلیے کہ انسانوں سے همکو طمع خیر ہے ' حالانکہ خیر کي کنجیاں صرف ایک هي کے هاتھہ میں هیں -

همکو اکثر عداوت اور ضد بھي حق بیني سے محروم کر دیتي ہے - حالانکہ مسلم کا دل حق پرست اپنے نفس سے بھي انتقام لیتا ہے اور حق کیلیے دشمن کا بھي ساتھہ دیتا ہے -

(مـوانع حـق گـوئي)

هم نے بتا یا کہ وہ کیا چیزیں هیں جو هماري زبان کو حقگوئي سے ' همارے پاؤں کو حق طلبي سے باز رکھتي هیں ؟ نا جائز حسن اعتقاد ' محبت باطل ' خوف ' طمع ' اور عـداوت - قران مجید نے مختلف مقامات میں نہایت شدت کے ساتھہ ان موانع حریت اور عوائق حق کو بیان کیا ہے اور تنبیہ کی ہے کہ کیونکر هم ان سے محفوظ رہ سکتے هیں -

(نـاجـائـز حسن اعـتـقـاد)

حسن اعتقاد کوئي بري شے نہیں ' لیکن انبیا علیهم السلام کے سوا جو سفیر اوامر رباني هیں ' کسي انسان کو اتنا رتبہ دینا کہ اوسکا هر قول و فعل آلین تسلیم اور معیار صحت هو ' درحقیقت شرک في النبوت ہے - اعیان کرام کي عزت انسان کا ایک جوهر ہے ' لیکن یہہ حق کسیکو نہیں پہونچتا کہ وہ همارے قلوب پر اس حیثیت سے حکمراں هوں کہ وہ انسان کی ایک ایسي نوع هیں جنکے احکام دائرۂ انتقاد سے خارج اور ضعف بشري سے مبرا هیں - اور اگر یہہ سچ ہے تو پھر اوس احکم الحاکمین کیلیے کیا رہ گیا ؟ جسکا اعلان ہے کہ ان الحکم الا لله (الانعام) حکومت صرف خدا هي کي ہے ؟ کیا خدا نے اُن نصاری کو جو پوپ اور قسیسین کے احکام کو بلا حجت تسلیم کرتے تھے اور اونکے اقوال و اعمال کو بري عن الخطا اور خارج از نقد سمجھتے تھے ' یہ نہیں کہا :

اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربـابا من دون اللـه (توبه)	نصاری نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راهبوں کو خدا بنا لیا ہے -

اور کیا قران نے اونکو دعوت توحید اسطرح نہیں دي ؟

قـل یا اهـل الکتـاب تعـالوا الی کلمـة سواء بیننـا و بینکم الا نعبـد الا الله ولانشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضـاً ارباباً مـن دون اللـه (آل عمران)	اے آسماني کتاب والو ! آؤ ایک امر جو هم میں تم میں اصولاً متفق علیہ ہے ' اُسپر عمل کریں کہ هم صرف خدا هي کو پوجیں ' اور کسیکو اوسکا شریک نہ بنائیں ' اور نہ خدا کو چھوڑ کر هم ایک دوسرے کو خدا بنائیں -

ایک دوسرے کو خدا بنانا کیا ہے ؟ یہ ہے کہ هم اپنے قواے فکر کو معطل کر دیں ' اور حق و باطل کا معیار صرف اشخاص معتقد فیہ کے غیر رباني و غیر معصوم حکموں کو قرار دیدیں - هماري پچھلي چند صدیوں کا زمانہ ایک بہترین مثال ہے ' جب هم پُر رعب ناموں سے مرعوب هو جاتے تھے ' اور جب هم حق و باطل کا معیار افراد کي شخصیت قرار دیتے تھے - تمام امور سے قطع نظر کرکے دیکھو کہ همارے علوم و فنون کو اس سے کتنا نقصان پہونچا ؟ هر علم و فن میں همارا وجود ' وجود معطل رہ گیا ' زبانیں تھیں لیکن بولتے نہ تھے ' دل تھے مگر سمجھتے نہ تھے - قید تحریر میں جو چیز آگئي وہ تنسیخ کے لائق نہ تھي - هر کتابي مخلوق جو کسي خالق ممکن کي طرف منسوب تھي ' صداقت و معصومیت کا پیکر تھي - هر سابق العہد وجود انساني ' بعد کے آنے والوں کي عقول و آرا پر حکومت کرتا تھا ' الغرض هر سابق هستي کا حکم اوس قدیم هستی کے حکم کیطرح تسلیم کیا جاتا تھا جسکی شان یہ ہے کہ :

لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا مـن خلفـه -	باطل نہ اسکے آگے آسکتا ہے اور نہ اسکے پیچھے آسکتا ہے -

مذاكرۂ علميه

اسکا نتیجه یه هوا که همارا هر علم و فن دست شل هوکر رهگیا - پهلوں نے جو کچهه لکها ' بعد والے اوسپر ایک حرف نه بڑها سکے - پهر کیا اگر ایک فقیهه تاتارخانیه کو ' ایک طبیب سدیدي و قانون کو ' ایک نحوي کافیه و مفصل کو ' ایک متکلم مواقف و مقاصد کو ' ایسي کتاب فرض کرتا هے که باطل جسکے نه آگے هے نه پیچهے - نه داهنے هے نه بائیں ' تو کیا یه شرک في القران نہیں ' اور هم نے اونکے مصنفین کو ایسي هستي نہیں تسلیم کر لیا ' جنکو قرآن پاک نے اربابا من دون الله کہا هے ؟

هماري گذشته چهل ساله عمر جو هماري قومیت کا دور طفولیت تهي ' بدترین زمانه استبداد اور بدترین مثال حسن اعتقاد تهی - هم هر تیز زبان کو مصلح اکبر اور هر تیز رو کو رهبر سمجهتے تهے ' اور اوسکے هر حکم و فرمان کو اسي خشوع و خضوع کے ساتهه تسلیم کرتے تهے ' جس خشوع و خضوع کے ساتهه قران مجید نے بتایا هے که یهود و نصاری اپنے احبار اور پوپ کے احکام کی تعمیل کرتے تهے - پس اب وقت آگیا هے که هم تمام مسلمانوں کو یه دعوت الهی دیں :

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا الله ولانشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون الله ' (آل عمران)

اے کتاب والو ! آؤ ایک امر جو هم میں متفق علیه هے ' اوسپر عمل کریں - اور وه یه هے که غیر خدا کی پرستش نکریں ' اور نه اسکے حکم میں کسیکو شریک بنالیں ' اور نه خداے حقیقي کو چهوڑ کر ایک دوسرے کو خدا بنالیں -

دار العلوم ندوه

مولوي محمد حسین طالب العلم کا قصور جو کچهه بهی هو اُسکي تحقیق و تفتیش ضرور هوني چاهیے که آینده پهر ویسی حرکات کا طلبا میں سے کوئي مرتکب نه هو - مگر سوال یه هے که مولوي محمد حسین کے اخیر امتحان کا زمانه ایسا محدود هے که اگر کمیشن کی نشست کے انتظار و قوم کے فیصله پر یه معامله رکها گیا تو مدت گذر جالیگی ' اور غریب محمد حسین کي تمام عمر کي محنت رائگاں جالیگي - اسواسطے میري ناچیز راے یه هے که تفتیش و تحقیق کے انتظار میں اس معامله کو نچهوڑا جاے - محمد حسین بدستور دارالاقامه و دارالعلوم میں داخل کر لیا جاے - اور امتحان مین شریک کیا جاے - فیصله جو کچهه بهي هو اسکي تعمیل لازمي هوگي - اگر ایسا نه هوا اور فرض کیا که محمد حسین بعد تحقیق و تفتیش بیقصور ثابت هوا ' تو اس کے انتظار میں جو کچهه خرابي اور تباهي بد نصیب طالب علم کي هوجالیگي اوسکی تلافي غیر ممکن و محال هوگي - مجهے امید هے که ناظم صاحب و پرنسپل صاحب دارالعلوم اپنے شاگرد پر نظر رحم و محبت کي ڈالکر اسکي ادخال دارالعلوم و دار الاقامة و شرکت امتحان کا حکم دینگے - بلا انتظار فیصله اخیر جس کي پابندي متخاصمین پر لازمی هوگي -

آخر میں التجا کرتا هوں که آپ میري ناچیز راے کی تائید فرماوینگے اور غریب محمد حسین کے داخله و امتحان کا انتظام شروط فیصله اخیر فرماوینگے اور امید کرتا هوں که پرنسپل صاحب مدرسه ندوه بحق طالب علم مولوي محمد حسین طرز رحم و درگذر سے دریغ نه فرماوینگے -

نیازمند شیخ احمد حسین خان بهادر آنریري مجسٹریٹ فتحپور -

هوائي جنگ

(۲)

جنگ میں هوائي جهازوں کا ایک بہت بڑا استعمال یه هے که دشمن پر اوپر سے گوله باري کي جاے - آپ نے جنگ طرابلس کے حالات میں پڑها هوگا که بارها اطالیوں نے عثماني مجاهدین پر اوپر سے گولے برسائے - ان اطالی تجارب کا نتیجه تو ناکامي نکلا کیونکه قریباً هر نشانے نے خطا کي اور هر وار خالي گیا - البته جرمني کے تجارب اس باب میں کامیاب ثابت هوے ' گو ابتدا میں اسے بهي ناکامي کا منه دیکهنا پڑا - بحیرۂ جنیوا میں ایک کشتي کهڑي کي گئي اور جنگي جهاز نے تین هزار فیٹ بلندي پر سے گولے اُتارنا شروع کیے - پهلا اور دوسرا گولا تو نشانه پر نہیں پڑا مگر اسکے بعد جتنے گولے پهینکے گئے ' سب ٹهیک نشانے پر لگے - اس تجربه سے یه بهي معلوم هوگیا که آندهي شست کے صحیح بندهنے یا گولے کے نشانے پر پڑنے سے مانع نہیں هوتي -

اس سلسلے میں ایک اور واقعه قابل ذکر هے - زپلن کے تیسرے جهاز نے ٦ هزار فیٹ کے بلند نشانے پر گولے پهینکنا شروع کیے - یه نشانه ایک بڑے گاؤں کا نقشه تها - ۱۷ منٹ میں اسکے پرزے پرزے اُڑ گئے !

تجربے سے یه بهی ثابت هوگیا هے که اوپر سے جو گولیاں پهینکي جاتي هیں ' وه اس فولاد کو توڑ کے نکل جاتي هیں جو آهن پوش اور محفوظ هوتے هیں :-

* * *

ایرو پلین اور غبارے والے جهازوں سے ڈاینامیٹ کے گولے پهینکنا اب ایک عام بات هے - اسمیں بڑي سہولت یه هے که پهینکنے والا شست نہایت صحیح باندھ سکتا هے ' اور اگر قادر انداز هو تو دعوے کے ساتهه کهه سکتا هے که اسکا گولا ضرور هي نشانے پر بیٹهیگا - اسیلیے کارخانۂ اسلحه سازي کي توجه اس طرف هوئي اور بالاخر کارخانه کرپ نے ایک خاص قسم کا گوله ایجاد کیا - یه گوله جب زمین پر گرتا هے تو گرتے روشن هو جاتا هے ' اور یه روشني اسقدر تیز هوتي هے که اسکے گرد و پیش جتني چیزیں هوتي هیں وه سب غبارے والوں کو نظر آجاتي هیں - اس گولے کي ایجاد سے بڑا فائده یه هوا که سخت سے سخت تاریکي میں بهي اب گولے اتارے جا سکتے هیں - کیونکه جب گوله انداز کو یه معلوم هوگیا که اسکے نشانے کا مقصود فلاں جگهه هے تو وه پهر کامیابي کے ساتهه اس پر گولے پهینک سکتا هے -

اسکے علاوه روشني کا ایک اور انتظام بهي کیا گیا هے - جهازوں میں ایک برقي لمپ آویزاں کیا جاتا هے - یه چراغ اس قسم کا هوتا هے جسکي روشني نیچے کي طرف منعکس هوتي هے -: لیمپ جهاز سے سو فیٹ کے فاصلے پر رهتا هے -

آپ سونچتے هونگے که چراغ کو جهاز سے ٥ سو فیٹ دور رکهنے سے کیا حاصل ؟ مگر اس لیمپ کا کمال اس دوري هي میں مضمر هے - هم ابهي لکهه آئے هیں که لیمپ کي ساخت اسطرح کي هوني هے که اسکي روشنی نیچے کي طرف منعکس هوتي هے ' اسلیے اوپر والے تو نیچے کي هر چیز دیکهه لیتے هیں مگر نیچے والوں کو اوپر کي کوئي شے نظر نہیں آتي - اسلیے اس لیمپ کي بدولت اهل جهاز کے لیے تو رات دن هوجاتي هے مگر زمین والوں کیلیے رات رات هي رهتي هے - اهل جهاز جهاں چاهتے هیں

جاسکتے هیں اور جس پر گولے پهینکنا چاهیں پهینک سکتے هیں ' مگر زمین والے کچهه نہیں کرسکتے ' کیونکه اولاً تو انهیں یه غلط فهمی هوتی هے که جهاں یه لیمپ هے وهیں جهاز بهي هوگا ' اور اگر کسي طرح یه معلوم بهي هوگیا که یه روشني اس خاص لیمپ کي هے تو پهر بهی یه پته نہیں چلتا که اس سے جهاز کتنے فاصلے پر هے ؟ اسلیے که جهاز کا ٥ سو فیت پر هونا کچهه ضرور نہیں - ممکن هے که اس سے کم فاصله پر هو -

پهر اگر یه بهي فرض کر لیا جاے که نہیں' جهاز ٥ سو فیت هي پر هے' جب بهي یه معلوم نہیں هو سکتا که وه هے کہاں ؟ اور جب تک یه معلوم نهو اسوقت تک کچهه بهي نہیں هو سکتا - توپ خواه کتني هي عمده هو اور توپچي خواه کتنا هي قادر انداز' مگر جب تک اسے یه معلوم نه هو که اسکا نشانه فلاں جگه هے ' اسوقت تک شست نہیں بانده سکتا' اور بغیر شست باندهے گولے پهینکنا اپنے سامان کو ضائع کرنا هے -

* * *

اب تک تو هم نے یه بیان کیا تها که اگر تاریکي هو تو اسمیں روشني کا انتظام کیا گیا هے - مگر یه بهي تو هے که همیشه روشني هي کي ضرورت نہیں هوتي - بسا اوقات تاریکي بهي درکار هوتي هے - مثلاً فرض کرو که ایک هوائي جهاز اڑتا هوا آرها هے اور نیچے دشمن کي فوج توپیں لیے مستعدي سے کهڑي هے که جهاز زد پر آجاے اور وه فائر کریں - وه دیکهتا هے که ان پر سے هوکے گذرنا ناگزیر هے - جب ان پر سے گذریگا تو لامحاله زد پر هوگا' اور ادهر وه زد پر آیا نہیں که توپیں ایک دم سے سر هوگئیں - پهر کیا اتنے گولوں میں سے ایک بهي نه لگیگا ؟ اگر ایک بهي لگ گیا تو اسکے تباه هونے کے لیے کافي هے - ایسی حالت میں قدرتاً وه چاهیگا که کسي طرح میں اپنے دشمنوں کي نظر سے چهپ سکتا -

مگر رات نہیں هے جسکي قدرتي تاریکي پرده پوشي کرے - پهر کیا وه یه نه چاهیگا که کسي طرح تهوڑي دیر کے لیے اس دن کو رات بنا سکتا ؟

ایجاد جو هر موقع پر انسان کي دستگیري کرتي هے' اس نے اس محال کو بهي واقع کر دیا - اهل جرمني نے جو هوائی جنگ میں غیر معمولی سرگرمی و شغف دکها رهے هیں' آخر ایک قسم کا گوله بنا لیا جو ایسے نازک مواقع پر پرده پوشي کرسکے - یه گوله جب پهینکا جاتا هے تو هوا هي میں پهٹتا هے اور اسمیں نہایت کثیف دهواں نکل کے تمام فضاء میں پهیل جاتا هے - فضاء بالکل تیره و تار هو جاتي هے اور اسمیں خواه کتني بڑي شے کیوں نه هو' مگر زمین والوں کو نظر نہیں آتي - جهاز اس عالم ظلمت میں انکے سروں پر سے گذرتا هوا چلا جاتا هے' اور وه بهري هوئي توپیں لیے کے لیے رهجاتے هیں - دهوین کا ابر غلیظ جب تک چهٹے' اسوقت تک جهاز انکی زد سے بہت دور نکلجاتا هے !

* * *

لیکن یه تمام ایجادیں اس ایجاد کے مقابله میں محض هیچ هیں' جسکے متعلق یورپ کے پیش بین و انجام اندیش فسانه نگار فرض کیا کرتے تهے مگر اب وه عالم خیال سے عالم وجود میں آگئي هے - یه ایجاد کیا هے ؟ گولے هیں جنمیں نہایت سمي گیس بهرے هوتے هیں - جب یه پهینکے جاتے هیں تو پهٹتے هیں اور ان سے زهریلا گیس نکلکے چاروں طرف پهیل جاتا هے - اسکا دائرۂ انتشار سو میٹر بلکه اس سے بهي زیاده وسیع هوتا هے - اس دائره کے اندر جتنے ذي حیات وجود هوتے هیں' وه جب سانس لیتے هیں تو یه گیس هوا کے ساتهه ملکے انکے اندر چلا جاتا هے' اور جاتے هي انهیں هلاک کر دیتا هے !

نعوذ بالله من شر الانسان و من شر العلم !

* * *

اس ذیل میں ٹوکیو کا ایک واقعه کا تذکره دلچسپي سے خالي نه هوگا - ٹوکیو میں ایک کتا ایک ٹوکري میں رکها گیا' اور ٹوکري جهاز میں اس طرح لٹکائي گئي که وه جهاز سے ۳ سو فیت پر رهتي تهي - اسکے بعد جهاز اڑا - جب جهاز کسیقدر بلند هوگیا تو نیچے سے گولا پهینکا گیا - گولا حسب قاعده پهٹا اور اسکا زهریلا گیس پهیلا - گیس کے پهیلتے هي کتا مرگیا - کتے کا جسم جب چیرا گیا تو اسکے دونوں پهیپهڑے اس گیس سے پر تهے -

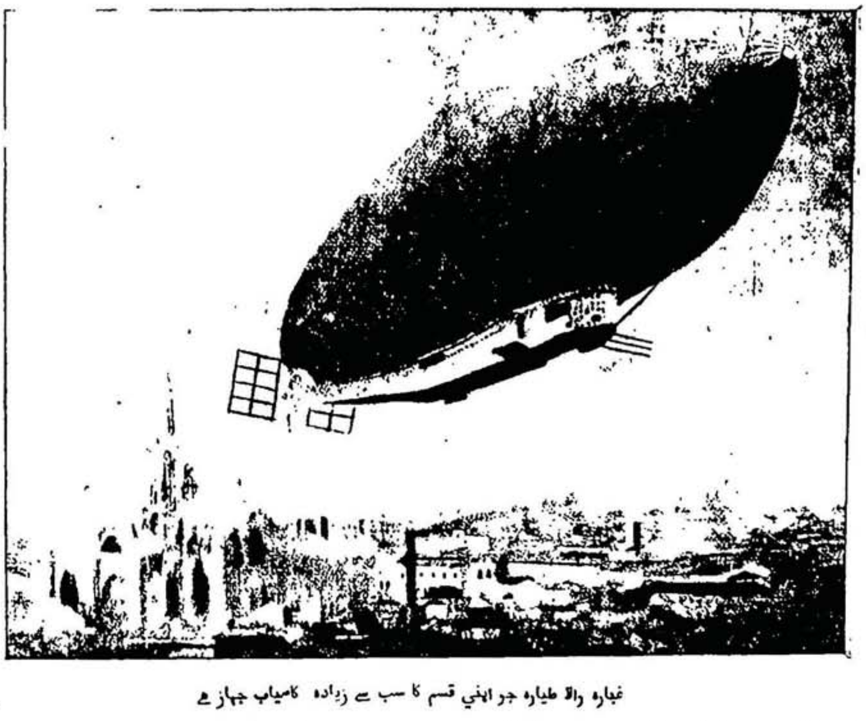

غباره والا طیاره جو اپني قسم کا سب سے زیاده کامیاب جهاز هے

مگر اس ایجاد میں ابهي ایک بڑا نقص باقي هے - جو توپیں ان گولونکو پهینکتي هیں' انکي طاقت زیاده نہیں هے - یه گولے صرف ۲ هزار فیت تک جا سکتے هیں - لیکن ایجاد' جس نے هزار ها اعجاز نما کرشمے دکها لے هیں' اس سے کچهه بعید نہیں که جلد یا بدیر اس نقص کي بهي تلافي کردے -

* * *

هوائي جهازوں کے متعلق ایک اهم سوال یه هے که آیا بلندي کي زیادتي اور کمی کا اثر نشانے کي صحت و خطا پر پڑتا هے یا نہیں ؟ اهل جرمني کے تجارب نے یه ثابت کردیا هے که اگر جهاز ٥ هزار فیت تک بلند هو تو اس کا اثر نشانے کي صحت یا غلطی پر نہیں پڑتا - چنانچه زیپلین قسم کا ایک بہت بڑا جهاز فضا میں ٹهرا - اسکي بلندي ۴ اور ٥ هزار فیت کے درمیان تهی - اس نے ایک لشکر گاه پر گوله باري شروع کي - گولے بالکل تیار تهے اور سپاهي نشانوں کے پاس کهڑے تهے - هر گوله ٹهیک نشانے پر آکے لگتا تها - مگر باوجود کوشش کے ان سپاهیوں کو جهاز نظر نہیں آیا -

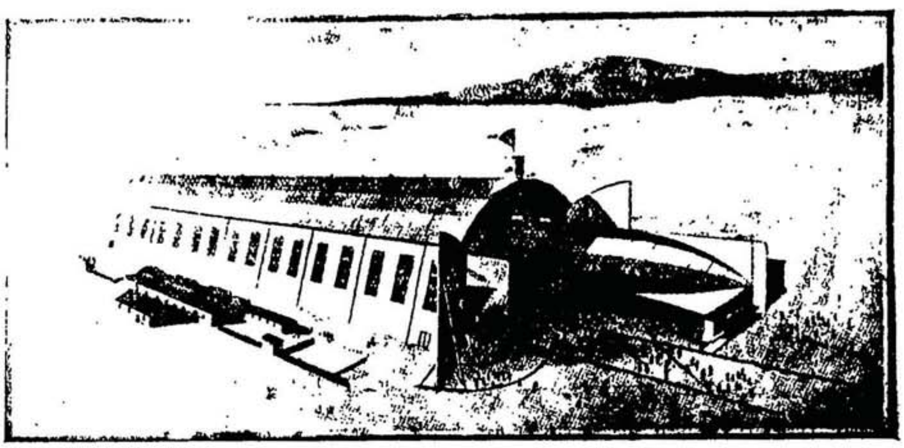

وکٹوريا لوئس نامي جهاز جو فضا ميں پوري حکومت رکهتا هے !

کرتا - بلکه موم کي طرح پگهل کے اس پر پهيلجاتا هے - اسکے علاوه اس سے گولے مارے بهي نهيں جا سکتے ' کيونکه اگرچه اسکا طول دو سو فيٹ تک هوتا هے مگر جب وه بهت اونچا هو جاتا هے تو زمين سے ايک معمولي پنسل سا معلوم هوتا هے ' اور ايک لحظه بهي ايک جگه نهيں ٹهيرتا -

* * *

هوائي جهاز کي ضرر رساني گوله باري تک محدود نهيں ' بلکه وه اس سے بهي کهيں زياده خطرناک طور پر نقصان پهنچا سکتا هے - مثلاً يه که اوسميں مشعليں باندهديجائيں ' اور وه کهيت ' کان ' اور شهروں کو جلاتا هوا چلا جائے - باشندے بجهانا چاهيں تو اپني انسان پاش توپوں کے دهانے کهولدے ' يا يه که اسميں تار اور تاروں ميں آنکڑے بندهے هوں ' اور وه لکڑي کے مکانات اور ريل کي پٹريوں کو اکهيڑتا هوا چلا جاے - يا يه که ان آنکڑوں کے ساتهه مشعليں بهي هوں که ايک طرف تو ان پٹريوں کو گرما کے از کار رفته کردے - دوسري طرف انکو الٹ پلٹ کر برباد کر دے - اسٹيشنوں کے چوبي مکانات ' بارود خانوں ' اور گيس کے کارخانوں ميں آگ لگاتے هوے نکل جانا اسکے ليے ايک ادنى قسم کا مشغله هوگا ! !

غرضکه هوائي جهاز کي ايجاد اپنے جلو ميں انسان کے ليے تباهي و بربادي کي فوج در فوج لائي هے ' اور جو کچهه اسوقت تک هوا هے ' وه اسکے مقابله ميں کچهه بهي نهيں جو آئنده هوتا نظر آتا هے - فتربصوا اني معكم من المتربصين -

* * *

مگر اس واقعه سے آپ يه نتيجه نه نکاليں که هوائي جهاز کي انتهائي پرواز ۵ هزار فيٹ هي هے ' کيونکه وکٹوريا لوئس نامي جهاز ۷ هزار فيٹ تک اُڑ چکا هے - اُترتے وقت وکٹوريا لوئس نے عجيب کمال دکهايا - پہلے تو وه زاويه حاده (Seul) پر نهايت تيزي کے ساتهه اُتر رها تها - مگر آتے آتے جب زمين کے قريب پهنچا تو بجائے زمين پر آنے کے وه پلٹکر اميرکا نامي جرمني جهاز پر جا پهنچا - اُسے يه ديکهنا منظور تها که اگر وسط دريا ميں کسي قسم کے سامان کي ضرورت هو تو يه ضروري نهيں که وه زمين هي پر آئے ' بلکه اگر کوئي سامان کا جهاز دريا ميں کهڑا هو تو وه اسي جهاز سے سامان ليسکتا هے - بغير اسکے که زمين تک پهنچے ! !

* * *

جرمني کے هوائي بيڑے ميں هنسا نامي جهاز بهي قابل ذکر هے - جب يه تيار هوگيا تو کونٹ زپلن اس ميں اڑا اور بحر شمال کو عبور کرتا هوا کونيا گن ' لمو ' اور اسوچ تک پهنچگيا - اسکي شرح رفتار ۳۷۵ ميل في يوم تهي - اس سفر کے خاتمے پر تمام جرمني سے شادماني و کامراني کے غلغلے بلند هوے - اور اخبارات نے لکها که يه جهاز جب چاهے ' لندن يا کسي اور انگريزي شهر پر بے سلا مزاحمت گزر جا سکتا هے !

* * *

يه صحيح هے که جرمني غبارے والے جهازوں کو پايه تکميل تک پهنچانے ميں سرگرم هے - مگر با ايں همه ايروپلين سے غافل بهي نهيں - کونٹ زپلن اب يه انتظام کر رها هے که اسکے هر غبارے والے جهاز کے ساتهه ايروپلين بهي هو - يه ايروپلين اسے چهوڑ کے جهاں چاهيں چلے جائيں ' اور پهر اسکے پاس واپس آجا سکيں - گويا جسطرح که بڑے بڑے جهازوں کے ساتهه چهوٹي چهوٹي دخاني کشتياں هوتي هيں ' اسيطرح غبارے والے هوائي جهازوں کے ساتهه ايروپلين بهي هوا کريں ' اور ان ميں دور انداز توپيں هوں که اگر دشمن کے هوائي جهاز غبارے والے جهاز پر حمله کرنا چاهيں ' تو قبل اسکے که وه اپنے اس ارادے ميں کامياب هوں ' يه انهيں برباد کرديں -

* * *

زيپلن کے جهاز ميں تين توپيں هوتي هيں - ان توپوں ميں ايک عجيب و غريب خصوصيت يه هے که جس زاويه پر چاهيں اسکي شست باندهسکتے هيں - ان توپوں ' انکي برجوں ' اور غبارے کي جهاز پر ايک خاص قسم کا فولاد منڈها هوتا هے - يه فولاد نهايت هي باريک هے ' مگر با ايں همه اسميں يه معمولي گوله اثر نهيں

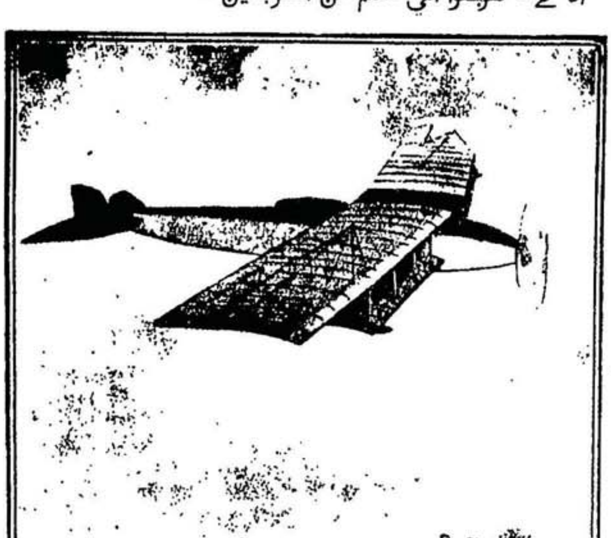

ايروپلين قسم کا ايک جنگي طياره جو اس وقت تک چار کامياب سفر کرچکا هے اور جسکي شرح رفتار ۳۸۵ ميل في يوم هے -

کارزار طرابلس

جربوب میں قبائل سنوسیه کا سالانه اجتماع جو پہلی شوال کو منعقد ہوتا ہے

شمالـــی افریقــه کا ســر مخـــفی

شیـخ سنوسـی اور طریقۂ سنوسیه

(۴)

(شیخ محمد المهدي السنوسي)

شیخ سنوسی اول کے انتقال کے بعد اُسکا بڑا لڑکا " محمد المهدي " سلسلۂ سنوسیه کا جانشین ہوا - جانشیني کے وقت اُسکی عمر صرف سوله برس کی تھی !

شیخ اول نے اپنے دونوں لڑکوں کی تعلیم و تربیت خود کي تھي - اُس نے اپني تصنیفات میں جا بجا تصریح کی تھی که میري ذریت ضائع نه ہوگی اور اس سے خدا تعالی بڑے بڑے کام لیگا - اسکی حسن تعلیم و تربیت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے که بڑے لڑکے کی عمر سوله برس کی اور چھوٹے " محمد الشریف " کی صرف تیرہ برس کي تھي ' مگر تاہم شیخ کے انتقال کے بعد انھوں نے پورے سلسله کو سنبھالے رکھا ' اور درس و تدریس ' ارشاد و ہدایت ' بیعت و مبـالغة ' دعوت و تبلیغ ' اور ترقی و استحکام جمـاعة کا کارو بار پہلے سے بھی زیادہ وسیع و قوی ہو گیا !

پندرہ برس کی عمر میں وہ تمام علوم دینیه کی تعلیم حاصل کر چکا تھا ' اور سولھویں برس جب شیخ اول نے انتقال کیا ' تو وہ انکی زندگي هي میں درس و ارشاد شروع کرچکا تھا -

جانشیني کے بعد پانچ برس تک مجاهدات و ریاضات میں مشغول رہا - وہ ہمیشه جامع سنوسی کے ایک حجرے میں تنہا رہتا اور صرف نماز کے اوقات میں باہر نکلتا - صبح کي نماز کے بعد درس دیتا ' ظہر کے بعد وعظ کرتا ' عصر کے بعد جماعت کے مختلف کاموں کی نسبت احکام دیتا ' اور مختلف اطراف کے داعیوں اور خلفاء کی معروضات سنتا - مغرب کے بعد نئے طالبین کو مرید کرتا ' اور عشاء کے بعد حلقۂ ذکر و فکر قائم ہوتا -

ان اشغال کے معین اوقات کے بعد اسکي صورت باہر نظر نه آتی اور نه کوئی شخص اُس سے ملسکتا -

پانچ سـال کے بعد (جبکه اسکی عمر ائیس بائیس برس کي تھی) اس نے خلوت گزینی کو کسی قدر کم کیا اور جماعت کي توسیع اور سلسلے کے رفع ذکر کیلیے زیادہ وقت صرف کرنے لگا - پہلي شوال سنه ۱۲۹۲ کو ایک عظیم الشان جلسه جامع سنوسی میں منعقد ہوا جسمیں تمام داعیان طریقة اور مبشرین سلسلۂ سنوسي جمع ہوے تھے ' اور اطراف و جوانب کے شیوخ قبائل اور صنادید جماعة کو بھی مدعو کیا گیا تھا - شیخ نے اس مجلس میں شیخ اول کے حالات زندگي بیان کیے ' اور انکی دعوة کے مقاصد کی تشریح کي - پھر ارکان جماعة سے درخواست کي که اُن مقاصد کے حصول و تکمیل کو اپنا نصب العین بنائیں ' اور ایک نئی مستعدي اور جوش کار سے سنوسی دعوة کا اعلان شروع کردیں - اسي صحبت میں طے پایا که داعیوں کی جماعت کو زیادہ وسیع کرنا چاهیے ' اور عرب و افریقه سے باہر بھي کام اُسی مستعدي سے ہونا چاهیے ' جیسا که خود شمالي افریقه کے اندر ہو رہا ہے - پھر ایسے لوگوں کا انتخاب ہوا جو بیعت لینے اور ارشاد و هدایت کرنے کی اهلیت رکھتے هیں ' اور اس طرح جماعة سنوسیه میں جوش کار کی ایک نئي تحریک پیدا ہوگئی -

چند برسوں کے اندر هی نئے تحریک کے نتائج عظیمه ظاهر ہونا شروع ہوگئے - شیخ اول کے عهد میں سلسله بہت وسیع ہوچکا

تها اور دور دور تک معتقد موجود تیے ' مگر اب اسکي تعداد حد شمار و قیاس سے بهي افزوں هوگئي ' اور داعیان سنوسیه کی خاموش کوششوں نے ان مقامات تک اپنا اثر پہنچا دیا ' جو صحراء جربوب سے کئي کئي ماہ کے فاصلے پر واقع تیے ' اور جنکو جغرافیۂ ارضي کي تقسیمات نے نا پیدا کنار سمندروں ' بڑے بڑے صحراؤں ' اور سر بفلک پہاڑوں کے سلسلوں کے ساتھه افریقه و عرب سے بالکل جدا کردیا تها !!

خود افریقه کا یه حال هوا که جنوب کی طرف کی تمام آبادیاں اور قبائل اسکے زیر اثر آگئیں - صحراے کبری اور ما وراے صحراء میں اسکے مریدین ودائي ' کانم ' باجرمي ' اور دار فور تک پهیل گئے - طرابلس الغرب ' تیونس ' الجزائر ' مراکش ' اور سوڈان میں تو یه بتلانا مشکل هوگیا که کون شخص اور قبیله ایسا هے جو اپنے اندر مذهبي جوش اور عملی زندگي رکهتا هے اور باوجود اسکے سنوسي نهیں هے ' اور ایک مخفي رشتۂ ارادت جربوب کي خانقاہ اعظم سے نهیں رکهتا ؟

(افریقي زوایا کي تاسیس)

اسکے بعد شیخ سنوسي دوم اپنے سلسلے کے بقا اور استحکام کی طرف متوجه هوا ' اور حکم دیا که تمام شمالي افریقه اور اندرون صحراء میں سنوسی طریقه کی خانقاهیں بنائی جائیں جنکو عربي میں " زاویه " کہتے هیں -

" زاویه " ایک وسیع عمارت مثل مسجد یا مدرسه کے هوتی هے جسمیں رهنے کیلیے کم و بیش بہت سے حجرے بنائے جاتےهیں ' اور وسط میں شیخ زاویه کیلیے ایک مخصوص حجرہ هوتا هے - باهر سے ایک اونچي چار دیواری اسکي حفاظت کرتي هے ' اور دیکهنے والا قیاس کرتا هے که شاید یه کوئي صحرائی گڑهی اور چهوٹا سا ایک قلعه هے -

چنانچه تمام قبائل اور شیوخ مریدین نے اسکا اهتمام شروع کر دیا اور رفته رفته سیکڑوں چهوٹے چهوٹے قلعے زاویه کے نام سے تعمیر هوگئے - بڑے بڑے شہروں میں جیسے تیونس ' فاس ' اور الجزائر ' یا اسکندریه و قاهرہ میں جو زاویے بنائے گئے ' وہ مثل مدرسے اور مساجد کے تیے - انکي وسعت و استحکام میں قلعه نما صورت ملحوظ نهین رکهی گئی کیونکه یه مصالح کے خلاف تها ' مگر اندرون افریقۂ و صحراء کے تمام زاویے قلعه نما تعمیر هوے اور انکي تعداد برابر بڑهتي گئي ' حتی که اب صحیح تعداد کا بتلانا مشکل هوگیا هے !

ان زاویوں کي صورت یه هے که اطراف کي تمام آبادي کیلیے ایک مرکزي عمارت کي حیثیت رکهتے هیں ' اور اپنے اپنے حلقوں کی جماعت کی تعلیم و ارشاد اور نظم و ادارہ کي تمام قوت و حکومت اسي کے اندر هوتي هے - هر زاویه میں سلسلے کا ایک شیخ هوتا هے جسے شیخ اعظم سے ریاست و خلافت کي اجازت ملتی هے ' اور وہ اپنے حلقه کے تمام معاملات کا مدیر و افسر کل هوتا هے - لوگ اسے " خلیفه " کے لفظ سے پکارتے هیں اور وہ نئے آدمیوں سے شیخ اعظم کي نیابت میں بیعت بهی لے سکتا هے -

عمارت کي تقسیم یه هے که سب سے پہلے مسجد بنائي جاتي هے تا که پانچ وقت کي نماز جماعت کے ساتهه ادا کي جاسکے - اسکے ساتهه ایک مدرسه هوتا هے جسمیں علوم دینیه کی آسان اور ساده تعلیم دي جاتي هے - یه تعلیم اکثر حالتوں میں ابتدائي هوتي هے اور تمام سنوسی جماعت اور اسکي اولاد کیلیے جبري هے - قرآن کریم آسان و ساده تشریح کے ساتهه ' ضروري مبادي صرف و نحو و ادب ' اخلاق و تزکیۂ نفس کے بعض رسائل جو اس سلسلے کیلیے تصنیف کیے گئے هیں ' بس یہي کورس هے جسکو بہت جلد هر صحرائي و شهري سنوسي ختم کر لیتا هے - اس سے زیادہ کي اگر اسے خواهش هو تو مرکزي درسگاہ یعني جامع جربوب کا قصد کرے -

هر زاویه کے ساتهه ایک بهت بڑا ٹکڑا زرعي زمین کا هوتا هے جسمیں ملکي پیداوار کي کاشت کي جاتي هے - اسکا حق تصرف صرف شیخ کو هوتا هے جو حسب حالت و ضرورت تقسیم کرتا هے - اسکے شاگرد و مریدین اور طلباء مدرسه اسمیں کاشتکاري کرتے هیں اور تمام خدمات زراعت انجام دیتے هیں - جب زراعت کا موسم آتا هے تو تعلیم و ارشاد کے اوقات کے بعد [illegible] اور مرید [illegible] جاتے هیں اور [illegible] کام کرتے رهتے هیں - یهی سب سے بڑی [illegible] ریاضت هے -

اس زمین کي پیداوار سے جو کچهه حاصل هوتا هے ' اسکو شیخ زاویه دو حصوں میں تقسیم کرتا هے - ایک حصه خود اپنے اور اپنے زاویه کے متعلقین کیلیے رکهتا هے - دوسرا حصه مرکز یعنے جربوب میں بهیج دیتا هے تا که سنوسي بیت المال میں جمع کیا جاے - اس طرح هر سال شیخ اعظم کے پاس ایک مرکزي خزانه قائم رهتا ' اور روز بروز بڑهتا جاتا هے - اسکے ایجنٹ شهروں میں آتے هیں اور جنس و اشیاء کو چاندي سونے کے سکوں میں بدل لیتے هیں -

(بعض مشهور افریقي زاویا السنوسیه)

ان زاویوں کی پوري تعداد کا پته لگانا دشوار هے - افریقۂ و عرب اور یمن و سواحل کے تمام بڑے بڑے شهروں ' قصبوں ' قریوں میں سنوسي زاویے موجود هیں اور نهایت خاموشی اور سکون سے ایک دیني و صوفیانه زندگی کے کاروبار میں مشغول نظر آتے هیں - مگر خاص برقۂ و طرابلس اور بنغازي اور حدود مصر کے درمیاني حصے میں جو مشهور زاویے هیں ' اور جو غزوۂ طرابلس کے دوران میں عظیم الشان خدمات انجام دیچکے هیں ' اُن میں سے بعض کے نام یہاں درج کیے جاتے هیں :

نام زاویه	خلیفۂ زاویه	قبیله
بنغازي	صالح العوامی	
درفنه	محمد الغمري	غفیفه
سقه	علی الغمري	عبادله
الهویس	تراتي الغنیلی	عائلة داغر
ام شیخند	محمد ابن علی	فوارس
تو قرہ	عبد الله الفضیل	برغتة
طولمیثة	الامین الغیلي	عائلة الشلماني
سدوت	ابو زید	دورسة
هانیة	احمد العیساوي	دورسه
حمامه	السنوسی الغروي	"
سوسه	حاج محمد کور	حسا
مرج	عمران الشکوري	عرفة
کسرین	محمد العریبي	دورسة
کوسور	عمر المنفي	عبید
بیت عمار	حبیب	عبیدات
ارغوب	جاد الله بن عمور	دورسة
مار	احمد بن ادریس	عبیدات
بشری	ابن عمور	عبیدات
تبارت	محمد العزالي	"
شاهات	محمد الدردفي	حسا
الفدغا	صالح بن اسماعیل	براسة
البیضاء	رفاعه العلمي الغمري	"

مراسلات

نام زاویہ	خلیفۂ زاویہ	قبیلہ
غفنتہ	حمیدة بن عمرر	"
درنة	محمد الخواجه	ابي منصرر
مرتوبا	عبد الله فرقاس	بزیزات
دفنہ	حسن الغریاني	عبیدات
المضیلي	الامین الغمري	"
الازیات	الحسین	"
ام رجل	موسي	"
حجاج آغابا	سالم الجروي	قطعان
المتنان	محمد علي	"
امکابا	رفاعة	"
نغیله	صالح الخواجه	حواطه
اغبا	موسی	اولاد علي
زمیمة	عبد الله فخري	" دستور
طورفانا	عبد الله ابو عامر	عشیبات
العرش	محمد المحسن	اولاد علي
تلمون	مصطفي محجوب	عواجر
أم سوس	سنوسي	"
کتفیة	عبد الله نعاس	اغاربه
سرت	محمد بن الشفیع	"
ارجیلة	صالح بو شوشة	—
جالو	عبد الله طراني	—
بهر	محمد علي	—
جفارة	عبد الکریم بن احمد	زاویة
الکفرة	احمد الشریف المهدي "	مغبرا
أرجنیقا	الغربیة عبد ربه	عبید
"	الشرقیة عبد الرزاق	"
قارو	محمد سقفة .	"
عوان	عبد الحفیظ	"
عراضة	القادر محمد و عبید	"
القلعة	البراني	"
کافي ورسي صالح		"
حرسي	الاشعث	"
المسالیط	محمد المنفی	"
وادي	محمد الفضیل	"

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اُردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کی درخواست بهیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسئلہ قیام الهلال

سب سے پہلے دو چار ماه قبل " صدا به صحرا " کے عنوان سے جو مضمون الهلال میں شایع هوا تها نہایت معني خیز تها - میں نے ایک خط کے ذریعه گذارش کي تهي که فی الحال خریداران " الهلال " دو روپیه چنده میں اضافه کریں ' اور اسکی تعمیل خود اس خادم نے بهي کردي " الهلال " کي مهتمم بالشان خدمات کا تمام ملک صدق دل سے اعتراف کر رها هے - اسلیے توقع تهي که قوم خود بخود اِضافه چنده میں پیش قدمي کریگي ' اور اوس مضمون سے زیاده واضح مطالب کے لکهنے کي نوبت نه آلیگي ' مگر اب دو سلسلوں سے جو مضامین نکل رهے هیں ' اُن سے ثابت هوتا هے که قوم نے ابهي تک اس جانب پورا التفات نهیں کیا ' حالانکه اوسکي حیات اسي تحریک میں پنهاں تهي که زندگي بڑهانے کا پر تاثیر علاج " الهلال " هي سے هوسکتا هے - اگر قوم " الهلال " کو کهو دیگي تو پهر ترقي رفتار میں هزاروں میل پیچهے پڑجالیگي - کیا غضب کي بات هے که ایک ایسے شخص کي خالص و بے ریا پکار پر ابتک کان نه لگاے گئے ' جو اونکي صلاح و فلاح کے لیے خود کو هزاروں مصائب و آلام کے لیے وقف کر دیتا هے ؟

حضرت من ! بلا شبه آپ حق پرست هیں اور حق کي وه صحیح تعلیم دے رهے هیں جس سے مسلمان بدبختانه محروم هیں - آپکا ولوله دیني هے ' آپ کے جذبات پاک هیں ' آپکا دل وه تڑپ رکهتا هے جسکي لذت دردمند هي جانتا هے - بے شک صداقت کبهي بے اثر نهیں رہ سکتي - دو هزار خریداروں کا پیدا هونا کیا بڑي بات هے ؟ اگر هر خریدار " الهلال " تهوڑي سي سعي کرے تو هر شخص دو دو خریدار بهم پہونچا سکتا هے - اسطرح دو هزار بلکه اس سے بهي زیاده تعداد ایک ماه کے اندر فراهم هوسکتي هے -

هم کو یه بهي یاد رکهنا چاهیے که الهلال نے پهلي مرتبه اپني مالي حالت کے مسئله کو همارے سامنے پیش کیا هے اور سخت افسوس کی بات هو اگر هم اسکا استقبال نه کریں -

میں تمام خریداران " الهلال " و نیز تمام مسلمانوں کي خدمت میں عاجزانه التماس کرتا هوں که وه خدارا اس عظیم الشان مقصد کے طرف فوراً متوجه هو جالیں - اپنے دوست و احباب اور شناساؤنکي خدمت میں خطوط لکهکر اور هر موثر ذریعه سے اس امر کی کوشش کریں که بهت جلد یهاں تک که دو تین هفته کے اندر تین چار هزار خریداروں کو پیدا کر کے اپنے خدا و رسول کي سچي محبت اور نیز اپني قومیت کا ثبوت پیش کریں - اگر هم اس بزرگ

ترین خدمت کي انجام دهي سے بے فکر هو جائیں" تو سمجهه جاؤ که همارا خدا هي حافظ هے -

میں نے اپني کوشش شروع کردي هے' اور به تائید کردگار امید هے که نه صرف دو خریدار بلکه جسقدر هو سکیں فراهم کرلونگا والله الموفق و نعم الوکیل -

ایک خادم الهـــلال از حیدرآباد دکن

توسیع اشاعت کے متعلق جو تحریک کیگئي هے اسکو دیکهکر نہیں کہه سکتا که کسقدر اضطراب و الم هوا ؟ خیر في الحـال ایک صاحب آماده هوے هیں انکے نام الهـلال جاري فرما دیجیے -

الراقم عارف - فتح پور -

سردست دو خریدار حاضر هیں -

محمد انور علي فاروقي دکن خریدار نمبر ۳۱۴۶

مجهکو افسوس هے که ایسے رساله کے واسطے بهي جد و جهد کي ضرورت هے - حالانکه اسکي خوبیوں کے اعتبار سے چاهیے تها که اسکي اشاعت اسقدر هوتي که اسکي آمدني سے بہت سے مفید مذهبي کاموں میں آپ اعانت کر سکتے - بهرحال یه رساله همیشه کے لیے جاري رهنا چاهیے اور اسکے بند کرنیکا خیال تک بهي کسي دماغ میں آنا نه چاهیے - سردست جو دو هزار کي اشاعت کا اعلان منیجر صاحب نے کیا هے امید هے که جلد پورا هو رهیگا - چار صاحبوں کے نام الهـلال جاري فرمادیں اور هر ایک صاحب کے نام تمام رسائل الهـلال جلد چهارم کے وي - پي - بهیجکر مشکور فرمالیں - میں امرتسر میں کوشش کرونگا که اور خریدار بهم پہنچا سکوں -

خاکسار عطا محمد عفي عنه گورنمنٹ پنشنر - امرتسر

میں چاهتا هوں کے الهـلال قائم رهے' اور آپ کے دو هزار مطلوبه خریداروں کے فراهم کے سعي میں اپنا نام پیش کرتا هوں -

راقم نیاز شیخ احمد حسین وکیل هائیکورٹ حیدر آباد

الهـلال کا فیصله اضافۂ قیمت یا مزید خریدار پیدا کرنے پر رکها گیا هے - اضافۂ قیمت بهي منظور هے اور توسیع اشاعت کیلیے بهي حاضر هوں - سردست ایک خریدار حاضر هے -

خاکسار علي شاه نائب تحصیلدار - پاٹن پٹن

مضمون دربارۂ توسیع اشاعت اخبار الهلال پڑها - آه ! مضمون تها یا ایک پیام اضطراب ! مطالعه سے دل کو ایسي چوٹ لگي که آنکهوں سے بے اختیار آنسو نکل آے - دو خریدار سردست حاضر هیں - اب سے اس نیازمند نے قطعي اراده کرلیا هے که آپ کے اخبار کي توسیع میں لگاتار کوشش جاري رکهونگا - مجهے قران حکیم کا عشق هے' میں نے الهلال میں اسکے ایسے ایسے عجیب نکات دیکهے هیں که نه کبهي پڑهے اور نه کبهي سنے - سبحان الله ! احقر دعوی سے کهتا هے که اگر تمام هندوستان میں ایسے اخبار دو چار اور هوں تو مسلمانوں کي قسمت حفته بیدار هو جاے - کوئي شک نہیں که آپ اپنا کام پوري طرح انجام دے رهے هیں - محنت کرنے سے آپ محبوبیت کے درجه پر پهونچ جاوینگے - مندرجه ذیل چار اصحاب کے نام اخبار جاري فرمادیں -

غلام حسین کلرک محکمه نہر مالاکنه خریدار نمبر ۲۸۳۰

السلام علیکم - بجواب "صدا بصحرا' یعني قیام الهلال' پانچ اصحاب کے نام ارسال خدمت کیے جاتے هیں - انکے نام ایک سال کیلیے الهلال کا وي - پي - جاري فرما کر ممنون فرمادیں' نیز خاکسار کو مطلع فرمادیں - کس کس تاریخ کو وي - پي - بهجواے گئے هیں - میں انشاء الله مزید کوشش کرکے بعد میں بهي اطلاع دونگا - ایک بات ضروري قابل التماس یهه هے که الهلال کي ترقي رفتار خریداران یا عام حالت کي بابت اگر کم از کم ماهواري رپورٹ شائع هوا کرے تو میرے خیال میں بہت مناسب هے - اس سے شائقین الهلال کو اپنے عزیز پرچه کي حالت کا صحیح اندازه تازه تازه معلوم هوتا رهیگا' اور یه انکے لیے مزید تحریک و کوشش کا باعث هوگا - زیاده طول طویل امور کي ضرورت نہیں هے - صرف اسقدر کافي هوگا که ماه گذشته میں تعداد خریداران یه تهي - ماه زیر رپورٹ میں اسقدر جدید خریدار هوے' اور اسقدر خارج هوے - باقي تعداد یه هے - اسقدر گنجایش تو هر ماه کے آخري پرچه یا دوسرے ماه کے شروع کے پرچه میں ضرور نکال لي جاے - والسلام -

خریدار نمبر ۳۸۹۱

السلام علیکم - مسئله قیام الهـــلال کے اشارات سے معلوم هوا که اسکا قیام خطرے میں هے - خدا ایسا نه کرے -

لیاقت کي حد پر ذمه داري کي حد منحصر هے - اگر اسوقت تک صرف آپ هي بهترین خدمت (مسلمانوں کي موجوده ضرورت کے لحاظ سے) ادا کرسکتے هیں تو اسکے معنے یه هیں که آپ هي میں اسوقت تک اسکي بهترین لیاقت ثابت هوئي هے' اور میں اسکا گواه هوں که هاں ایسا هي هے - پس معاف فرمائیے اگر میں یه عرض کروں که آپ خدا کے سخت گنهگار هونگے اگر خدا کي عطا کي هوئي امانت یعنے خدا داد لیاقت سے بني آدم کي اسي نسبت سے خدمت کرنا چهوڑ دیں - مسئله مالي ایک نهایت قلیل اور آسان کام هے بمقابله اس قابل قدر قدرت ایزدي کے جسکي جهلک آپکے قلم سے وقتاً فوقتاً نظر آتي رهتي هے -

چنده آپ لینا چاهتے نہیں - صرف خریدار هي آپ چاهتے هیں - اگر آپ چندوں کو (جو قیام الهـــلال یعنے اهم ترین اغراض قوم کے خیال سے جمع کیا جاسکتا هے) قبول فرمائیں تو مجهے یقین هے که نهایت کم میعاد میں اتنا روپیه جمع هو جسکي سالانه آمدني سوله هزار روپیه کے قریب قریب هو جاے - مگر آپ صرف خریدار هي چاهتے هیں' اور وه دو هزار کم از کم - خیر' اسکو آپ پهر سونچیے -

کاغذ کي' تصویر کي' ٹائپ کي' وغیره وغیره کي خوبیوں کے لیے اسمیں شک نہیں که زیاده مالي آمدني کي ضرورت هے - لیکن قوم کو جسکي ضرورت هے اور آپکي جو فضیلت هے' وه مضامین هي کي هے' اور خصوصاً آپ کے قلم سے آشکارا هوتي رهتي هے -

لهذا ملتمس هوں که جب تک آپ میں اس خاص مذکوره قوت کو تندرستي حاصل هے آپکا فرض هے که آپ الهـلال کو جاري رکهیں - خواه وه بلا تصویر هو' یا ارزاں کاغذ پر چهپے' یا لیتهو گراف سے چهپے -

مجهے امید هے که اس عریضه کو آپ اپنے اخبار میں شائع فرماوینگے - میں یه خصوصاً اسلیے چاهتا هوں که شائع هوچکنے کے بعد آپ کو اپنا احساس فرض اور بهي زیاده محسوس هوتا رهیگا -

خاکسار آپکا خیر اندیش -

غلام مصطفی خطیب از تهانه - بمبئي

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوہ

عظیم الشان جلسے کا انعقاد

۱۰ - مئی کو دھلی میں عام جلسہ

جناب من تسلیم - ۱۳ اپریل کی شام کو معززین دھلی کا ایک جلسہ عالیجناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے دولت خانہ پر منعقد ہوا تا کہ ندوۃ العلماء کی اصلاح کے مسئلہ پر غور و مشورہ کرے - شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب امام مسجد جامع صدر منتخب ہوے -

سب سے پہلے جناب حاذق الملک نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر تقریر فرمائی - اوسکے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا گیا :

" یہ جلسہ دار العلوم ندوہ کی اسٹرائک سے نہایت افسردہ ہے اور امید کرتا ہے کہ طلباء پوری کوشش کے ساتھ اسٹرائک ختم کردینگے - نیز یہ جلسہ منتظمین ندوہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مہربانی فرماکر طلبا کیلیے سہولتیں بہم پہونچائیں "

مولانا عبد الاحد صاحب مالک مجتبائی پریس نے تائید کی اور منظور کیا گیا - اسکے بعد جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب ناظم نظارۃ المعارف القرآنیہ دھلی نے دوسرا رزولیوشن پیش کیا :

" یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ ۱۰ مئی کو ایک عام جلسہ دھلی میں منعقد کیا جاے اور اوسمیں تمام صوبوں کے اھل الراے اصحاب جمع ہوں تاکہ ندوۃ العلما کی اصلاح کیلیے ایک اختتامی تجویز عمل میں لائی جاے - "

جناب مولوی محمد میاں صاحب نے اسکی تائید کی - مسٹر محمد علی صاحب ایڈیٹر کامریڈ نے ترمیم پیش کی کہ بجاے کسی ایسے جلسہ کے خود ندوہ کے عام جلسہ کیلیے درخواست و سعی کیجاے کہ وہ لکھنؤ کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر منعقد ہو - مگر کثرت راے اصل تجویز کی تائید میں تھی اسلیے منظور کی گئی -

اسکے بعد مجوزہ جلسہ کیلیے ایک سب کمیٹی مندرجۂ ذیل حضرات کی قرار پائی اور انہیں اختیار دیا گیا کہ اور حضرات کو بھی شریک کرسکتے ھیں :

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ ' شمس العلما مولوی سید احمد صاحب ' ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری ' مولوی عبد الاحد صاحب مالک مجتبائی پریس ' مولانا عبد السلام صاحب ' مولانا عبد اللہ صاحب ناظم نظارۃ المعارف ' پیر زادہ مولوی محمد حسن صاحب ایم - اے ' حاجی عبد الغنی صاحب میونسپل کمشنر ' حکیم احمد علی صاحب ' نواب سراج الدین احمد صاحب سائل ' مرزا محمد علی صاحب ' مولوی محمد میاں صاحب ' ماسٹر نضل الدین صاحب ' شیخ عطا الرحمن صاحب وکیل ' مولوی قطب الدین صاحب ' پیر جی مظفر علی صاحب ' شیخ عزیز الدین صاحب -

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

نے حسب ذیل تجویز منظور کی :

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کا یہ جلسہ اصلاح ندوہ کی کمیٹی سے نہایت خلوص سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ تحقیقات حالات ندوۃ العلماء میں اپنا فرض منصبی نہایت ایمانداری و دیانت وجرأت اسلامی سے ادا کرے تا کہ ندوۃ العلماء جیسا دار العلوم ذاتی اثرات سے محفوظ رھکر قوم و مذھب کیلیے مفید ثابت ہو - نیز دیگر انجمنہاے اسلامیہ سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی اس قسم کا ریزولیشن جلد پاس کر کے اس ریزولیوشن کو مناسب وقت تقویت بخشیں - راقم نیاز محمد عبد الرؤف آنریری سکریٹری

دسنہ

جناب من ! کل شام انجمن الاصلاح دسنہ کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت مولوی شمس الحق صاحب (علیگ) معاملات ندوہ پر غور کرنے کے لیے منعقد ہوا - سب سے پہلے طلبا کی اسٹرائک پر نظر ڈالی گئی - مولوی سعید رضا صاحب نے اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر اسٹرائک کے وجوہ حقیقی کو بیان کیا - کل حاضرین نے متفقہ طور پر طلبا کو اسٹرائک کرنے میں حق بجانب ٹھرایا - مولوی عبد العظیم صاحب ھیڈ مولوی مدرسۃ الاصلاح دسنہ کی تحریک اور جملہ حاضرین کی تائید سے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا :

" یہ جلسہ اس امر کے باور کرنے میں کہ طلباے دارالعلوم کی موجودہ اسٹرائک ناظم و مہتمم کی مستبدانہ روش اور ناجایز دباؤ کا نتیجہ ہے ' ذرہ برابر شک و شبہ کی گنجایش نہیں پاتا ' اس لیے ۲۶ مارچ کے جلسہ انتظامیہ کے نیصلہ کو منصفانہ تصور نہیں کرتا ' اور امید کرتا ہے کہ انجمن اصلاح ندوہ اسٹرائک کے معاملہ کو اپنے ھاتھہ میں لیگی اور طلبا کے اخراج کو تا انعقاد جلسہ عام اپنے اُن اختیارات سے کام لیکر جو تمام صوبوں کی باقاعدہ اسلامی انجمنوں کے نیابتی اصول پر اسکو بذریعہ رزولیوشن تفویض کیے ھیں ' رکوا دیگی "

مولوی محمد یونس صاحب کی تحریک اور جمیع حاضرین کی تائید سے دوسرا رزولیوشن یہ پاس ہوا :

" یہ جلسہ طلبا کے اخراج جبریہ کے لیے پولیس بلانے والے کی حرکت کو نہایت حقارت اور رنج و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے ' اور جمیع ہوا خواہان ندوہ کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے کہ قبل اس کے کہ ندوہ کا خرگوش خانہ " حزب الافساد " کی ناجائز طاقت اور خود غرضانہ پالیسی کے ھاتھوں ایکدم ویرانہ ہو جاے ' اسکو قبضہ نا جایز سے جلد از جلد آزادی دلانے کے لیے زبردست سے زبردست متفقہ آواز سے کام لینا چاھیے ' اور عام راے کی جو بے وقعتی کیجارھی ہے ' اسکی حفاظت جلد کرنی چاھیے "

(سید عبد الحکیم سکرٹری انجمن الاصلاح دسنہ)

مسلمانان ریاست میلا رانگنج

آج ۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ع کو بصدارت حکیم مظہر حسین صاحب انجمن اخوان الصفا کا جلسہ منعقد ہوا جسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوہ کے ساتھہ اظہار ھمدردی کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے کہ مندرجۂ ذیل اشخاص کا ایک غیر جانب دار کمیشن طلباء کی شکایات سننے کیلیے بہت جلد مرتب کیا جاے :

نواب وقار الملک بہادر ' مولانا ابوالکلام صاحب آزاد ' مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی ' مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی ' راجہ صاحب محمود آباد ' حکیم اجمل خاں صاحب - مسٹر مظہر الحق صاحب بانکی پور ' حکیم عبد الولی صاحب ' نواب علی حسن خاں صاحب ' محمد علی صاحب ایڈیٹر ھمدرد -

(۲) یہ جلسہ ان اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے ندوہ کی اس ناگفتہ بہ حالت پر تاسف کرکے براہ فلاح و ھمدردی " انجمن اصلاح ندوہ " کی بنا ڈالی ہے ' اور امید کرتا ہے کہ اصلاح کی ہر بہترین صورت کو عمل میں لائینگے -

(۳) یہ جلسہ موجودہ نظامت پر بے اعتمادی ظاہر کرتا ہے -

اسلام لندن میں

میں گذشتہ جمعه کو آخري ڈاک سے ایک لمبا مضمون حسب عادت الهلال کو بهیج چکا هوں - میں نے اوسي دن عجلت میں گهسیٹ دیا تها اور جو کچهه کهنا چاها تها اوسے ختم نه کر سکا تها - اب میں اس هفته الهلال کا وہ مضمون ملا جس میں مسئله تبلیغ اسلام کے ذیل میں مختار احمد خاں صاحب لکهنوي کے جواب میں خود مولانا ابو الکلام نے اس مسئله کو لکها ھے - مولانا نے جس صفائي اور مضبوطي سے اصولي بحث کي ھے ' یقین ھے که مختار احمد خاں صاحب اور دیگر حضرات کو تسکین هو گئي هوگي -

میں نے گذشته خط میں لکها تها :

(۱) اس کام کا اندازہ محض اوس تعداد سے نه کرنا چاهیے جو یہاں مسلمانوں کي اس کے ذریعه پیدا هوئي ھے

(۲) فرقه بندي کے مسئله کو بالکل الگ رکهنا چاهیے - اس فرقه بندي کي اصولي بحث کو میں اپنے سے زیادہ قابل لوگوں پر چهوڑتا هوں - البته خود میرا عقیدہ یه ھے که قران کریم اور نبي (صلعم) کي تعلیم نے اسلام اور اصول اسلام کو ایسا بیِن اور واضح کر دیا ھے که کوئي گنجائش اصولاً فرقه بندي کي اسلام میں نہیں ھے ' اور یورپ میں اگر کسي اسلام کو پیش کرنے کي ضرورت ھے تو اوسي اسلام کي -

چنانچه جب ڈاکٹر سهروردي اور میں نے یہاں چند سال هوے صداے اسلام بلند کي تو همارے ساتهه کئي شیعه مسلمان بهي تهے - سید امیر علي کو اپنے اپ کو معتزلي کہتے هیں مگر وہ شیعي اعتقاد کے مسلمان هیں - هم سب اون دنوں میں ایک هي امام کے پیچهے نماز پڑهتے تهے ' اور یہاں آکر اپني قدیمي اور کهنا چاهیے که خانداني پشتیني فرقه بندي کو بالکل بهول گئے تهے - آج کل یه صورت ھے که هم لوگ سب خواجه کمال الدین صاحب کے پیچهے نماز پڑهتے هیں ' اور خود اونهوں نے نماز عید گذشته ایک حنفي امام کے پیچهے مع اپنے رفقا کے پڑهي - پچهلے جمعه کو (خواجه صاحب) بوجه علالت نه آسکے تو عثماني امام خیر الدین افندي نے نماز پڑهائي ' اور خواجه صاحب کے ایک ساتهي چوهدري فتح محمد احمدي ایم - اے اور ایک احمدي طالب علم چودهري ظفر الله خاں صاحب بي - اے نے بهي اوسي امام کے پیچهے نماز پڑهي - یہاں عملي صورت میں بهي فرقه بندي کا نام نہیں ھے ' اور مساوات کا اصول اسلامي هي نمایاں رهتا ھے -

گو سید امیر علي صاحب یا توفیق پاشا یا مشیر الملک اپنا مذهبي فرض ادا کرنے نہیں آتے ' مگر مسلمانان هند یه سنکر خوش هونگے که مرزا عباس علي بیگ صاحب جو انڈیا کونسل میں مسلمانوں کے نائب هیں ' اکثر شریک جمعه هوتے هیں - خوجه کمال الدین صاحب جب هوتے هیں تو وہ خود ورنه کوئي اور قران کریم کي کوئي آیت یا کوئي جزو عربي میں تلاوت کر کے اوسکا انگریزي میں ترجمه کرتا ھے جس سے یہاں کے باشندوں پر اچها اثر پڑتا ھے - عموماً عیسائي اور اسلام کے اصولوں کا مقابله اور اسلام کے محاسن اور اون باتوں کي تردید هوتي ھے جو پادریوں نے یہاں اسلام کے خلاف شائع کر رکهي هیں - حسب طریق ماثورہ تهوڑا سا قیام هوتا ھے - پهر خطیب قرآني دعاؤں اور درود شریف پر خطبه کو ختم کرتا ھے - بعد میں نماز ادا هوتي ھے - نماز کے بعد خیر الدین افندي عثماني امام عربي میں اسلام اور خلیفۂ اسلام کے لیے دعا مانگتے هیں - خاتمه پر لارڈ هیڈ لے بالقابه انگریزي میں دعا مانگتے هیں جو مسلم انڈیا کے جنوري سنه ۱۴ نمبر میں چهپي ھے - میرے سامنے خواجه صاحب نے ایک عیسائي خاتون کو مسلمان کیا ' اور ذیل کے الفاظ اونهوں نے نو مسلمه سے بطور اقرار دهرا لیے :

" لا اله الا الله محمد رسول الله

میں شهادت دیتي هوں که میں سواے الله کے اور کسي کو پرستش اور عبادت کے قابل نہیں مانتي - میں شهادت دیتي هوں که محمد (صلعم) الله کے رسول تهے - میں مسیح کي الوهیت پر ایمان نہیں رکهتي بلکه میں مسیح کو جناب ابراهیم ' نوح ' داؤد ' و سلیمان وغیرہ کي طرح خدا کا ایک نبي مانتي هوں ' اور اون خدا کے مرسلوں میں جن میں مسیح بهي شامل ھے میں کوئي تمیز اور فرق نہیں کرتي - میں یه بهي اقرار کرتي هوں که میں ایک مسلمه زندگي اختیار کرونگي اور اون تمام احکام پر چلونگي جو قران کریم میں هیں - خدا میري مدد کرے - آمین "

زندہ درگور مریضوں کو خوشخبري

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتي هیں ' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کر دیتي هیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي هیں ' اور همارا دعوی ھے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر ھے - ٹوٹے هوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چهرے پر رونق لاتي ھے - علاوہ اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ' هر خریدار کو دوائي کے همراہ بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي هیں ' جو بجائے خود ایک رسالۂ صحت ھے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیه ۸ آنه - ۴ آنه کا ٹکٹ بهیجدیں آپکو نمونه کي گولیونکے ساتهه ساتهه راز بهي تحریر کیا جائیگا -

المشتهر

منیجر کارخانۂ حبوب دیا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

امیروں کیلیے موسم سرما کا عجیب تحفه

مفرح بے نظیر

شافي مطلق نے عجیب اثر اِس جوهر بے نظیر میں مخفي رکها ھے - نازک مزاج آدمي یا اُمرا جنکي طبیعت قدرتي طور پر موسم گرما کي شدت کي متحمل نہیں هو سکتي ' طرح طرح کے امراض مثلاً دهرنا - گرمي حرارت مثانه - وجع المعدہ - خفقان - مالیخولیا - غشي - خرابي خون - پریشاني - اداسي - کاهلي اور تساهلي میں مبتلا هو جاتے هیں - اس شربت کے استعمال سے یه تمام شکایات بالکل رفع هو جاتي هیں - اگر حالت صحت میں اس شربت کو استعمال کیا جاوے تو موسم گرما کي گرمي قطعي اثر نکرے - طبیعت میں هر وقت سرور و نشاط رہے اداسي و کاهلي نام کو بهي نه آئے - غم و الم پاس نه بهٹکے - دل و دماغ میں طرب و نشاط و جمگهٹا رہے - یه شربت ذائقه میں نهایت لذیذ اور شیریں ھے - عہدہ داروں - ججوں - ملازموں - استادوں اور دماغي محنت کرنے والوں کے لیے نعمت عظمی ھے - قیمت فی پاؤ شربت تین روپیه صرف محصول ڈاک ۱۲ - آنه نصف قیمت پیشگي آني چاهیے -

المشتهر

مرلوي غلام حیدر اینڈ کو منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

اب رہا یہ سوال کہ آیا جو لوگ خواجہ کمال الدین صاحب کی کوشش سے مسلمان ہوے ہیں یا ہوتے ہیں وہ قادیانی ہیں یا کیا ؟ اسکا جواب یہ ہے کہ وہ صرف مسلمان اور مومن ہوتے ہیں - اگر خواجہ صاحب ان سے فرقہ بندی اسلام کا نام بھی لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسلام اختیار کریں ہی نہیں - وہ تو اسلام کو نہایت سادہ ' نہایت مضبوط ' اور بلا تفریق کا مذہب سمجھکر اعتقاد لاتے ہیں - ہندوستان کے مسلمان شاید اس فرقہ بندی کی بحث سے انہیں بد راہ کر کے خواجہ صاحب کے راستے میں روڑے اٹکا دیں تو اٹکا دیں - وہ تو یہ دیکھکر مسلمان ہوتے ہیں کہ اسلام زائیدہ اعتقادات سے پاک ہے - "خدا انسان میں اور انسان خدا میں" کے معمہ سے بری ہے - ایک شخص کی مصلوبیت سے دوسروں کی نجات کا عقیدہ اوس میں نہیں ہے - اسلام میں خدا کو خداے کامل دکھلایا ہے جسکے سامنے انسان خواہ کتنا ہی عقلمند اور فرزانہ ہو اور کتنا ہی معظم اور مقدس ' مگر بے اختیار جھک سکتا ہے - وہ تو اسلام کے اصول مساوات اور اسلام کے جہانگیر اوصاف سے مسلمان ہوتے ہیں - ان پر تو رسول اللہ صلعم کے اخلاق کا اثر پڑتا ہے - وہ تو " انما انا بشر مثلکم " کے اعلان پر جان دیتے ہیں - " لا نفرق بین احد من رسلہ " کے گرویدہ ہوتے ہیں !

جب موجودہ زمانہ کی مادی ہوا انہیں پریشان کر دیتی ہے - جب وہ ہوا ان سے عیسائیت کے اعتقادات نک کو اوڑا لیجاتی ہے ' جب ان میں سے بعض حضرت عیسی کے وجود کو تاریخی طور پر پانے سے رہ جاتے ہیں - جب وہ انسان کے مقصود و مسعود حال پر غور کر کے گھبرا اوٹھتے ہیں ' تب انکو اسلام کی صدا پر کان لگانے کا خیال ہوتا ہے - تب اسلام کا نور ' اسلام کی صلح جوئی ' اور اوسکے تسکین قلب اور طمانیت روح بخشنے والے اصول کام کرتے ہیں - الغرض یہاں یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ حضرت ابوبکر ' عمر ' عثمان ' علی ' رضی اللہ عنہم کو خلیفہ مانتے ہو یا نہیں ؟ سوڈان کے مہدی یا مرزا غلام احمد کی مہدویت و مسیحیت کے قائل ہو یا نہیں ؟ اگر یہاں سوال ہوتا ہے تو یہ کہ ہیوم ' مل ' یا ہکسلے نے جو تلواریں مذہب پر ماری ہیں ' انکا جواب مذہب دے سکتا ہے یا نہیں ؟

عیسائیت پر دہریت غالب آگئی ہے ' کیونکہ یہاں کے عقلا عیسائیت کے سوا دوسرے مذاہب سے ناواقف ہیں - اسلیے ان کے نزدیک دہریت اور مادیت مذہب پر غالب ہے - اوس شخص کو جو یہاں تبلیغ اسلام کرنا چاہے ' ان معاملات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے - یہ ظاہر ہے کہ فرقہ بندی کا سوال لیکر یہاں کوئی بھی تبلیغ اسلام نہیں کر سکتا -

میں کہتا ہوں کہ اگر خواجہ کمال الدین صاحب کبھی ایندہ ایسا چاہیں بھی تو وہ اپنی کامیابی کو جواب دے بیٹھینگے -

مشیر حسن قدوائی

12

مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ ... (۱۷) حضرت امام رازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دہلوی ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علی ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ انہ رعایتی ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردی ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ انہ رعایتی ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ انہ رعایتی ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتی ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتی ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۶ انہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتی ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنہ رعایتی ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ - آنہ - رعایتی ۲ آنہ (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیون اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) ملکان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتی ۶ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ انہ - رعایتی ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتی ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتی ۳ انہ - کتب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کی تصوف کی لا جواب کتاب ۲ روپیہ ۷ انہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معہ انکے سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران کے جن نسخوں کی تصدیق کی ہے انکے نام بھی لکھدئے ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کی مفصل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ (۵۱) اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

دہلی کے خاندانی اطبا اور دوا خانہ

نو رتن دہلی

یہ دوا خانہ عرب - عدن - افریقہ - امریکہ - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکہ جما چکا ہے اسکے مجربات معتمد الملک احترام الدولہ قبلہ حکیم محمد احسن اللہ خان مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دہلی کے خاص مجربات ہیں -

دوا لی ضیق - ہر قسم کی کھانسی و دمہ کا مجرب علاج فی بکس ایک تولہ ۲ دو روپیہ -

حب قتل دیدان - یہ گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتی ہیں فی بکس ایک روپیہ -

المشتہر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن دہلی فراشخانہ

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -